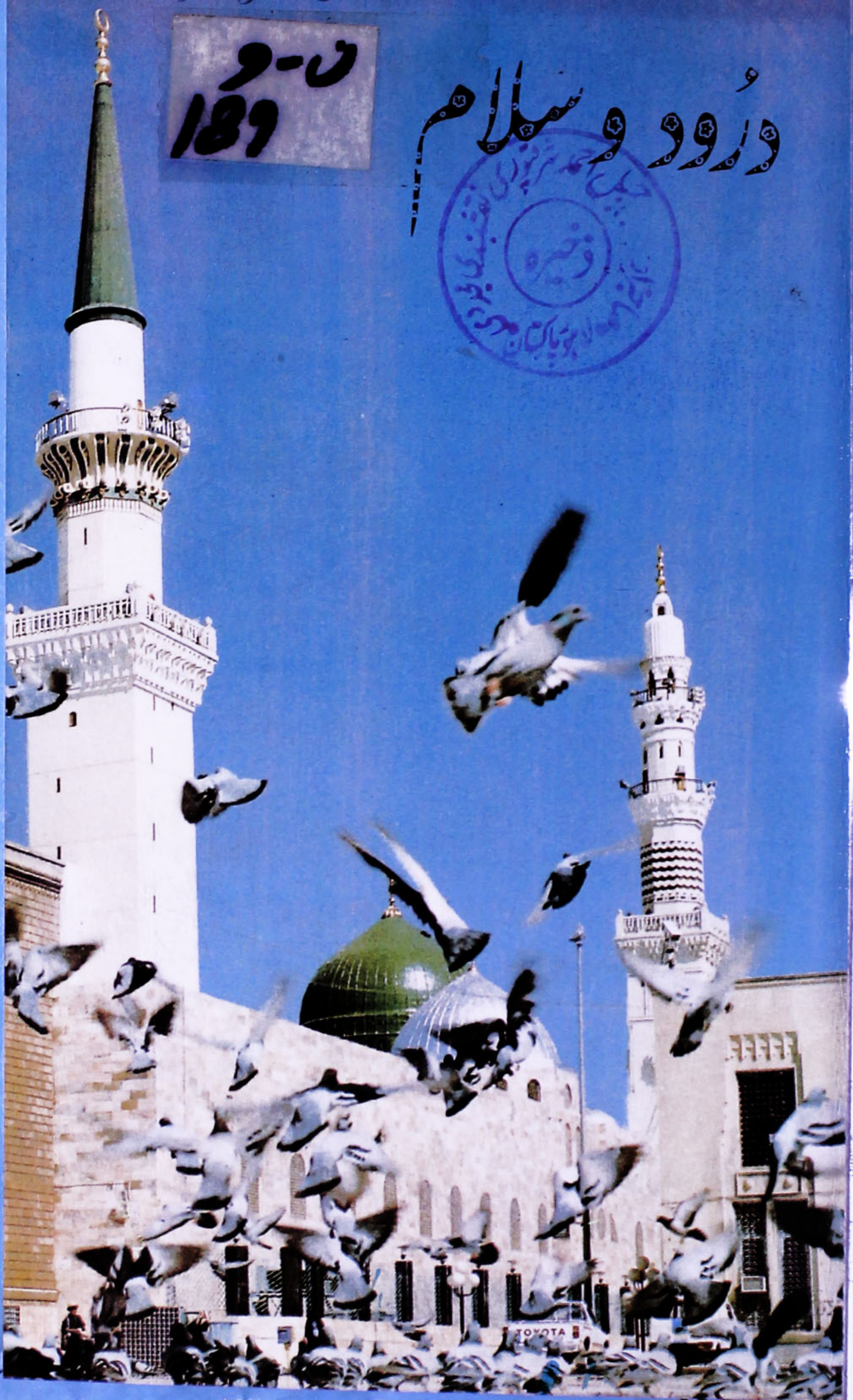


سنت و عبادت

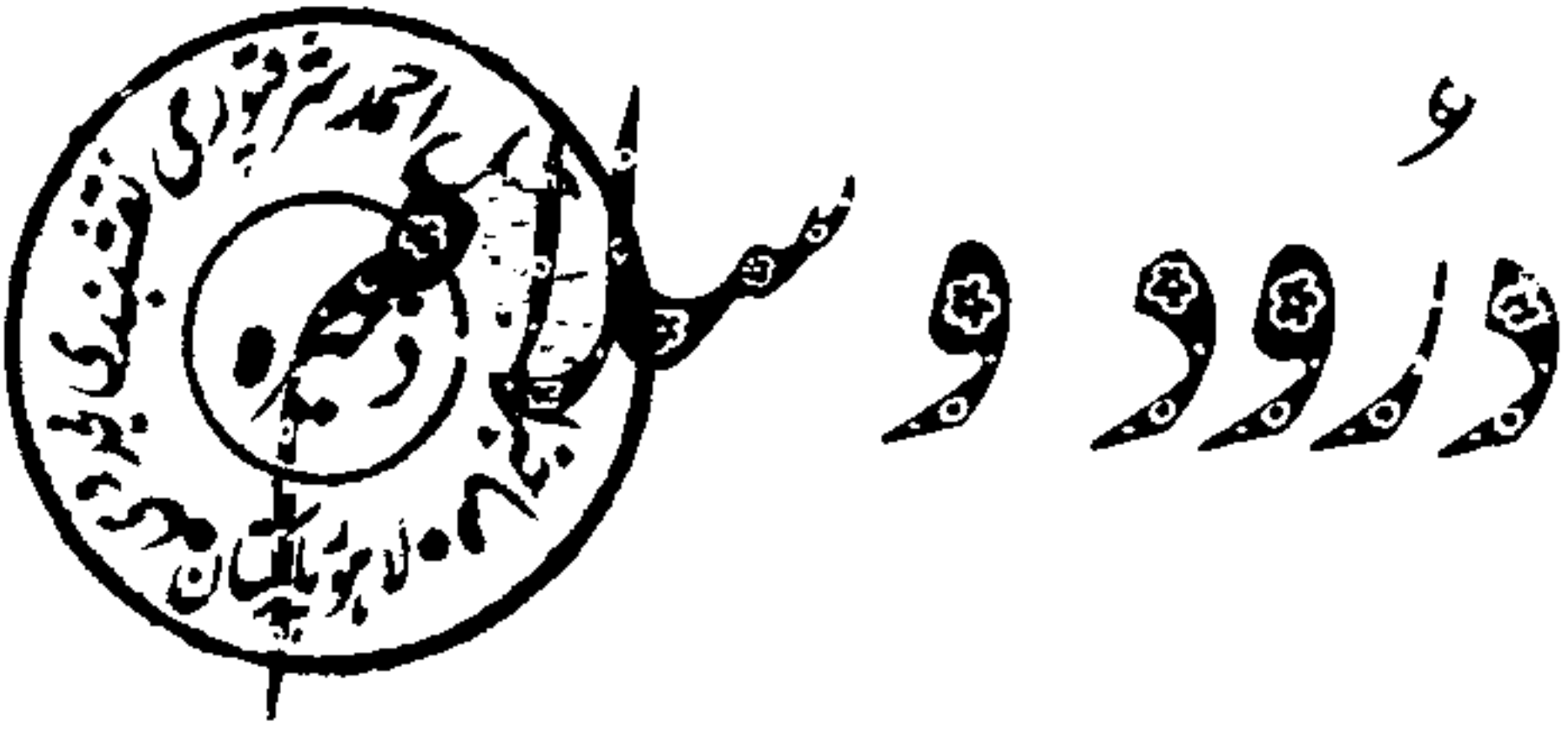
ن-۹
۱۸۹

درود و سلام





ن-۶-۱۸۹



تحریر:
راجا رشید محمود

ایوان درود و سلام

59675 جملہ حقوق حضور اکرم ﷺ کی محبت کے نام محفوظ

کتاب	درود و سلام
تحریر	راجا رشید محمود (ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)
صحیح	شہناز کوثر (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)
نگران طباعت	اظہر محمود (ایڈیٹر ہفت روزہ "اخبار عام" لاہور / پروپرائیٹری گرا فکس) جمیل احمد قریشی، نویر رقم مرحوم / غلام رسول منظر / محمد یوسف مگینہ
خطاط	نعت کمپوزنگ سنٹر لاہور
کمپوزنگ	نیوفائن پرنٹنگ پریس لاہور
طابع	فروری ۱۹۹۸ (دو ہزار)
اشاعت نم	

(اس سے پہلے کی آٹھ اشاعتوں میں ۱۵۵۰۰ جلدیں چھپ کر بلا قیمت تقسیم ہو چکی ہیں)

دعائے خیر

ہجرت

(چھ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں)

زیر نظر اشاعت میں مؤذن راجا محمد زراعت اور آپریٹر محمد معین
(کیپٹو۔ گیس ٹریڈنگ پاور سٹیشن۔ کوٹ ادو) نے مالی تعاون کیا

ناشر:

اختر محمود

ایوان درود و سلام

اظہر منزل۔ نوشالامار کالونی۔ ملکن روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰

(فون: ۷۳۶۳۶۸۳)

ملنے کا پتہ: مدنی گرا فکس۔ ۵۔ حسن چیمبر۔ منصل مزار قطب الدین ایک۔ اتار کلی۔ لاہور

۷	درود و سلام کا حکم
۱۲	حکم درود و سلام کا تاریخی پس منظر
۱۷	درود کیا ہے؟
۲۱	درود و سلام واجب بھی ہے، مستحب بھی
۳۲	درود شریف، کس کس کی سنت
۳۶	جو درود و سلام نہیں پڑھتا
۴۱	مقرر، کاتب اور درود و سلام
۴۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام سماعت فرماتے ہیں
۴۷	حیوانات و نباتات اور درود و سلام
۵۱	درود خوانوں کے لیے تحفے
۶۱	درود و سلام -- ہر بیماری کی شفا
۶۸	درود و سلام -- حسن آخرت کا ذریعہ
۷۰	درود و سلام -- قبولیت دعا کا واحد وسیلہ
۷۲	درود پاک کتنا پڑھنا چاہیے
۷۳	درود خوانی میں عدد کی اہمیت
۷۷	درود پاک کون سا پڑھا جائے؟
۹۲	ہر درود میں "سیدنا و مولانا" کا اضافہ
۹۴	اذان کے ساتھ درود و سلام
۹۶	زیارت حرمین کے موقع پر درود و سلام
۹۹	جمعہ اور پیر کو درود بھیجنے کی فضیلت
۱۰۲	فوائد درود و سلام -- واقعات کی روشنی میں
۱۰۹	دور جدید کے چند ایمان افروز واقعات
۱۱۳	علامہ اقبال حکیم الامت کیسے بنے؟
۱۱۵	درود پاک کے آداب
۱۱۸	درود شریف کی قبولیت
۱۱۹	نذرانہ سلام
۱۲۱	حلقہ درود پاک
۱۲۳	چند مجرب درود شریف
۱۲۵	درود و سلام اور اطاعت سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



آدمی گر چاہتا ہے اپنے مقصد کا حصول
اس پہ لازم ہے کہ وہ کوشش کرے، ہمت کرے
قریب سرکار جنت میں جسے درکار ہو
زندگی میں وہ درود پاک کی کثرت کرے





۵

۲۸ جولائی ۱۹۹۳
کی
راہنما اور کرم فرما رات
کے نام





جو وظیفہ کبریا کا بھی، ملائک کا بھی ہے
 اور جسے اللہ نے بھی فرض ہم پر کر دیا
 وہ پڑھا جائے ریا سے بھی تو ہوتا ہے قبول
 ہے درودِ پاک سے بہتر عبادت اور کیا



دُرُودٌ وَسَلَامٌ كَامِلٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَصلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
 یَاٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا (۱)

(بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے

ایمان والو! ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام)

علامہ قسطلانی اور علامہ یوسف بن اسمعیل نبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

یہ آیت ماہ شعبان میں اتری تھی، اسی وجہ سے اس مہینے کو ماہِ صلوة کہا جاتا ہے۔

(۲)

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن پہلے اس کام کی

اہمیت بیان فرمائی ہے۔۔۔۔۔ کہ مومنوں کو وہ کام کرنے کا فرمان جاری کیا جا رہا ہے جو خالق و مالک خود اور اس کے مقرب فرشتے پہلے سے کرتے ہیں۔ اللہ کریم جل و علانی ہمیں بہت سے حکم دیے ہیں لیکن اس ایک کے علاوہ کوئی ایسا حکم نہیں دیا جس کے ساتھ، بلکہ اس سے پہلے یہ فرمایا ہو کہ یہ میں بھی کرتا ہوں۔

قرآن مجید کے مطالعے سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ نے فقط دو مقامات پر یہ اُسْلُوب اختیار کیا ہے کہ جس کام میں وہ خود مصروف ہے، اس میں بندوں کی مصروفیت کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو یہی درود پاک کا مشغلہ ہے کہ اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے ساتھ محبت کی وجہ سے ہے اور دوسرا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آیاتِ بینات کو چھپانے والوں سے اظہارِ بیزاری اور ان پر لعنت کا معاملہ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنْ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی
 مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنَتْهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ
 اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعُنُوْنَ (۳)

(بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں، بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے، ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت)

زیرِ نظر آیتِ درود میں ایک خاص نکتہ یہ ہے کہ اللہ کریم جل شانہ نے اپنے اور فرشتوں کے، حضور سرورِ کائنات علیہ السلام و سلم پر درود بھیجنے کا ذکر کرتے ہوئے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول نہیں فرمایا، عبده بھی نہیں کہا، نبی فرمایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت فرمایا تو

رسالت کی صفت سامنے آئی اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) معراج کے لیے تشریف لے گئے تو عبودہ کی صفت کا اعلان ہوا لیکن نبی تو میرے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت بھی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔

كُنْتُ نَبِيًّا وَادَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ (۴)

اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو درود و سلام کا حکم جاری فرمانے سے پہلے یہ بتانا ہی ضروری نہیں سمجھا کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں بلکہ ”نبی“ کے لفظ کے استعمال سے یہ حقیقت بھی واضح فرمادی ہے کہ وہ یہ کام اُس وقت سے کر رہے ہیں جب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنایا گیا۔ یہاں ایک اور خاص بات یہ سامنے آتی ہے کہ اللہ کریم نے دوسرے پیغمبروں اور برگزیدہ بندوں پر سلام تو بھیجا ہے مثلاً سَلَامٌ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ۔ (۵) ‘سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ۔ (۶) سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ۔ (۷) سَلَامٌ عَلٰی اِلٰیٰ سَيِّدِنَا۔ (۸) اور سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اَمَطَفْنٰی۔ (۹) لیکن درود کے لیے صرف اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خود سلام نہیں بھیجا، اس کے لیے اہل ایمان کو منتخب فرمایا ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ دوسرے انبیاء کرام اور برگزیدہ بندوں کو ایک بار سلام کہا ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تو اتار اور تسلسل کے ساتھ اُس وقت سے درود بھیجنے کی بات کی ہے جب سے انہیں نبی بنایا ہے، اور مسلمانوں کو بھی زیادہ سلام بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔

دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے دیکھیں تو اللہ کریم نے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کروایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان سے درود پڑھوایا۔ مگر اس میں ایک بات تو یہ ہے کہ حضرت آدم کو سجدہ

ایک بار کروایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود مُستقلاً "پڑھوا رہا ہے۔ دوسرے ہمارے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعزاز یہ ہے کہ ان پر درود کے فعلِ حَسَن میں اللہ تعالیٰ خود بھی شریک ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے زیرِ نظر آیہ مبارکہ میں اہل ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام یوں بھیجنے کا حکم دیا ہے جیسا سلام بھیجنے کا حق ہے۔ یعنی اس پر زیادہ زور دیا ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اس آیہ مبارکہ کے نازل ہونے سے پہلے ہی صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) سلام عرض کرنا جانتے تھے اور پیش کرتے تھے۔ احادیث کی نو کتابوں میں پندرہ (۱۰) روایتیں ملتی ہیں جن میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مفسرین اور محدثین لکھتے ہیں 'صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سلام تو ہم جانتے ہیں "السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهَا"۔ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرمادیتے۔ (۱۱) (ویسے اب کچھ لوگوں نے اتنی "ترقی" کر لی ہے کہ اس سلام کو بھی بدل دیا ہے)۔ (۱۲)

معلوم ہوا کہ جب سے حضور حبیبِ کبریا علیہ التَّوْحِیْدُ اٰتَمًا نبی ہیں اللہ اور اس کے فرشتے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اللہ نے قرآنِ پاک میں انبیاءِ کرام اور دوسرے برگزیدہ بندوں کو سلام تو بھیجا ہے، درود کسی اور پر نہیں بھیجا۔ مومنوں کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور زیادہ تاکید کے ساتھ سلام بھیجنے کا حکم جاری ہوا ہے۔ یعنی محض درود تو خالق و مالکِ حقیقی اور اس کی نوری مخلوق بھیجتی ہے، مومن بندہ درود بھیجے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ سلام کا اہتمام زیادہ کرے۔

حواشی

۱۶۶- الاحزاب - ۵۶:۳۳

۱۶۷- انوارِ محمدیہ (مترجم غلام ربانی عزیز) ص ۵۱۸

صَلَّى لِي اللهُ عَبْدًا وَكَانَ
 مُحَمَّدٌ عَبْدًا وَكَانَ
 مُحَمَّدٌ عَبْدًا وَكَانَ

۳- البقرہ- ۱۵۹:۲

۳- شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ لوگوں کی زبان پر یہ مشہور ہے لیکن
 نہیں فرماتے ہیں کہ یہ لفظ مرتبہ صحت کو نہیں پہنچے مگر معنی ایک ہی ہے۔ حدیث ہے۔ كُنْتُ نَبِيًّا
 وَ أَدَمَ بَيْنَ الرُّوحِ وَالجَسَدِ (میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح و جسم کے درمیان
 (مدارج النبوت (اردو ترجمہ) جلد دوم۔ ص ۲

۵- الصُّفْتِ- ۱۰۹:۳۷

۶- الصُّفْتِ- ۷۹:۳۷

۷- الصُّفْتِ- ۱۲۰:۳۷

۸- الصُّفْتِ- ۱۳۰:۳۷

۹- النمل- ۵۹:۲۷

۱۰- صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن دارمی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن ابو داؤد، کنز العمال، مسند
 بن حنبل، مستدرک حاکم

۱۱- تفسیر ابن کثیر- جلد چہارم- ص ۲۹۸ / تفسیر القرآن- جلد چہارم- ص ۱۲۵ / محمد سعید شبلی-
 ن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام- ص ۱۰۹ / محمد منظور نعمانی- معارف الحدیث- جلد سوم-
 ۲۹۸ / ترجمہ قرآن از محمود حسن دیوبندی- ص ۵۵۲

۱۲- قرآن مجید (ترجمہ از شاہ رفیع الدین و نواب وحید الزمان- تفسیری حاشیہ مرتبہ محمد عبدہ
 (لاح، ص ۵۱۰)



حکمِ دُرُودِ سَلَامِ کاتاریخی پس منظر

غزوہ اُحُد میں ٹیلے پر متعین تیر انداز حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی پوری طرح تعمیل نہ کر پائے اور اپنے مقام سے ہٹ گئے جس کی وجہ سے مسلمانوں کو بھاگنا پڑا۔ حضور سید عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے کچھ جانثار ساتھی ڈٹے رہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بہت سے صحابہ زخمی ہوئے، بہت سے صحابہ شہید ہوئے۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واپس جانے والے لشکرِ کفار کا حمراء الاسد تک تعاقب کیا۔ وہاں تین دن پڑاؤ کیا گیا۔ جنگِ اُحُد میں ایک حد تک فتح حاصل کر لینے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتِ تدبیر و شجاعت اور مسلمانوں کی دلیری کے پیش نظر قریش مڑ کر مقابلہ کرنے کی ہمت نہ کر سکے۔

جاتے جاتے ابوسفیان اگلے سال بدر کے مقام پر مقابلے کی دعوت دے گیا لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے جانثار ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچے اور کئی دن انتظار کیا مگر ابوسفیان مقابلے سے ڈر گیا اور لشکر کو راستے ہی سے واپس لے گیا۔ اصل میں کفار نے محسوس کر لیا تھا کہ کھل کر سامنے آنے میں خطرہ ہے، سازشوں اور بزدلانہ حرکتوں سے کام لینے ہی میں عافیت ہے۔ چنانچہ بنو لیحیان نے دس صحابہ کو دھوکے سے شہید کر دیا، اسی طرح ستر صحابہ کو ابوبراء

عامری لے گیا اور انہیں شہید کر دیا۔ مدینہ میں یہود بنی نضیر نے منافقانہ سازشیں کیں اور دھوکے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پتھر پھینک دینا چاہا اور اس کے نتیجے میں یہود کو مدینے سے بے یار و مددگار نکلنا پڑا۔ بنی غطفان کی سازشوں کے جواب میں ان پر حملہ کیا گیا تو وہ ذات الرقاع کے مقام پر بھاگ کھڑے ہوئے۔ پھر بدر موعد میں ابوسفیان اسلامی لشکر کا سامنا نہ کر سکا جس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ دومتہ الجندل کے لوگ قافلوں کو لوٹ لیتے تھے، ان کی سرکوبی کے لئے حملہ کیا گیا تو وہ بھی بھاگ نکلے۔

اس صورتِ حال میں کفار کے مختلف قبیلوں نے یہ سوچ کر کہ اکاؤ کارہ کر تو وہ مسلمانوں سے مار ہی کھاتے رہیں گے، جمع ہو کر حملہ کیا اور غزوہ احزاب کی صورت پیش آئی۔ اس میں بارہ ہزار کفار نے اکٹھے ہو کر چاروں طرف سے مدینہ پر چڑھائی کر دی۔ اندر سے بنو قرینہ نے معاہدہ توڑ دیا اور حملہ آوروں سے مل گئے۔ نعیم بن مسعود اشجعی نے جو اباً یہود بنو قرینہ، کفارِ قریش اور غطفان کے سرداروں میں پھوٹ ڈال دی۔ مدینہ کا یہ محاصرہ ۲۵ دن رہا اور آخر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے ایک رات زور کی آندھی آئی اور سب حملہ آور صبح سے پہلے بھاگ گئے۔

درودِ پاک کی فرضیت والی آیت سورہ احزاب کی ہے جو سن ۵ ہجری میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اور اس میں جنگِ احزاب (خندق) کے حالات، اس کی سیاسی اور تاریخی حیثیت کے تناظر میں احکام نازل کیے گئے۔ مطلب یہ ہے کہ اُس پاک ہستی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود و سلام بھیجو، جنہوں نے مسلمانوں کو عزت دی، جنہوں نے انہیں امن سے رہنا سکھایا، جنہوں نے جنگی تربیت دی، جنہوں نے صبر کی تلقین کی اور تیاری کے ساتھ ظالموں اور اللہ کے دشمنوں کا قلع قمع کرنے کی راہ بچھائی، جنہوں نے دھوکا بازوں کے ساتھ کوئی رعایت نہ

کرنے کی تلقین کی اور جنھوں نے اکٹھے ہو کر حملہ کرنے والے دشمنوں کے
 نبٹنے کی تعلیم دی۔ اس ہستی پر درود و سلام بھیجو جس کا حکم ماننے سے عزت
 ہے اور حکم نہ ماننے سے شکست اور ذلت مقدر بن جاتی ہے۔

پہلے مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا احساس دلایا گیا

ویسے تو قرآن مجید کی کسی سورہ، کسی آیہ، کسی حکم کا تجزیہ کریں، اللہ
 کریم جل شانہ العظیم کے محبوبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف ہی کی کوئی صورت
 گی۔ لیکن فی الوقت آیہ درودِ پاک سے پہلے کی سورہ الاحزاب کی آیات میں
 سے چند کا تذکرہ اس نقطہ نظر سے کیا جا رہا ہے کہ آیہ درودِ پاک کی اہمیت
 احساس ہو جائے۔

آیہ درود و سلام ۵۶ ویں آیت ہے۔ اس سے پہلے کی آیات میں جنگ
 احزاب کا ذکر بھی ہے، منافقوں کی سازشوں کا تذکرہ بھی ہے، ڈرنے والے
 مسلمانوں کی بات بھی ہے، اُمّات المؤمنین کا ذکر خیر بھی ہے لیکن مختلف آیات
 میں مقامِ مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا احساس دلانے کی سعی بھی کی گئی ہے۔ مثلاً
 چھٹی آیت میں ہے۔ ”یہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلمانوں کے اُن کی جان
 زیادہ مالک ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بی بیایں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔“
 فرمایا ”بے شک اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں تم لوگوں کے لیے بہتر
 نمونہ ہے۔“ (آیہ ۲۱) مزید ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ ”کسی مومن مرد اور مومن
 عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
 معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار
 حاصل رہے۔“ (آیہ ۳۶) لوگوں سے خطاب فرمایا۔ ”محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
 تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خدا
 انبیین ہیں۔“ (آیہ ۴۰)

حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ ”اے ہم نے تمہیں گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر، اللہ کی عزت سے اس کی طرف دعوت دینے والا اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔“ (آیہ ۴۵) مومنوں سے فرمایا ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے جایا کرو۔“ (آیہ ۵۳) مقامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یہ تمام عظمتیں بیان کرنے کے بعد یہ آخری بات بتائی گئی کہ اب اپنے علم و دانش کی ٹوپیاں تھام کر اُس مقام کا احساس کرو جہاں خالق و مالکِ مطلق جلّ شانہ، خود اور اس کے مقرب فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے۔ چنانچہ ۵۶ ویں آیہ میں اعلانِ درود اور حکمِ درود کی باری آئی کہ ”بے شک اور فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔“

سورہ احزاب کے حوالے سے دیکھیں تو درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کا حکم ان کے لیے دیا گیا ہے، یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ درود و سلام کے لیے مشغول ہونے والے ہر مومن کے لیے ضروری ٹھہرتا ہے کہ وہ حضور صلوٰۃ والسلام کو اپنی جان سے زیادہ اپنا مالک ماننا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کو اپنی مائیں جانے اور ماؤں کے بارے میں بات کرتے وقت ہمہ تن توجہ ہو جایا کرے۔ اپنے ذاتی معاملوں میں بھی کوئی فیصلہ کرتے وقت سرکارِ مبینہ پر توجہ و سلام کے احکام، ارشادات اور عمل و کردار کو پیش نظر رکھے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کے نہ آنے کی حقیقت پر ایمان رکھے، انھیں اپنے اعمال کا گواہ مانے، ہر بشارت کو انھی کی طرف سمجھے اور ان کے احکام و فرمودات کے مطابق بُرائی کے تمام کاموں سے پرہیز کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر جو آپ نے اللہ کی اجازت سے دی، جی

جان سے عمل کرے اور روشنیوں کی تلاش میں کہیں اور نہ بھٹکے، اسی سراجِ منیر سے اکتسابِ نور کرے۔۔۔ اور اگر آج کا مومن ہے تو اس حقیقت کا ادراک کرے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام امت کے تمام صلحا سے زیادہ بلند ہے اور انھیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں بلا اجازت جانے کی اجازت نہیں تھی۔ اس سے مقامِ مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد مقام کی تعین کے لیے یہ فرمایا گیا کہ خالق و مالکِ حقیقی خود اور اس کی نوری مخلوق (فرشتے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا گیا کہ اے اہل ایمان! تم بھی ان کی بارگاہ میں درود سلام کے نذرانے پیش کرو۔ یعنی پہلے مقامِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احساس کرو، پھر ادب و احترام اور تکریم و تعظیم کے شدید جذبات کے ساتھ درود سلام کا نذرانہ پیش کرو۔ ”سَلِّمُوا تَسْلِيمًا“ کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ مان کر سلام پیش کرو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کو مان کر، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو تسلیم کر کے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام کو دل و جان سے مان کر سلام پیش کرو۔ یہ سلام تسلیم و نیاز کا سلام ہو۔

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارے دل عظمتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احساس کی دولت سے مالا مال نہ ہوئے تو اوپری دل سے درود و سلام پڑھنا تمہیں زیادہ فائدہ نہ دے گا۔





دُرود کیسائے؟

۱۷

دُرود شریف سُنّتِ الہی ہے، یہ فرشتوں کی ہم زبانی کا شرف حاصل کرنا ہے۔ دُرود شریف صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور اولیاء کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) کا شعار ہے، اس لیے یہ ان کی تقلید بھی ہے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں دُرود و سلام پیش کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل بھی ہے۔ یہ مومن کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ اللہ نے اُسے اُس کام میں شریک کر لیا جو وہ خود بھی کرتا ہے اور فرشتے بھی کرتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کے لیے رُوف و رحیم ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی ولادتِ مبارک کے موقع پر بھی، معراجِ پاک کی عظیم ساعتوں میں بھی اور اللہ تعالیٰ سے مستقل وصال کے وقت بھی اپنی امت ہی کو یاد فرماتے رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے پایاں احسانات کا کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہٴ دُرود و سلام پیش کرتے رہیں (۱) اور پھر یہ بھی ہماری ہی بہتری کے لیے ہے۔

ہم دُرود و سلام میں مشغول ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے کہ ہم اس کے فرمان کی تعمیل میں لگے ہوئے ہیں، اس کا حکم بجا لا رہے ہیں۔ اور حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام خوش ہوتے ہیں کہ ہم سنتِ خداوندی اور سنتِ

ملائکہ پر چل رہے ہیں۔

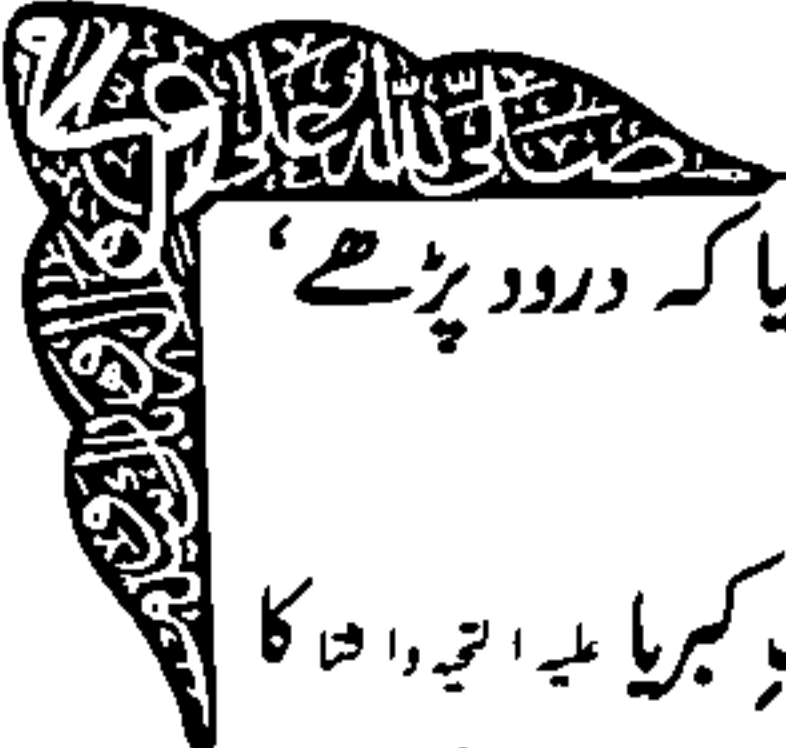
کچھ حضرات صلوٰۃ کا معنی رحمت لکھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا حضور باعثِ ظہورِ کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ پر رحمت بھیجنا کیا معنی؟ اللہ تعالیٰ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پھر قرآن مجید میں صلوٰۃ اور رحمت الگ الگ بتائے گئے ہیں۔

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (۲)

ابن قیم جوزی لکھتے ہیں ”بے شک صلوٰۃ تو ثنا ہے“ اللہ کی جانب سے بھی اور ملائکہ کی جانب سے بھی۔“ (۳) اور ظاہر ہے کہ مومن کے لیے بھی اس کو فریضہ کی صورت دی گئی ہے۔

درودِ پاک حضور سیدِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا ہے اور اس کا بنیادی مقصد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ”وَدَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ (۴) کہہ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو آپ کی خوشنودی کی خاطر بلند کرنے کا اعلان فرمایا ہے اور درودِ پاک کی کثرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ پاک کو بلند کرنا ہے۔ اس لیے درود خوانی میں اہل ایمان کا مطلوب و مقصود اس کے سوا کچھ نہیں ہونا چاہیے کہ انھیں اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنا ہے۔

درود کا حقدار صرف وہ ہوتا ہے جس پر کوئی گلہ، شکوہ نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں، اللہ کو ان سے کوئی شکوہ نہیں، اس لیے وہ درود بھیجتا ہے۔ فرشتوں کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی گلہ نہیں، اس لیے وہ بھی اس شغل میں مصروف ہیں۔ اور مومن تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتنا ممنون احسان ہے اور قیامت تک رہے گا کہ اسے اللہ سے شکوہ پیدا ہو جائے تو ہو جائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ شکوہ ہوا ہے، نہ ہو سکتا



ہے۔۔۔۔۔ (۵) اس لیے اس پر بھی فرض فرما دیا گیا کہ درود پڑھے پڑھتا رہے۔

پھر صلوٰۃ و سلام کی کثرت سے مومن کو حضور حبیب کبریا علیہ التہ و التہا کا قُرب حاصل ہوتا ہے۔ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہو گا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا۔ (۶)

محترم فیاض حسین چشتی نظامی مؤلف ”درود شریف کے فوائد“ درود سلام کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ”یہ راستہ سراپا رحمت کا راستہ ہے۔ یہ راستہ نظرِ کرم کا راستہ ہے، یہ بحرِ ظلمات سے نکل کر نور کے محل تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ یہ دُوری سے تقرب کا راستہ ہے۔ یہ راستہ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا راستہ ہے۔ یہی راستہ غفور رحیم جل جلالہ جی کے دیدار کا راستہ ہے۔“ (۷)

الغرض، اگر ہمیں آخرت اچھی چاہیے، وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اور قرب پسند ہو تو بھی، اور یہاں دنیا میں ہر قسم کی پریشانی، مصیبت، رکھ، امتحان سے نجات درکار ہو تو بھی، درود و سلام کو وظیفہٴ حیات بنا لینا چاہیے۔ دنیا و عقبیٰ کی تمام بہتریاں اس راہ سے مل جاتی ہیں اور تجربہ و مشاہدہ کہتا ہے کہ جلدی ملتی ہیں۔

یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ ہم عرفِ عام میں اگرچہ درودِ پاک، درود شریف یا درود کے الفاظ ہی استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے مراد ”درودِ سلام“ ہی ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ مومنوں کو درود اور درود سے زیادہ تاکید کے ساتھ سلام پیش کرنے کا حکم دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایمان کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے کوئی ایسا درود شریف نہیں بھیج سکتے جس میں سلام نہ ہو، یا جس کے ساتھ سلام کا زیادہ اہتمام نہ کر لیں۔

حواشی

- ☆ ۱- مفتی محمد شفیع- معارف القرآن- جلد ہفتم- ص ۲۲۱ / محمد شریف قاضی- اسوۂ حسنہ- ص ۱۵۰ / قدرت اللہ شہاب- شہاب نامہ- ص ۱۱۵۲
- ☆ ۲- البقرہ- ۲: ۱۵۷
- ☆ ۳- ابن قیم الجوزیہ- جلاء الافہام (اردو ترجمہ از قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری- ص ۷۶)
- ☆ ۴- الم نشرح- ۳: ۹۳
- ☆ ۵- ماہنامہ "نعت" لاہور- خاص نمبر "درود و سلام" حصہ اول- اکتوبر ۱۹۸۸- ص ۱۳ (مقالہ خصوصی از چودھری رفیق احمد باجواہ ایڈووکیٹ)
- ☆ ۶- ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح- حدیث ۸۶۲ / علامہ نبہانی- فضائل درود- ص ۳۷ / ماہنامہ "نعت"- درود و سلام حصہ دوم- نومبر ۱۹۸۸- ص ۵۵ / ماہنامہ "نعت"- درود و سلام- حصہ ہفتم- نومبر ۱۹۹۰- ص ۲۱، ۲۲
- ☆ ۷- ماہنامہ "نعت"- درود و سلام- حصہ اول- ص ۳۸



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرُودِ سَلَامٍ وَاجِبٌ بِّهِ مَسْتَحَبٌّ

۲۱

قرآن کریم میں مومنوں کو حضور سرور کائنات علیہ السلام والسلامہ کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا گیا تو اس کے وجوب میں تو کوئی شک نہیں، لیکن یہ وضاحت کلام الہی میں نہیں ہے کہ کب اور کن مواقع پر ایسا کرنا ہے۔ یہ رہنمائی ہمیں احادیث مبارکہ سے لینا پڑتی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کے اجرا سے پہلے یہ اعلان کر کے کہ اللہ اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں، ایک تو اپنے حکم کی اہمیت بتادی کہ صرف تمھی کو یہ حکم نہیں دیا جا رہا۔ دوسرے اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے فرشتوں کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے، اس اعلان میں ہمیشگی پائی جاتی ہے کہ اللہ کریم جل شانہ ازل سے اور فرشتے جب سے پیدا کیے گئے ہیں، اُس وقت سے اس اہم کام میں مشغول ہیں، اسی طرح اہل ایمان بھی درود و سلام پیش کرنے کا کوئی موقع نہ کھومیں۔ اور اس سلسلے میں احادیث مقدسہ میں جس طرح رہنمائی ملے، اس پر عمل کریں۔

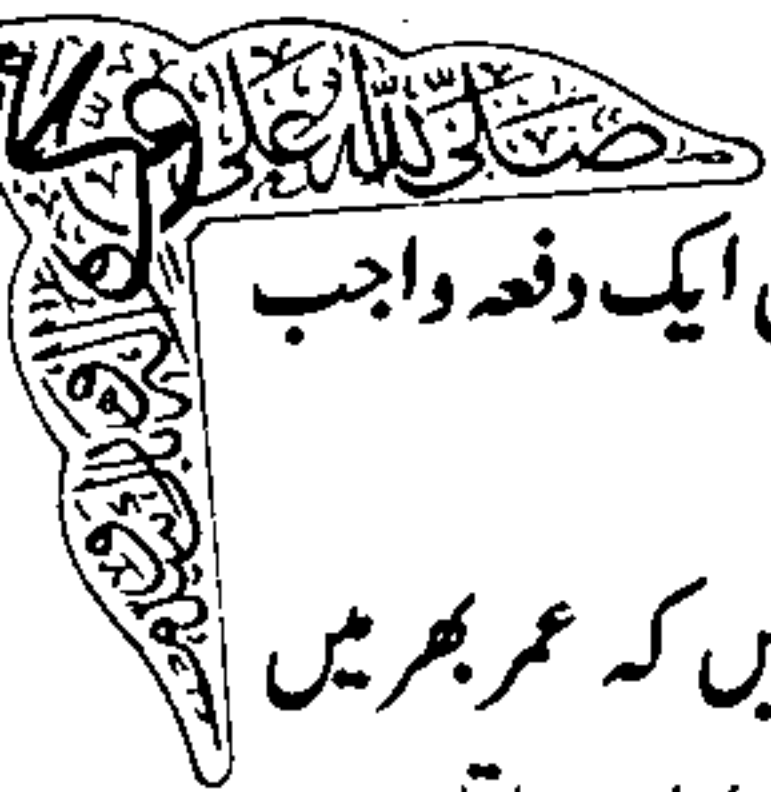
درود و سلام کی فرضیت اور وجوب کے بارے میں مختلف نظریات پیش کیے گئے ہیں۔ کچھ نے کہا، درود و سلام عمر میں ایک بار بھی اگر پڑھ لیا تو فرض ادا ہو گیا۔ (۱) لیکن امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں کہ ہم ان فقہاء کی رائے کو صحیح

نہیں مانتے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی کوئی درود پڑھ لے اس آیت کا حق ادا ہو جائے گا۔ (۲) مفتی محمد شفیع قرار دیتے ہیں کہ ”اس پر جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے یا سُنے تو اس پر درود شریف واجب ہو جاتا ہے۔“ (۳) جسٹس پیر محمد کرم شاہ نے تفسیر میں اس مسئلے کو سرے سے چھیڑا ہی نہیں کہ درود و سلام کے وجوب کی حدیں کہاں تک ہیں اور استحباب کی کیا صورتیں ہیں۔ انہوں نے درود پاک کے بارے میں بہت سی حدیثیں بیان کر کے لکھا کہ ایسا کم فہم اور نادان کون ہو گا جو رحمتوں کے اس خزانے سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش نہ کرے۔ (۴)

علامہ ابن کثیر نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں ان اوقات کا الگ الگ ذکر کیا ہے جن میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ (۵) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی قریباً انہی مقامات کا ذکر کیا ہے جہاں حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا وارد ہے۔ (۶)

مختلف علما نے اپنی تالیف میں وہ مواقع بتائے ہیں جہاں درود و سلام پڑھنا ضروری ہے مثلاً جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے مجاہد مفتی عنایت احمد کاکوروی مؤلف ”تواریخ حبیبِ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)“ نے ایک موقع یہ لکھا ہے کہ ”جب اسم مبارک زبان پر لائے یا سُنے۔“ (۷) مولانا اشرف علی تھانوی کہتے ہیں ”جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لیا جائے یا سنا جائے۔“ (۸) علامہ سخاوی کا بھی یہی کہنا ہے کہ ”جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہو۔“ (۹) محمد سعید شبلی ایک موقع یہ لکھتے ہیں ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام صفت، ضمیر کہنے اور لکھنے کے وقت“ (۱۰)

ایک اور مسئلہ کسی مجلس میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کے متعلق ہے۔ اس سلسلے میں بعض علما نے یہ قرار دیا ہے کہ ایک مجلس میں



حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خواہ کتنی مرتبہ آئے درود پڑھنا بس ایک دفعہ واجب ہے۔ (۱۱)

اس طرح چند باتیں سامنے آتی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ عمر بھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پڑھنے سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔ بعض لکھتے ہیں 'جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آئے' درود پڑھنا واجب ہے۔ کچھ حضرات نے لکھا ہے کہ مجلس میں خواہ کتنی مرتبہ ذکر مبارک آئے' ایک بار درود پڑھنا واجب ہے' پھر ہر بار مستحب ہے۔

۲۳

مولانا سید محمد ہاشم صلوٰۃ و سلام کی فرضیت کے عنوان سے لکھتے ہیں۔
 ”صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا“ امر کے صیغے ہیں اور امر ہمیشہ وجوب و فرضیت کے لیے بولا جاتا ہے۔ الا یہ کہ فرضیت کے خلاف کوئی جداگانہ دلیل یا کوئی قابل یقین قرینہ یا دلیل موجود ہو۔ اس آیت میں فرضیت و وجوب کے خلاف کوئی قرینہ یا دلیل موجود نہیں ہے۔ بلکہ جس اہتمام کے ساتھ ”صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا“ کا حکم دیا گیا ہے اور ”تَسْلِيْمًا“ سے اس حکم کو موکد و مستحکم کیا گیا ہے اور حکم سے پہلے بطور تمہید اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی صلوٰۃ کا ذکر ہے۔
 عقل و دین اور صورت و معنی کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں امر کو وجوب و فرضیت ہی کے لیے متعین کیا جائے۔ لہذا درود و سلام کی مطلق فرضیت کی بحث فضول اور غیر ضروری ہے۔ صلوٰۃ و سلام کی نفس فرضیت میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں نکلتی۔“ (۱۲)

اس طرح درود و سلام واجب اور فرض تو لازماً ٹھہرا۔ لیکن قرآن پاک میں جو احکام دئے گئے ہیں، عموماً ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ حکم دے دیا جاتا ہے، یہ بات نہیں بتائی جاتی کہ وہ کس موقع کے لیے ہے۔ یہ بات حضور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات و فرامین اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اُسوۃ حسنہ

سے واضح ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں صلوٰۃ (نماز) کے قیام کا بار بار حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے اوقات کی ممکن تعیین و تفصیل اور اس کو ادا کرنے کا طریق کار یہاں بیان نہیں کیا گیا۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی اہمیت اور زکوٰۃ ادا کرنے والوں کی تعریف قرآن میں موجود ہے لیکن ہمیں اس کی تفصیلات و جزئیات کے لیے آقائے کائنات علیہ التجدد والصلوٰۃ کے فرمودات سے راہنمائی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اسی طرح روزے فرض کر دیئے گئے یہ بھی بتا دیا گیا کہ کن کن کو رعایت ہے لیکن بہت سی جزئیات ایسی ہیں جن کے متعلق ضروری ہدایات حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائیں۔

چنانچہ صلوٰۃ و سلام کی فرضیت کے قرآنی حکم کی تشریح و توضیح کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے آقا و مولا علیہ التجدد والصلوٰۃ کے ارشادات سے رجوع ہوں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جس کام کو خدا اور رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اچھا فرمایا ہے، ہم آپ اُسے نہیں کرتے تو کسی نہ کسی صورت میں نقصان ہی اٹھاتے ہیں لیکن جس کام کو فرض یا واجب فرمایا گیا ہے، وہ اگر نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض کرتے ہیں۔ اور اگر کسی فعل کو واجب قرار دیتے ہوئے اس کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا ہو اور تاکید بھی کی گئی ہو تو اللہ کی یہ ناراضی اور زیادہ شدید ہو جاتی ہے جب ہم اس پر عمل نہیں کرتے۔

اللہ کریم نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کو مسلمانوں کے لیے واجب فرما دیا۔ اب ہم احادیث مقدسہ سے یہ پوچھ لیتے ہیں کہ درود و سلام ہم پر کس صورت میں واجب ہوتا ہے اور اگر ہم اس واجب کو ادا کرنے میں کوتاہی کر بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ہم سے کتنا ناراض ہو گا اور ہمیں اپنی اس غلطی کو کیسے بھگتنا ہو گا۔

مختلف احادیث مبارکہ میں ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر

درود نہ بھیجے، وہ بخیل ہے، وہ جہنم رسید ہوا، وہ ذلیل و خوار ہو جائے، وہ بد بخت ہے، وہ قیامت میں میرے دیدار سے سرفراز نہ ہو گا، وہ ظالم ہے، اس نے مجھ پر جفا کی۔ یہ بھی فرمایا کہ ایسے شخص سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ اس کے ساتھ فرمایا، اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا تو اس کے ساتھ ہو اور جو مجھ سے کٹا، تو اس سے منقطع ہو۔ (۱۳)

اس سے واضح ہو گیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سن کر یا لے کر یا پڑھ کر یا لکھ کر کسی نے درود و سلام پیش نہ کیا تو اس کے لیے اتنی سخت و عیدوں کا اعلان صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ یہی وہ مواقع ہیں جہاں حضور آقا و مولا علیہ السلام پر درود و سلام فرض یا واجب ٹھہرتا ہے۔ (۱۳) اور۔۔۔۔۔۔ جب ایسا ہے تو عمر بھر میں ایک بار درود و سلام پڑھ کر مطمئن ہو جانے کی بات کسی طرح درست نہیں ہو سکتی۔ اسی سے یہ بات بھی صاف ہو جاتی ہے کہ کسی ایک محفل میں بیٹھ کر اور میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کرتے ہوئے یا سنتے ہوئے صرف ایک بار درود شریف پڑھنے کو واجب اور باقی مستحب قرار دینے کا بھی کوئی جواز نہیں۔

اگر حضور حبیب خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کرتے یا سنتے ہوئے، اور حضور علیہ السلام کا اسم گرامی لکھتے یا پڑھتے وقت کوئی کلمہ گو درود و سلام کا اہتمام نہیں کرتا تو وہ بد بختی کو آواز دیتا ہے، جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے، ذلت و خواری اس کا مقدر بن جاتی ہے، حضرت جبریل امین (علیہ السلام) اور حضور ”بالمؤمنین رؤف رحیم“ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کو ہلاکت کی وعید دیتے ہیں، ایسا شخص قیامت کے دن دیدارِ سید ابرار علیہ السلام سے مشرف نہ ہو گا، آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے اپنے لا تعلق ہونے کا اعلان فرماتے ہیں، اور سب سے بڑھ کر یہ حدیث پاک کہ اگر ایسے مواقع پر کوئی مسلمان درود و سلام کا

نذرانہ پیش کرنا بھول گیا تو اس کی بھول کی بھی اُسے سزا ملے گی اور وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ یعنی اپنی باقی حسنت کی وجہ سے جنت کا حق دار بھی ہو گا تو وہاں پہنچنے نہ پائے گا۔۔۔۔۔ جب یہ سب میرے اور آپ کے مالک و سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات ہیں، آیہ کریمہ کی تشریح میں درود و سلام کی اہمیت اور اس کی فرضیت و وجوب کے مواقع کی نشاندہی پر مبنی احادیث مبارکہ ہیں۔۔۔۔۔ تو ان وعیدوں کی موجودگی میں عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے کو کافی گردانا یا کسی ایک محفل میں صرف ایک بار فرض اور باقی مستحب سمجھنا کیا ہے؟ جب کہ ہم سب جانتے ہیں کہ مستحب چھوٹ جانے سے کوئی مومن اتنی سخت سزاؤں کا مستحق کسی صورت میں نہیں ٹھہرتا۔

احادیثِ مقدسہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لینے یا سننے پر (اسی طرح لکھنے یا پڑھنے پر) درود و سلام واجب ہو جاتا ہے اور اس میں کسی کوتاہی کے مرتکب کے لیے بھاری وعیدیں موجود ہیں، اس لیے کسی مجلس میں جتنی بار کوئی مومن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر مبارک کرے گا یا سنے گا، اُس پر اور سننے والوں پر واجب ہے کہ وہ ہر بار درود و سلام کا نذرانہ پیش کریں۔ پھر یہ بات کیسے رواج پا گئی کہ مومن کے لیے کسی مجلس میں صرف ایک بار درود شریف واجب ہے، باقی مستحب ہے؟ اس سوال کا جواب ایک حدیثِ مبارکہ سے مل جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، نہ حضور سید عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں، انھیں قیامت کے دن نقصان ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا، چاہے تو بخش دے گا۔ (۱۵)

اس حدیثِ پاک سے یہ سمجھنا کہ کسی مجلس میں چاہے سیکڑوں مرتبہ

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لیا جائے، درود و سلام ایک ہی بار فرض ہے، درست نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکرِ مبارک کر کے یا سن کے تو درود و سلام فرض ہو جاتا ہے، چاہے آپ جتنی بار سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لیں یا سنیں۔ محولہ بالا حدیثِ مبارکہ کا مقصد یہ ہے کہ آپ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جہاں دین کی کوئی بات نہ ہوتا ہو، یہ محفل کسی دنیوی مقصد کی خاطر برپا ہو، جہاں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بار بھی ذکر نہ آئے۔۔۔۔۔ تو بھی ہر مومن کے لیے فرض ہے کہ وہ کم از کم ایک بار وہاں بیٹھے ہوئے درود و سلام کا ہدیہ پیش کرے۔ ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھے تو مستحب ہے۔ لیکن ایک مرتبہ بھی نہ پڑھے گا تو فرض چھوٹ جائے گا، اور فرض چھوٹنے سے وہ سخت گناہگار ہو گا۔

مستحب ہونے کی صورت بھی یہ ہے کہ جب آپ پڑھیں گے، ثواب آپ کو مستحب کا نہیں، فرض ہی کا ملے گا کیونکہ آیہ درودِ پاک میں جس تاکید کے ساتھ یہ حکم دیا گیا ہے، وہ فرض ہی پر دلالت کرتا ہے۔ فرض کا موقع حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرما دیا۔ یعنی اس موقع پر درود و سلام نہ پڑھیں گے تو گناہگار ہوں گے، وعیدوں کا شکار ہوں گے۔ اس موقع کے علاوہ نہ پڑھیں گے تو گناہگار نہیں ہوں گے کہ مستحب ہے لیکن پڑھیں گے تو ثواب فرض ہی کا ملے گا۔ (۱۶)

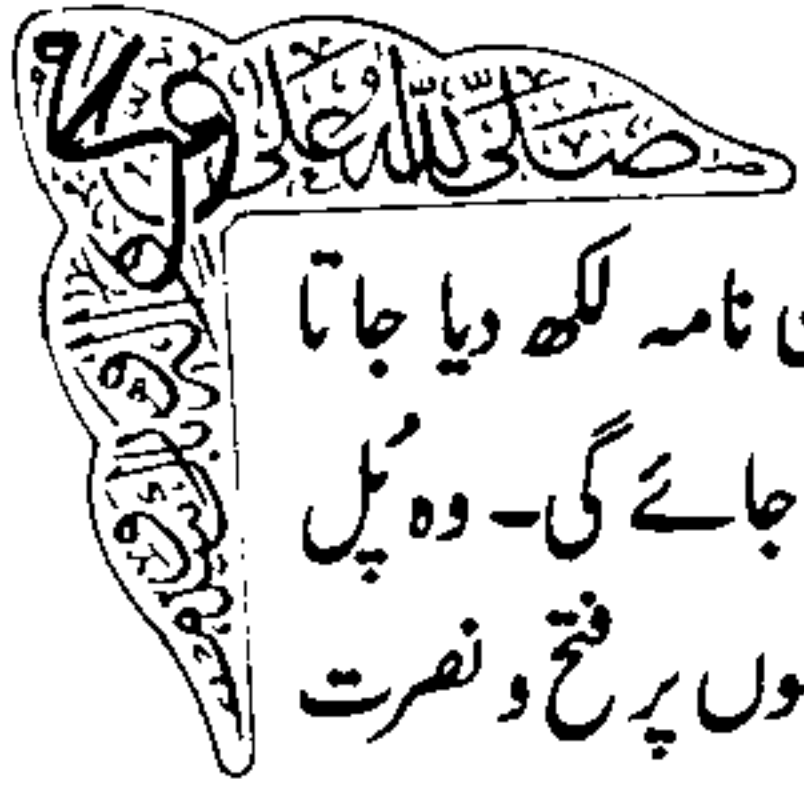
اس ساری گفتگو سے یہ بات صاف ہو گئی کہ درود و سلام واجب کس صورت میں ہے۔ ہمارے لائقِ صدا احترامِ محدثینِ کرام نے کہیں اس فرض سے غفلت نہیں کی۔ اگر کچھ گنجائش ہوتی تو وہ کتبِ احادیث کی ضخامت بہت کم کر سکتے تھے۔ لیکن جہاں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی آیا ہے، انہوں نے ”صلی اللہ علیہ وسلم“ ضرور لکھا ہے۔ سعودی عرب کے موجودہ اربابِ حل

و عقد اور کئی معاملات میں تو کمزوری دکھا جاتے ہوں گے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ حرمین شریفین کے خطیب ”قَالَ“ کہہ کر بھی ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کا اہتمام کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا تھا کہ درود شریف واجب بھی ہے اور مستحب بھی۔ ہم میں سے کوئی شخص اکیلا یا اپنے چند دوستوں عزیزوں میں مل بیٹھ کر درود و سلام پڑھنے لگا۔۔۔ تسبیح پر یا انگلیوں پر رگن کر، یا شمار کیے بغیر، تو وہ پڑھنے کے اعتبار سے مستحب درود و سلام ہے، فرض نہیں ہے۔ فرض تو جب ہوگا جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کریں گے یا سنیں گے۔ اب تو آپ محض محبت سے اس وظیفہ خدا و ملائکہ میں مشغول ہو گئے ہیں۔ مستحب کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ چند دوست چائے پینے کے لیے اکٹھے بیٹھ گئے یا دوستوں میں صلح کے غرض سے اکٹھے ہوئے یا کسی دنیوی مقصد کی خاطر جمع ہو گئے اور اس مجلس میں ایک ایک بار درود و سلام پڑھ کر اپنے فرض سے عمدہ برآ ہو گئے۔ اب جتنی مرتبہ آپ درود پاک پڑھیں گے، وہ پڑھنے کے لحاظ سے مستحب ہوگا، صلے کے اعتبار سے فرض سمجھا جائے گا۔

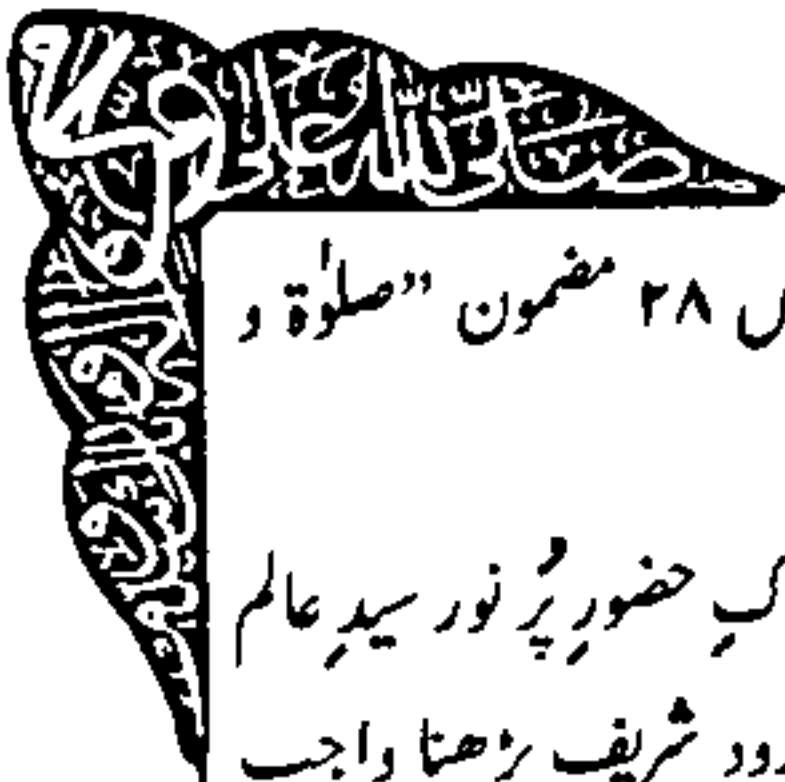
ایک بات یاد رکھیں کہ جب آپ پر درود و سلام فرض ہو گیا اور آپ نے اسے ادا کرنے میں کوتاہی کی تو سخت وعیدیں آپ کی منتظر تھیں۔ آپ درود شریف پڑھنا بھول بھی گئے تو وعید ملی کہ جنت کا راستہ بھول جاؤ گے۔ جب فرض نہیں ہے، آپ مستحب درود و سلام پڑھ رہے ہیں تو محض وعدے آپ کا استقبال کر رہے ہیں، اور ثواب بھی فرض کامل رہا ہے۔

احادیث و سیر کی کتابوں میں بے شمار انعامات کا ذکر ملتا ہے جو درود خواں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملیں گے مثلاً اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والے کے دنیا و آخرت کے سارے کام اپنے ذمے لے لیتا ہے۔ فرشتے درود خواں کے



لیے دعائیں کرتے ہیں اس کے لیے اللہ کے غضب سے امان نامہ لکھ دیا جاتا ہے، قیامت کے دن اُسے عرش الہی کے سائے میں جگہ دی جائے گی۔ وہ پل صراط سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا، اُسے دشمنوں پر فتح و نصرت نصیب ہوگی، لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کندھے سے چھو جائے گا، اسے جانکنی میں آسانی ہوگی، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس کی شفاعت فرمائیں گے۔ ایک بار درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل کرے گا، اس کے دس گناہ معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ اور، قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ درود و سلام بھیجتا رہا ہوگا! (۱۷)

اس صورتِ حال میں یہ حقیقت کتنی تکلیف دہ ہے کہ ہمارے بعض علما اپنی تقریروں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا پیغام دیتے ہیں لیکن بار بار حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لیتے ہیں تو ہر مرتبہ درود و سلام کا اہتمام نہیں کرتے۔ اور دنیوی مجلس میں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لینے کا کوئی موقع نہیں ہوتا، وہاں کم از کم ایک بار درود شریف پڑھنے کو فرض اور باقی کو مستحب قرار دینے کے نسخے کو اُس محفل پر استعمال کر لیتے ہیں جہاں بار بار آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی لیا جاتا ہے۔ ایسے میں عامۃ الناس کے دل و دماغ پر درود و سلام کی اہمیت کیسے واضح ہوگی۔ اس طرح تو لوگ اس فرض سے کوتاہی کے لیے احادیثِ مبارکہ میں دی گئی وعیدوں کا مصداق بنتے جا رہے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے اگر کوئی مولوی صاحب یہ غلطی کر رہے ہوں تو انھیں چٹ کے ذریعے یاد دلایا جائے کہ وہ ہر بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لیتے ہوئے بلکہ کوئی ضمیر یا اسمِ صفت استعمال کرتے ہوئے



سلام واجب ہے۔ (دلیل راہ ماہنامہ) لاہور۔ درود و سلام نمبر ۱۹۹۳۔ ص ۲۸ مضمون ”صلوٰۃ و سلام کی لغوی بحث“ از ڈاکٹر ظہور احمد اظہر)

علامہ مفتی محمد خلیل خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ”نام پاک حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف جلسوں اور نشستوں میں جتنی بار لے، یا منے، ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اگر نہ پڑھے گا، گناہگار ہو گا اور سخت سخت وعیدوں میں گرفتار“ (موت کا سفر۔ برکاتی پبلشرز، کراچی۔ ۱۹۹۱۔ ص ۳۱)

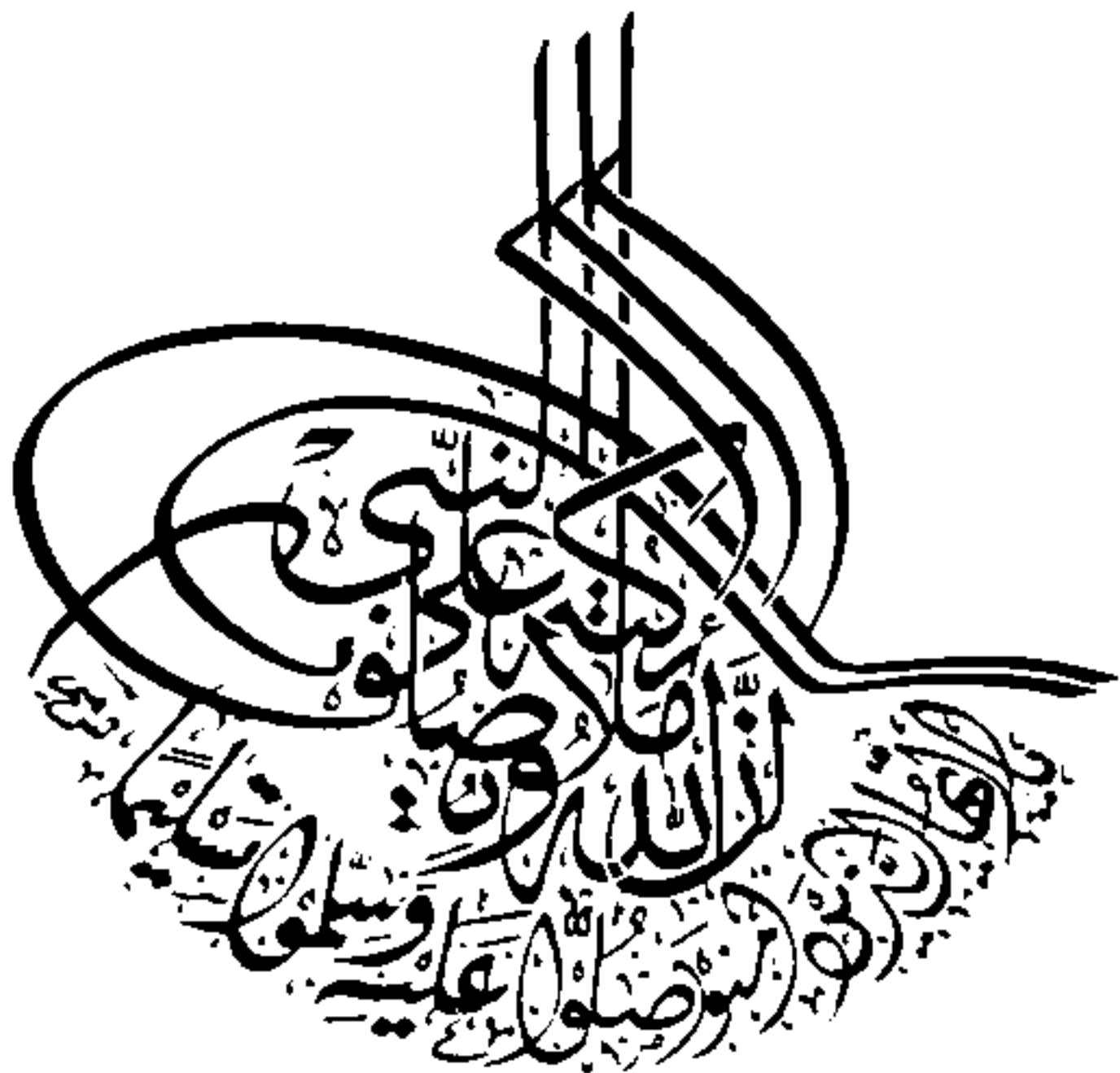
مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ”اکثر آئمہ فرماتے ہیں، جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر آئے تو سننے والے پر اور ذکر کرنے والے پر درود بھیجنا واجب ہے۔“ (سیدی ابوالبرکات از سید محمود احمد رضوی۔ ص ۹۲)

”ملفوظات شاہ عبدالعزیز“ میں ہے۔ فرمایا کہ جس وقت حضرت سرور عالم صلعم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام مبارک صراحتاً ”یا کنایتاً“ سنا جائے، بعض کے نزدیک تو درود شریف پڑھنا سنت ہے اور امام کرخی رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے۔ (ملفوظات شاہ عبدالعزیز۔ مترجمین محمد علی لطفی و مفتی نظام اللہ شہابی۔ پاکستان ایجوکیشنل پبلشرز، کراچی۔ ۱۹۶۰۔ ص ۸۵)

☆ ۱۵۔ مدارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۵۶۶ / القول البدیع بحوالہ آب کوثر۔ ص ۷۳

☆ ۱۶۔ سید محمد ہاشم شمس۔ فضائل درود و سلام۔ ص ۱۱

☆ ۱۷۔ تفصیلات باب ”درود خوانوں کے لیے تحفے“ میں ملاحظہ فرمائیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درود شریف کس کس کی سنت

۳۲

آپ اپنے کسی بزرگ، اپنے کسی افسر کی عادات کو اپنائیں اور جو کام وہ کرتے ہیں، آپ بھی کرنے لگیں تو آپ یقیناً ان کے محبوب بن جائیں گے اور جس قدر اختیارات انہیں حاصل ہوں گے، وہ آپ کو الطاف و اکرام کا ہدف بنائیں گے اور انعامات عطا کریں گے۔ چنانچہ دیکھنا چاہیے کہ آپ اپنے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نذرانہ درود و سلام پیش کر کے کس کس کی سنت پر عمل کرتے ہیں اور آپ کے اس عمل پر کون کون خوش ہوتے ہوں گے اور آپ پر کیا کیا عنایات نہ کرتے ہوں گے۔

ایک تو حضور رحمت ہر عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ہدیہ درود و سلام پیش کرنا اللہ کے حکم پر عمل کرنا ہے لیکن چونکہ اسی آیت میں یہ اطلاع و اعلان بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، اس لیے مومنین کی درود خوانی اللہ کریم اور ملائکہ مقربین کی سنت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا خالق و مالک ہے، ہر چیز اسی کے اختیار میں ہے، اس لیے اندازہ فرمائیے کہ ہم آپ اس کے حکم کی تعمیل میں اس کی سنت پر چلتے ہیں تو وہ کتنا خوش ہوتا ہو گا اور درود خواں کو کیا کچھ نہ عطا فرمادے گا۔ پھر درود پڑھنے والا اللہ کے ساتھ ساتھ فرشتوں کی سنت پر عمل پیرا ہے، اسی لیے اس پر

فرشتوں کی طرف سے محبت و شفقت کا یہ تحفہ ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم علیہ
الہیہ وسلم کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کے چاروں مقرب فرشتے حاضر ہوئے۔
حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ پر کوئی
دس بار درودِ پاک پڑھے گا تو میں اُسے پل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزار دوں
گا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر عرض کی، میں ایسے شخص کو آبِ
کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کہنے لگے، میں بارگاہِ ربُّ
العزت میں اُس وقت تک پڑا رہوں گا، جب تک وہ بخشنا نہیں جاتا۔ حضرت
عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی، میں اُس کی رُوح اتنی آسانی سے قبض کروں گا
جس طرح انبیاء علیہم السلام کی رُوح قبض کی جاتی ہے۔ (۱)

درودِ خوانی جہاں سنتِ خدا و ملائکہ ہے، وہاں انبیاءِ کرام علیہم السلام کی
بھی سنت ہے۔ معارجُ النبوت، شفاءُ القلوب، زادُ السعید، آبِ کوثر، تبلیغی
نصاب اور دوسری کتابوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور
حضرت حوا علیہا السلام (۲) کے نکاح میں درود شریف کو حق مقرر دیا۔ (۳) حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے درودِ پاک پڑھنے کے بارے میں بہت سی روایات ملتی ہیں۔ (۴)
یہ بھی ہے کہ انھوں نے اسی وظیفے کے بل پر دریائے نیل عبور کیا تھا۔ (۵)

درودِ خوانی کی سعادت حاصل کرنے والے اس کیفیت کے مزے کیوں
نہ لوٹیں کہ وہ ربِ کریم اور فرشتوں کی سنت پر عمل کرتے ہیں تو انبیاءِ کرام علیہم
السلام کی سنت پر چلنے کی سعادت بھی انھیں اسی کام سے مل جاتی ہے۔ پھر دیگر
انبیاء و رُسل کے ساتھ ساتھ درود پڑھنا خود سرکارِ ابد قرار ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
سنت بھی ہے۔ (۶)

جس عمل کو اللہ تعالیٰ خود اختیار فرمائے، اس کے فرشتے اور انبیاء و
رُسل اسے وظیفہ سمجھیں اور خود سرکارِ ملی اللہ علیہ وسلم بھی اسے کرتے ہوں۔ نیز وہ

اللہ کا حکم بھی ہو اور اہل ایمان پر اس کی بجا آوری فرض بھی ہو، اس سے آقا
 حضور علیہ السلام کے جانثار صحابہ کرام (علیہم السلام) کی زندگیوں کا کوئی لمحہ کیسے
 خالی ہو سکتا ہے چنانچہ کتابوں میں اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ (۷) سیدہ فاطمہ
 الزہراء (۸) حضرت صدیق اکبر (۹) حضرت عثمان غنی (۱۰) حضرت علی (۱۱)
 حضرت بلال (۱۲) حضرت اویس قرنی (۱۳) حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت
 حذیفہ (۱۴) حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ (۱۵) (رضی اللہ عنہم) کے
 درود پڑھنے کا خاص طور پر بھی ذکر ملتا ہے۔ جن زیادہ خوش قسمت صحابہ کرام کو
 بارگاہِ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں عموماً حاضری نصیب ہوتی تھی، وہ تو حاضر ہو
 کر بھی درود و سلام کا ہدیہ پیش کرتے رہتے تھے۔

ان کے بعد امت مسلمہ کے اولیاء اللہ بزرگانِ دین (رحمہم اللہ علیہم) کا بھی
 یہی وتیرہ رہا۔ حضرت امام جعفر صادق، حضرت حسن بصری، حضرت امام شافعی،
 حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی، حضرت معروف کرخی، شیخ ابوالموہب
 شاذلی، دلائل الخیرات کے مصنف حضرت شیخ جزولی، ابوالفضل قرمسانی، حضرت
 صاوی، خواجہ غلام حسن، حافظ شمس الدین سخاوی، امام شعرانی، حضرت
 فرید الدین گنج شکر، حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت میراں حسین زنجانی، حضرت
 مجدد الف ثانی، ابو سلیمان، علامہ شہاب الدین خفاجی، امام فخر الدین رازی، شاہ
 ولی اللہ دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم، عبدالحق محدث دہلوی، علامہ یوسف بن
 اسمعیل نبہانی، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حضرت میاں شیر محمد
 شرقپوری، سید احمد اشرف الاشرافی الجیلانی، حضرت پیرجماعت علی شاہ علی پوری،
 بابا تاج الدین ناگپوری (۱۶) وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ) کی درود خوانی کا ذکر تذکروں میں
 ملتا ہے۔ یوں درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ، ملائکہ، انبیاء و رُسُل، خود حضور صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور اولیاء اللہ، سب کی سنت ہے اور ہم اس ایک کام سے



ان سب کی سنت پر عمل کی عظمت بھی حاصل کرتے ہیں۔ حواشی

☆ ۱- نبی بخش حلوائی۔ شفاء القلوب۔ ص ۲۳۹

☆ ۲- مجھے تسنیم الدین احمد کے ہمراہ ۱۷- دسمبر کو ابواء شریف میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ کی زیارت سے پہلے جدہ میں حضرت حوا علیہا السلام کو سلام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ ۳- مفتی محمد امین۔ آبِ کوثر۔ ص ۹۳، ۹۴ / شفاء القلوب۔ جلد - ص ۱۹۱ / معارج النبوت۔ ص ۲۷۴ / فلاح الدارین۔ ص ۱۲۵ / زاد العید۔ ص ۱۸ / انوارِ محمدیہ۔ ص ۲۷

☆ ۴- عبدالحق محدث دہلوی۔ جذب القلوب۔ ص ۲۶۶ / فضائل و برکاتِ درود شریف۔ ص ۲۵۵ / ۳۵ فضائل درود۔ ص ۳۷ / سعادت الدارین۔ ص ۸۷ / شفاء القلوب۔ ص ۲۸۶ / آبِ کوثر۔ ص ۹۳، ۹۴ / معارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۳۰۸، ۳۰۹ / امام غزالی۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کا ہلبہ۔ ص ۳

☆ ۵- شفاء القلوب۔ ص ۲۸۱، ۲۸۲

☆ ۶- سید محمد ہاشم۔ فضائل درود و سلام۔ ص ۷۳ / معارج النبوت۔ جلد اول ص ۵۶۵ / ایک کمام عاشق رسولِ انام صلی اللہ علیہ وسلم۔ فضائل و برکاتِ درود شریف۔ ص ۲۸۱، ۲۸۲ / شفاء القلوب۔ ص ۲۶۶

☆ ۷- زاد العید۔ ص ۴۱

☆ ۸- محمد ابوالحسن۔ فلاح الدارین۔ ص ۲۲۲

☆ ۹- فضائل و برکاتِ درود شریف۔ ص ۲۳۵

☆ ۱۰- آبِ کوثر۔ ص ۱۳۲ / فضائل و برکاتِ درود شریف۔ ص ۲۱۵

☆ ۱۱- فلاح الدارین۔ ص ۲۲۱

☆ ۱۲- ایضاً۔ ص ۲۳۱

☆ ۱۳- سیارہ ڈائجسٹ۔ اولیائے کرام نمبر۔ جلد دوم۔ ص ۲۶۱، ۲۶۲

☆ ۱۴- آبِ کوثر۔ ص ۹۳، ۹۵

☆ ۱۵- فلاح الدارین۔ ص ۱۲۵، ۱۲۳

☆ ۱۶- ماہنامہ "نعت" لاہور۔ درود و سلام حصہ سوم۔ دسمبر ۱۹۸۹ (شہناز کوثر کے مضمون میں ان

سب اولیاءِ کرام کا ذکر حوالوں کے ساتھ موجود ہے۔ ص ۳۵ تا ۴۱)



جو درود و سلام نہیں پڑھتا

یہ بات واضح ہو چکی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لینے، سننے، لکھنے یا پڑھنے پر درود و سلام واجب ہوتا ہے اور اس میں کسی کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں۔ کسی ایسی محفل میں بیٹھنے پر بھی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہ بھی ہو، ایک بار درود و سلام واجب ہے، باقی مستحب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہیں، اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ حضور سید عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں، انہیں قیامت کے دن نقصان ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا، چاہے تو بخش دے گا۔ (۱)

جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی پر درود و سلام نہ پڑھنے کے جرم کا تعلق ہے، اس پر احادیث مبارکہ میں بہت وعیدیں ہیں اور سخت وعیدیں ہیں۔ اب یہ قارئین کرام کا حق بھی ہے اور ذمہ داری بھی کہ راجا رشید محمود جیسے عامی سے لے کر بڑے سے بڑے جگادری اور نامور مولوی تک کی تحریر و تقریر کو ان احادیث کی روشنی میں پرکھیں اور اگر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر مبارک کے ساتھ درود و سلام کا اہتمام نہیں کرتا تو اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق فیصلہ کر لیں۔

حضور نبی بشیر و نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (۲) ایک حدیث پاک میں اسے سب سے بخیل فرمایا گیا۔ (۳) ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اُس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو قیامت میں میرے دیدار سے سرفراز نہ ہو اور وہ شخص ایسا بخیل ہے جو میرا نام نہ لے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (۴)

حضور رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص میرے ذکر مبارک کے ساتھ مجھ پر درود و سلام نہ بھیجے، اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر سرکارِ والا تبار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا، تو اس کے ساتھ ہو، اور جو مجھ سے کٹا، تو اس سے منقطع ہو۔ (۵)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور سید الثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس آدمی کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو اس نے مجھ پر جفا کی۔ (۶) ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سن کر درود نہ پڑھنے والا ظالم ہے۔ (۷)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضور محبوبِ خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا، وہ بد بخت ہے۔ (۸) بخاری میں یہی حدیث پاک یوں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا جس شخص کے پاس آپ کا ذکر پاک ہوا اور اس نے درود پاک نہ پڑھا، وہ بد بخت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، آمین! (۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ ذلیل و خوار ہو جائے) جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ (۱۰)

اللہ کریم جل جلالہ نے اپنے محبوب پاک علیہ السلام کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (۱۱) اور مومنوں کے لیے رؤف و رحیم (۱۲) فرمایا ہے۔ اہل ایمان کا ہر وقت بھلا چاہنے والے امت کے لیے بارگاہ خداوندی میں رونے گڑگڑانے والے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس شخص کو ذلت و خواری کی خبر دے رہے ہوں اس کی بد بختی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ حضرت کعب بن عجرہ کی روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے ایسے بد قسمت کی ہلاکت کی دعا کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین فرمایا۔ (۱۳)

حضرت عبداللہ بن جبر اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صاحبِ قابِ قوسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ جہنم رسید ہوا۔ (۱۴)

دنوی معاملات میں بھی اور دینی احکام میں بھی اس بات کی گنجائش ہوتی ہے کہ اگر کوئی غلطی بھول چوک سے ہو جائے تو اس پر گرفت نہ ہو۔ دین اسلام میں بھی اس امر کا اہتمام ہے کہ کوئی فرد بھول کر کسی غلطی کا مرتکب ہو تو اسے معافی ہوتی ہے۔ آپ روزے سے ہوں بھول کر کھاپی لیں تو روزہ برقرار رہتا ہے۔ اسی طرح دوسرے معاملات ہیں۔۔۔۔۔ لیکن درود و سلام کے بارے میں بھول چوک کی بھی معافی نہیں۔ یہاں تو مسلمان کو چاروں چول چوکس رہنا پڑتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور سرور کائنات علیہ السلام والحدیث نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (۱۵)

ہماری کوئی قابلِ احترام شخصیت ہمیں یہ کہے کہ اگر تم نے میرے سامنے فلاں حرکت کی تو میں ناراض ہوں گا اور ہم بار بار اس کے سامنے وہی حرکت کرتے رہیں تو آدمی سوچ سکتا ہے کہ ہم اس شخصیت کی کتنی ناراضی

مول لے رہے ہیں۔ پھر ہم اس پر غور کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جو شخص میرا نام سن کر مجھ پر درود و سلام نہ بھیجے، وہ بخیل ہے، میرا اُس سے کوئی واسطہ نہیں اور اللہ بھی اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھے گا، ایسا شخص ظالم ہے اور مجھ پر جفا کرتا ہے، بد بخت ہے، ذلت و خواری اس کا مقدر ہے اور وہ جہنمی ہے۔ اور یہ ساری وعیدیں اس صورت میں ہیں کہ کوئی آدمی اسلام کا دم بھی بھرتا ہو، مومن ہونے کا دعویٰ بھی کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لے کر، سن کر، پڑھ کر یا لکھ کر ان کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش نہ کرے۔ درود و سلام کی اہمیت کی انتہا ہے کہ اگر کوئی فرد بھول کر بھی اس فرض سے غافل ہوا تو جتنے بھی نیک اعمال اس کے کھاتے میں ہوں، اسے جنت کا راستہ ہی نہیں ملے گا۔

حواشی

- ☆ ۱۔ القول البدیع بحوالہ آبِ کوثر۔ ص ۷۴
- ☆ ۲۔ ترمذی جلد دوم۔ ص ۱۹۳ / مشکوٰۃ المصابیح۔ جلد اول۔ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قضا / مسند امام احمد بن حنبل۔ جز اول۔ ص ۳۰۱ / آبِ کوثر۔ ص ۷۵
- ☆ ۳۔ مس (ماہنامہ) کانپور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ جولائی ۱۹۹۰۔ ص ۲۰۱ / محمد اقبال کیلانی۔ درود شریف کے مسائل۔ ص ۳۱ / محمد زکریا۔ فضائل درود۔ ص ۷۲ / ماہنامہ "نعت"۔ درود و سلام حصہ چہارم۔ مارچ ۱۹۹۰۔ ص ۳۰
- ☆ ۴۔ القول البدیع۔ ص ۱۳۸ / یس۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۲۰۲ / نزہۃ الناظرین۔ ص ۳۱ / آبِ کوثر۔ ص ۷۷ / علامہ نبہانی۔ فضائل درود۔ ص ۷۷
- ☆ ۵۔ علامہ نبہانی۔ فضائل درود۔ ص ۷۷ / ماہنامہ "نعت"۔ درود و سلام حصہ چہارم۔ ص ۳۲
- ☆ ۶۔ مدارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۵۷۹ / آبِ کوثر۔ ص ۷۵
- ☆ ۷۔ مس۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۲۰۳ (مضمون "درود و سلام نہ پڑھنے والوں کی حسرت ناک بدبختیاں")

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 أَنْزَلَ عَلَيْنَا
 الْقُرْآنَ الْعَرَبِيَّ
 مُبِينًا

☆ ۸ - القول البدیع - ص ۱۳۵ / فضائل درود (نبانی) ص ۵۷

☆ ۹ - آبِ کوثر - ص ۷۶

☆ ۱۰ - ترمذی شریف / حسن حصین (مترجم محمد ادریس) ص ۳۳۵

☆ ۱۱ - قَمَّا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ - الانبیاء - ۲۱: ۱۰۷

☆ ۱۲ - بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ - التوبہ - ۹: ۱۲۸

☆ ۱۳ - مستدرک حاکم - بحوالہ ”درود شریف کے مسائل“ - ص ۳۱

☆ ۱۴ - القول البدیع - ص ۱۳۶ / نیس - صلوة و سلام نمبر - ص ۲۰۱، ۲۰۲ / نبانی - فضائل

درود - ص ۵۶

☆ ۱۵ - سنن ابن ماجہ - ص ۶۵ / تفسیر ابن کثیر - جلد چہارم - ص ۳۰۱ / محمد برکت علی

لودھیانوی - محلون علی النبی - ص ۱۷



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ



مقرر، کاتب اور درود و سلام



حضور سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لے کر، سن کر، لکھ کر یا پڑھ کر درود و سلام کے سلسلے میں کسی غفلت یا کوتاہی کا مرتکب ہونے والا شخص کتنا بد قسمت ہے، احادیثِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روشنی میں اس کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ سب باتیں جانتے ہوئے بھی ہماری بد قسمتی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتی اور ہمارے مقرر، ہمارے ادیب اس معاملے میں احتیاط نہیں کرتے۔

حجازِ مقدس کے حکام اگرچہ زائرین اور حجاج کو محبتِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مظاہروں سے منع کرتے ہیں، وہاں موجود مطوعے اور شرطی اہل محبت کو روکتے ٹوکتے رہتے ہیں اور شرک و بدعت کے گیت گاتے نظر آتے ہیں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ حرمین شریفین کے خطیب اور محبتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بڑی حد تک بے بہرہ یہ لوگ بھی درود و سلام کے سلسلے میں غفلت نہیں برتتے۔ چنانچہ جمعۃ المبارک کے خطیبوں اور وقتاً فوقتاً حرمین میں تبلیغ کرتے رہنے والوں کا طریقہ یہ ہے کہ جتنی بار وہ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی لیتے ہیں یا کوئی خطاب استعمال کرتے ہیں، مختصر ترین صورت میں درود و سلام ”صلی اللہ علیہ وسلم“ ضرور کہتے ہیں۔ بلکہ صرف ”قَالَ“ یعنی ”فرمایا“ کہہ کر بھی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ یہ صورتِ حال ہمارے مقررین اور خطبا کے لیے قابلِ تقلید تو ہے ہی، اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو یہ ہمارے لیے شرمناک بھی ہے۔ کیونکہ جو لوگ محبت کے دعویدار ہوں، انھیں تو اس معاملے میں زیادہ اہتمام کی

اسی طرح ہم میں سے جو لوگ حضور حبیبِ کبریا علیہ التَّوْحِيدِ وَالسَّلَامِ کے نامِ نامی کے ساتھ درود و سلام نہیں پڑھتے یا نہیں لکھتے، وہ جہاں ایک نہایت مُؤکدہ فرض سے غفلت برتنے کا گناہِ کبیرہ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ وعیدوں کا مصداق بنتے ہیں، وہاں محدثینِ کرام کی رُوش کے بھی خلاف چلتے ہیں۔ آپ احادیثِ مقدسہ کی کتابیں اٹھا کر دیکھیے، جہاں جہاں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی یا خطاب آتا ہے، وہاں ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کہنے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اگر اس میں کسی کوتاہی کی گنجائش ہوتی تو حدیث کی کتابوں کا حجم بہت کم ہو جاتا۔ لیکن چونکہ انھیں اس کام کی اہمیت اور فرضیت کا احساس تھا، وہ کوتاہی نہیں کرتے، ہم کر گزرتے ہیں۔ اللہ ہمیں معاف فرمائے۔

علماءِ کرام نے جب یہ لکھا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی کے ساتھ درود و سلام پورا لکھا جائے، صلعم، صلعم یا ”“ نہ لکھا جائے تو معنی یہ تھا کہ لکھنے والا بھی درود و سلام نہ لکھنے کے گناہ کا مرتکب نہ ہو، پڑھنے والا بھی یہ گناہ نہ کرے۔ لیکن ہم نے یہ وتیرہ تو اختیار کر لیا ہے کہ جہاں کوئی ”“ لکھے، اس پر فتویٰ لگا دیتے ہیں لیکن جہاں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا ہے، وہاں خود پورا درود و سلام لکھنے میں بھی کوتاہی کر جاتے ہیں اور پڑھنے اور بولنے میں تو عام طور پر غفلت برتتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر مبارک آئے، مختصر درود و سلام ”صلی اللہ علیہ وسلم“ یا ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ یا ”صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم“ لکھا جائے۔ لیکن جہاں، مثلاً شعر میں یہ ممکن نہ ہو، وہاں لکھنے والا پورا درود و سلام خود پڑھے اور قاری کے لیے ”“ کا نشان ڈال دے تاکہ قاری یہاں غفلت کا شکار نہ ہو سکے۔ شعر پڑھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پورا شعر یا ایک مصرع پڑھنے کے بعد ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کہے۔ ”“ نہ

لکھنے کے فتوے پر عمل کرنے والوں میں سے کئی ایسے ہیں جو یہ نشان نہ ڈالنے کا حکم بھی مانتے ہیں اور درود شریف نہ لکھنے اور نہ پڑھنے کے بہت بڑے جرم کا ارتکاب بھی کرتے ہیں۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک یوں کر جاتے ہیں جیسے نعوذ باللہ کسی عام آدمی کا ذکر ہو۔ میری اس بات سے فتووں کا رخ تو میری جانب ہو سکتا ہے لیکن قارئین محترم سے التماس ہے کہ ایسے فتوے اری کرنے والوں کے عمل پر ضرور نگاہ رکھیں کہ ان میں سے کتنے ہر بار حضور سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے ساتھ تحریر اور تقریر میں درود و سلام اہتمام کرتے ہیں یا احادیث مبارکہ کی وعیدوں کا مصداق بنتے ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں، میں نے حضور حبیب خالق مخلوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے اور اسے آگ میں ڈالا جائے گا۔ بہت جلد دوزخ میں اس کے پیٹ کی آنتیں ہر نکل آئیں گی اور وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے ارد گرد چکر لگاتا ہے۔ اہل دوزخ اس کے گرد جمع ہو کر اس سے پوچھیں گے: اے فلاں! یہ تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتا تھا اور برائی سے منع نہیں کرتا تھا۔ وہ جواب میں کہے گا: میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا مگر خود میں عمل نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس برائی سے میں روکتا تھا۔ (۱) مطلب یہ ہے کہ آپ درود پاک کی اہمیت پر بیان دینے اور نمونہ لکھنے والوں پر نگاہ بھی رکھیں کہ ان میں سے کون اللہ اور اس کے رسول پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احکام و ارشادات پر عمل پیرا ہے اور کون بے عمل مبلغ بن کر جہنم میں تماشا بننے کی راہ پر چل رہا ہے۔

ماشیہ

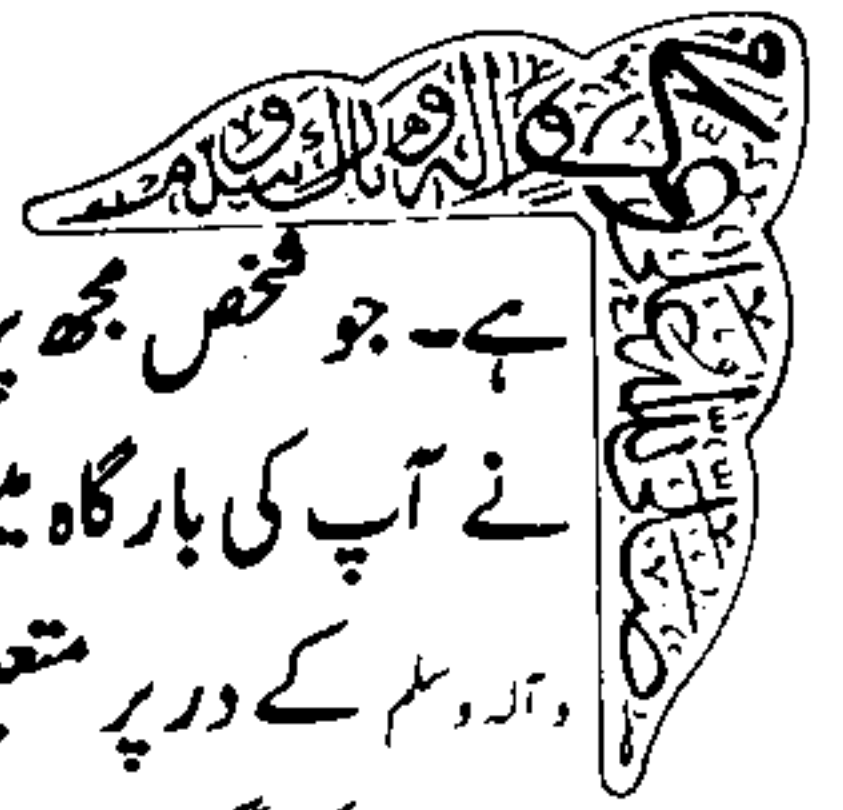




حضور صلی اللہ علیہ وسلم درود و سلام سماعت میں

حضور محبوبِ خالقِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ علامہ احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے چار باتیں لازم بتائی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ رحمت کرنے والا زندہ ہو، دوسری بات یہ ہے کہ جس پر رحمت مطلوب ہے، اس کے حال سے باخبر ہو، تیسری بات یہ ہے کہ اس تک اپنی رحمت پہنچانے کی قدرت اور اختیار بھی رکھتا ہو اور چوتھی بات یہ ہے کہ اس کے قریب بھی ہو۔ جب حضور سرورِ عالم و عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ضروری ہے کہ وہ ہر عالم کی ہر شے سے قریب بھی ہیں، اس کی ضرورتوں سے بھی واقف ہیں، اسے رحمت پہنچانے کی قدرت بھی رکھتے ہیں اور زندہ بھی ہیں۔ (۱)

پھر میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کے لیے رؤف و رحیم بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود بھی رؤف و رحیم ہے لیکن وہ سب کے لیے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رؤف و رحیم ہیں مسلمانوں کے لیے۔ یعنی اگر اُدھے سنگھ یا گنیش داس یا رابرٹ جان ہو تو وہ رافت اور رحیمی اللہ سے مانگے گا لیکن اگر مومن ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر جھولی پھیلائے گا۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے مجھے رافت اور رحم کی ضرورت ہو اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حال سے



ہے۔ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ فرشتہ مجھ سے کہے گا کہ فلاں کے بیٹے فلاں نے آپ کی بارگاہ میں اتنی مرتبہ درود بھیجا ہے۔ (۴) جب میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر متعین فرشتہ ساری مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت و صلاحیت سے بہرہ ور کیا گیا ہے تو ہمارے احوال کی گواہ اور ہمارے لیے رؤف و رحیم ہستی کیسے ہمارا ہدیہ درود و سلام خود سماعت نہ فرماتی ہوگی۔

جلاء الافہام (ابن قیم جوزی) القول البدیع، نسیم الریاض، سعادت الدارین، جواہر البحار، دلائل الخیرات، نزہۃ المجالس اور درۃ الناصحین میں اس مفہوم کی بہت سی احادیث مرقوم ہیں کہ اپنے امتیوں کا ہدیہ درود و سلام حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس سماعت فرماتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔

حواشی

☆ ۱۔ علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی۔ مقالات کاظمی۔ جلد اول۔ ص ۱۰۰-۱۰۲

☆ ۲۔ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَٰہِدًا۔ الاحزاب۔ ۳۳:۳۵

☆ ۳۔ سنن نسائی / سنن دارمی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضائلہ۔ حدیث نمبر ۶

☆ ۴۔ امام سخاوی علیہ الرحمہ نے ”القول البدیع“ میں علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے ”نسیم الریاض“ میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے ”حیات الانبیاء“ میں اور علامہ اسبہانی علیہ الرحمہ نے ”ترغیب“ میں یہ حدیث پاک نقل کی ہے (ماہنامہ میس۔ کانپور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۱۵۴)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حیوانات و نباتات اور درود و سلام

۴۷

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اور انسانوں میں سے جن کو حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتی ہونے کا شرف ملا ہے، ان کی خوش بختی کا کوئی جواب نہیں۔ لیکن حضور محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام تو عالمین کے لیے رحمت ہیں۔ وہ عالم جو ہمارے علم ہیں اور وہ عالم جو انسان کے علم میں ابھی نہیں آئے، سب کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ ہر جہان اور اس میں پیدا کی گئی ہر مخلوق جب حضور علیہ السلام دعا کی رحمت سے مستفید ہوتی ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رحمت کے گن کیوں نہ گاتی ہوگی۔ یہ بات ہمارے علم میں آئے یا ہمارا ناقص علم اس کا احاطہ نہ کر سکے، حضور محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر ہدیہ تشکر تو ہر جہان پیش کرتا ہوگا اور ہر جہان کی ہر مخلوق اس کام میں مصروف ہوگی۔

حیوانات کی بعض مثالیں لوگوں کے سامنے آئیں مثلاً ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک اعرابی مچھلی لایا جسے وہ تین دن تک پکاتا رہا تھا مگر اس پر آگ کا اثر نہیں ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استفسار پر مچھلی نے فصیح زبان میں حقیقت واقعہ بیان کی کہ شکاری مجھے جال میں رکھ کر اپنے گھر لے جا رہا تھا کہ میں نے آپ پر درود پڑھنا شروع کر دیا۔ اس درود

پاک کی برکت سے میرے بدن پر آگ کا اثر نہیں ہوا۔ (۱)
 وہ خاص اونٹ جس پر آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری فرماتے تھے
 غضباء تھا۔ یہ اونٹ جب بارگاہِ آقا و مولا علیہ التّجہ و التّوا میں حاضر ہوا تو فصیح عربی
 زبان میں سلام عرض کیا۔ پھر بتایا کہ جنگل کے جانور رات کے وقت میرے
 ارد گرد جمع ہو جاتے اور کہتے تھے۔ ”اسے نہ چھیڑنا“ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
 سواری ہے۔“ اس نے اللہ کے اس احسان پر شکر ادا کیا کہ وہ منزلِ مقصود پر
 پہنچ گیا ہے۔ پھر اس نے درخواست کی کہ مجھے جنت میں آپ کی سواری بنایا
 جائے اور میری پشت پر کوئی دوسرا کبھی سواری نہ کر سکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے اس کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور پھر وہ آپ کی سواری میں رہا اور
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے چند دن بعد اس نے جان دے
 دی۔ (۲)

محمد بن اسمعیل انطاکی نے اپنی کتاب ”مطلع الانوار فی الصلوٰۃ علی النبی
 المختار صلی اللہ علیہ وسلم“ میں نقل کیا ہے کہ عبد اللہ الروزبادی کہتے ہیں ’میں جنگل
 میں تھا۔ میرا اونٹ پھسلا تو میرے منہ سے لفظ ”اللہ“ نکلا۔ اس پر اونٹ نے
 کہا۔ ”اللہ و صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ“۔ (۳)

کتابوں میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جنگی سفر پر تھے راتے میں
 قیام فرمایا تو شہد کی ایک مکھی حاضر ہوئی اور گزارش کی کہ ہمارے پاس بہت سا
 شہد ہے لیکن ہم اٹھا کر لا نہیں سکتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے
 اللہ و جہ کو بھیجا وہ شہد لے آئے۔ مکھی پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آئی۔
 صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اب کیا کہتی ہے۔ فرمایا میں نے
 اس سے دریافت کیا ہے کہ شہد کس طرح اکٹھا کرتی ہو؟ اس نے بتایا ہے کہ ہم
 میں ایک سردار مکھی ہوتی ہے۔ اس کے حکم سے ہم پھلوں پھولوں سے رس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْقُرْآنَ عَلَیْكَ
 لِقَاءَ رَسُوْلِهِ یَوْمَ یُنزَلُ عَلَیْكَ
 الْوَحْیَ اَنْ تَقْرَأَهُ لِقَوْمٍ یَعْلَمُوْنَ
 اَنْ هُوَ الْحَقُّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنْ هُوَ
 الْحَقُّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنْ هُوَ الْحَقُّ

چوس چوس کر چھتے میں لاتی ہیں اور وہ اس پر درود پاک پڑھتی ہے۔ اس درود پاک کی برکت سے تمام پھلوں اور پھولوں کی تاثیر بدل کر شہد کی مٹھاس میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ (۴)

”شفاء القلوب“ ہی میں ہے کہ جب حضور فخر موجودات سرور کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ نے ایک ہرنی کو صحرا میں بندھا ہوا پایا اور اس ہرنی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے کھول دیں، میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آ جاؤں گی۔ حضور علیہ السلام و الصلوٰۃ نے فرمایا کیا تو واقعی ایسا کرے گی؟ تو ہرنی نے کہا، اگر میں لوٹ کر نہ آؤں تو مجھے قیامت کے دن ان لوگوں میں سے اٹھایا جائے جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام سن کر درود نہیں پڑھتے۔ (۵)۔۔۔۔۔

۴۹

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی سن کر درود سلام پیش نہیں کرتے، ان کا حشر تو حیوانات کو بھی قبول نہیں۔ (۶)

جہاں تک نباتات کا تعلق ہے، اس نوع کے سیکڑوں واقعات، حیوانات ہی کی طرح نباتات کے بھی ملتے ہیں کہ اس عالم کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت اور آپ کے مقام کی خبر تھی، اسی لیے زندہ درخت بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے پر چل کر اکٹھے ہو جاتے اور پھر جدا ہو جاتے تھے۔ (۷) اور پیڑ بچپن ہی سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر سجدے کرنے لگتے تھے۔ (۸) اور استن حنّانہ کی صورت میں خشک لکڑی، آپ کے فراق میں رونے لگتی تھی۔

(۹) جہاں تک درود خوانی کا تعلق ہے، نباتات و جمادات کے حوالے سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ کے اطراف میں گیا۔ راستے میں کوئی پہاڑ اور کوئی درخت ایسا سامنے نظر نہ آیا جس نے ”اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!“ نہ کہا ہو۔ (۱۰)

ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ جو جو عالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

رحمت سے مستفید ہوتا ہے، اس کے باسی آپ کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ پھر عالم انسانیت تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا زیادہ سزا وار رہا اور اب تک ہے، اور انسانوں میں سے چنے گئے لوگوں (اہل ایمان) پر تو درود و سلام فرض ہی کر دیا گیا۔ چنانچہ مسلمانوں کا اس راہ پر ثابت قدمی سے متواتر چلنا تو ان کی زندگی کا ساتھی ہونا چاہیے۔

حواشی

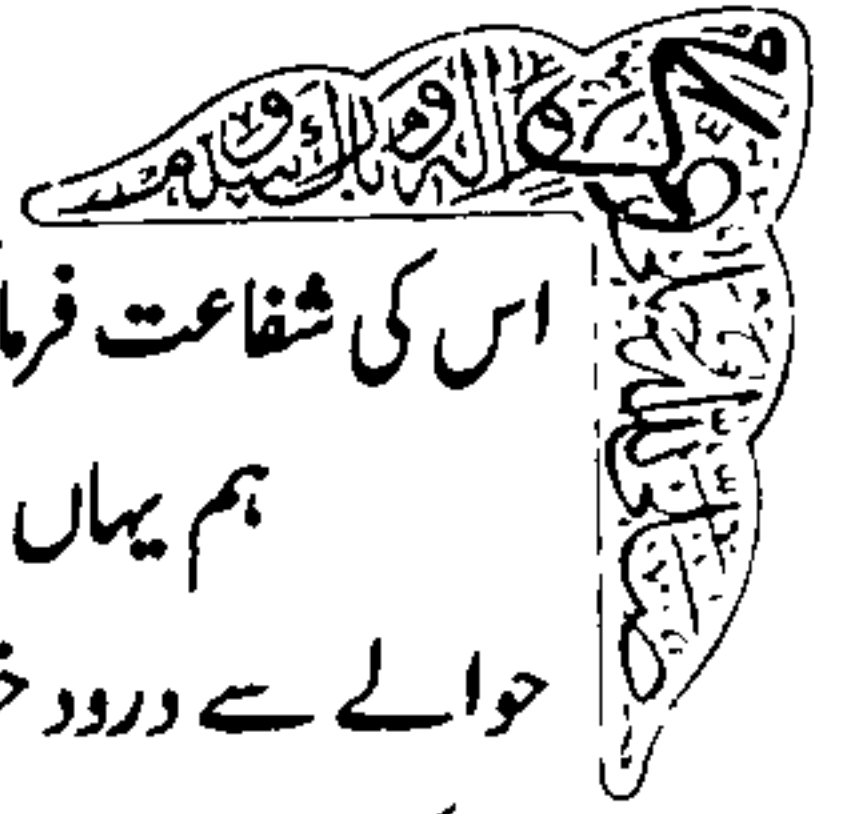
- ☆ ۱- نبی بخش حلوائی۔ شفاء القلوب۔ ص ۲۵۵، ۲۵۶
- ☆ ۲- معین واعظ کاشفی۔ معارج النبوت فی مدارج الفتوت۔ جلد سوم۔ ص ۶۰۱
- ☆ ۳- یوسف بن اسماعیل نبانی۔ سعادت الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم (اردو ترجمہ) ص ۱۰۶، ۱۰۵
- ☆ ۴- نبی بخش حلوائی۔ شفاء القلوب۔ ص ۲۳۶ / مفتی محمد امین۔ آب کوثر۔ ص ۱۷۸، ۱۷۹
- ☆ ۵- شفاء القلوب۔ ص ۲۸۷
- ☆ ۶- نعت (ماہنامہ) لاہور۔ درود و سلام حصہ سوم۔ دسمبر ۱۹۸۹۔ ص ۵۵ (مضمون از اظہر محمود)
- ☆ ۷- ملا معین واعظ کاشفی۔ معارج النبوت۔ جلد سوم (اردو ترجمہ) ص ۵۹۷ / شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اردو ترجمہ) ص ۱۶۲
- ☆ ۸- سیرت ابن ہشام (عربی) جلد اول مطبوعہ مصر۔ ص ۶۲ / ابن حجر بحوالہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم از شبلی۔ جلد اول۔ ص ۲۰۵، ۲۰۶ / اسوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جلد دوم۔ ص ۵۹ / علامہ جلال الدین سیوطی۔ خصائص الکبریٰ۔ جلد اول (اردو ترجمہ) ص ۱۵۲
- ☆ ۹- شرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۱۶۱ / سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد سوم از سید سلیمان ندوی۔ ص ۳۴۰
- ☆ ۱۰- محمد زمان نقشبندی۔ فضائل صلوٰۃ و سلام۔ ص ۱۱۶



دُرُودِ خَوَانُوں کے لیے تحفے

۵۱

جب ہم اپنے آقا و مولا علیہ السلام و اہل بیت کی بارگاہِ بیکس پناہ میں درود و سلام کا تحفہ پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی سنت بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں بھی مصروف ہوتے ہیں اور ایک باادب امتی ہونے کا حق بھی ادا کرتے ہیں۔ پھر ہمارا پروردگار ہم سے کیوں خوش نہ ہو گا اور حضور مختارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہم سے راضی کیسے نہ ہو جائیں گے۔ احادیث و سیر کی کتابوں میں ان بے شمار تحائف کا ذکر ملتا ہے جو درود خواں مومنوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ملائکہ مقربین کی طرف سے ملیں گے مثلاً اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے سارے کام اپنے ذمے لے لیتا ہے، فرشتے درود خواں کے لیے دعائیں کرتے ہیں، اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان نامہ لکھ دیا جاتا ہے، قیامت کے دن اسے عرش الہی کے سائے میں جگہ دی جائے گی، حوض کوثر پر اس پر خصوصی عنایت ہوگی، وہ پل صراط سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا، اسے دشمنوں پر فتح و نصرت نصیب ہوگی، لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے، اس کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کندھے سے چھو جائے گا، اسے جانکنی میں آسانی ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



اس کی شفاعت فرمائیں گے۔۔۔۔۔ اور بہت سے دوسرے تحائف و فوائد۔
ہم یہاں صرف سنن نسائی اور جامع ترمذی کی دو احادیث مبارکہ کے
حوالے سے درود خوانوں پر اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف سے دو ایسے تحفوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں دنیا و آخرت کے سب
فوائد سمٹ آئے ہیں۔

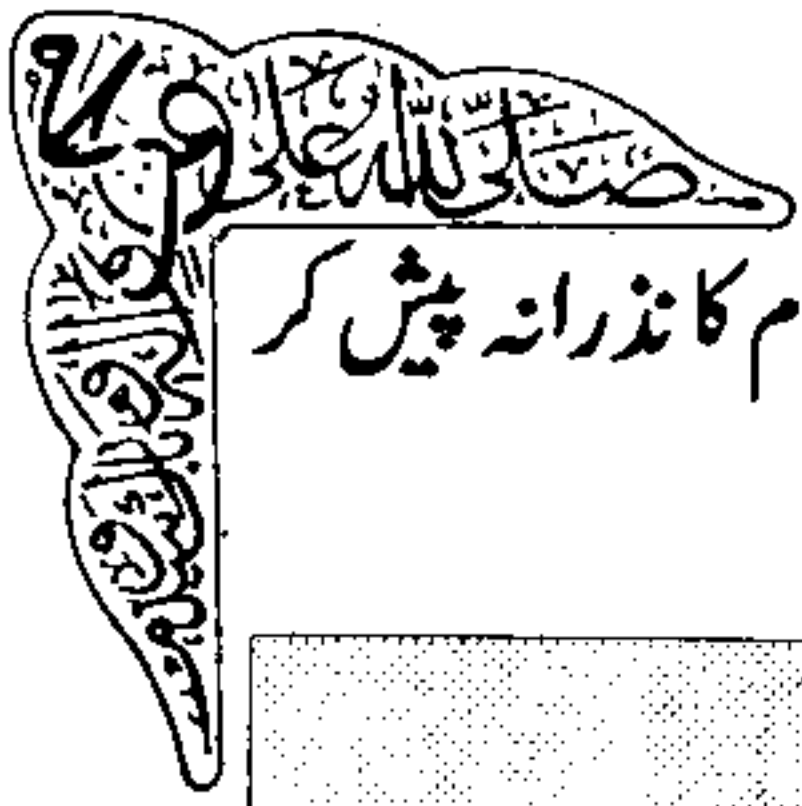
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، حضور رسول کریم علیہ السلام
نے فرمایا، جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس
رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کی دس خطاؤں کو معاف فرماتا ہے اور اس کے دس
درجات بلند کرتا ہے۔ (۱)

۵۲

دس رحمتوں کا نزول

یہ حدیث پاک ہم اکثر سنتے اور پڑھتے ہیں لیکن اس کے الفاظ اور ان
الفاظ کے معانی پر توجہ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک کام کا حکم دیا ہے
اور پہلے اس کی اہمیت بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اور اس کے فرشتے بھی یہ کام
کرتے ہیں۔ پھر اس کا یہ وعدہ سامنے آتا ہے کہ ہم ایک بار حضور رحمت ہر
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس رحمتیں نازل کرے
گا۔۔۔۔۔ تو ہمیں اندازہ کرنا چاہیے کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ سورۃ
الاعراف میں ہے۔ وَدَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ (۲) (اور میری رحمت ہر
چیز کو گھیرے ہوئے ہے)

غور فرمائیے کہ اللہ کی ایک رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے، ہر شے
پر محیط ہے، ہر چیز سے وسیع ہے تو اس کی دس رحمتیں کیا ہوں گی اور وہ جس پر
دس رحمتیں نازل کرنے کا ارشاد فرماتا ہے، اُسے کیا کچھ نہیں مل جائے گا۔ اس



آیہ مبارکہ کو سامنے رکھ کر سوچئے کہ آپ ایک بار درود و سلام کا نذرانہ پیش کر کے کتنی کمائی کر رہے ہیں۔

دس گناہوں کی معافی

ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے والا دس رحمتیں ہی نہیں کما رہا ہے، اپنے دس گناہوں کی معافی کا اعلان بھی سن رہا ہے۔ ہم اگر اپنے گریبانوں میں جھانکیں تو کیا ایسا نہیں ہے کہ ہم بعض ایسے ایسے گناہ بھی کر گزرتے ہیں کہ ان میں سے ایک ایک ہمیں جہنم رسید کرنے کے لیے کافی ہو۔ پھر ایک دفعہ درود پاک پڑھنے سے اللہ کریم جل شانہ نے دس گناہوں کی معافی کا جو وعدہ فرمایا ہے، ہو سکتا ہے یہ ایسے ہی گناہ ہوں کہ اگر معاف نہ ہوتے تو ہمیں دوزخ کی کسی گہری کھائی کے حوالے کر دیتے۔

دس درجات کی بلندی

درجے کے بارے میں بھی ہم اندازہ نہیں کرتے کہ وہ کیا ہے اور دس درجے بلند ہونا کیسا مقام ہے۔ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضور خیر الانام علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ تیرا اندازہ کیا کرو۔ جس کا ایک تیر بھی اللہ کے کسی دشمن کو لگ گیا، اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا۔ حضرت عبدالرحمان بن نحامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! درجہ کیا ہے؟ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، درجہ تمہاری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے۔ ایک درجے اور دوسرے درجے کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ (۳)

مطلب یہ ہے کہ ماں کی چوکھٹ پر تو آدمی جس وقت چاہے، چڑھ سکتا ہے، درجہ حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ اس کے لیے آدمی کو اللہ کی راہ میں

ہم کتنے خوش قسمت ہوں کہ درود و سلام کو وظیفہ زندگی بنا کر اللہ کی رحمتوں کے حقدار ہوتے جائیں، اپنے گناہ معاف کراتے جائیں، درجوں کی بلندی سے فاصلوں پہ فاصلے طے کرتے رہیں اور قیامت کے دن اللہ کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب کی وجہ سے بہت بڑا مقام پالیں۔ اللہ کریم توفیق عطا فرمائے!

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

جن نفوسِ قدسیہ نے اپنے آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایمان کی آنکھ سے دیکھا، وہ صحابی کھلائے اور ان کے مقام کو کوئی ولی، غوث، قطب، ابدال نہیں پاسکتا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ محبت کی نظر سے سرکارِ والا تبار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا کیا اثر رکھتا ہے اور خواب میں آقا و مولا علیہ التہجدات کی زیارت ایسی ہے جیسے واقعی کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ (۶)

اہلِ محبت امتی اکثر سوچتے ہیں کہ اگر وہ آقائے کائنات علیہ السلام و الصلوٰۃ کے زمانے میں ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے اظہار میں کیا کیا نہ کرتے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی خواہش انسان کو کیا کیا خواب نہیں دکھاتی اور اب انسان کی اس سے زیادہ کیا خوش بختی ہو سکتی ہے کہ وہ سویا ہوا ہو اور اس کے بخت جاگ اٹھیں۔ خواب میں حضور محبوبِ خداوندِ کریم علیہ التہجدات و الصلوٰۃ کی زیارت نصیب ہو جائے۔۔۔۔۔ اور، اس خواہش کی تکمیل کا قریب ترین راستہ بھی درودِ پاک کی کثرت ہے۔

بعض بزرگ اس مقصد کے حصول کی خاطر وظائف بتاتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ ایسے ہر وظیفے میں کسی صورت میں درودِ پاک کی کوئی خاص تعداد مقرر ہوتی ہے۔ لیکن میرے خیال کے مطابق یہ کرتے ہوئے اور

اس تمنا کو زبان بخشنے کے لیے چند بنیادی باتیں ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ نعوذ باللہ کسی معمول کو حاضر کرنے کی بات نہیں ہے۔ آپ اپنی تمنا کی تکمیل کے لیے درخواست کرتے ہیں، اس گزارش کو شرف قبولیت نصیب ہو جائے تو کیا کہنے لیکن خواب میں سرکارِ مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف لانا محض ان کا کرم ہے، نوازش و عنایت ہے۔

اس عنایت کے لیے کشتوں گدائی پھیلاتے وقت نیت یہ ہونی چاہیے کہ میں حضور مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم کا متمنی ہوں۔ اس کے لیے ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر سوئے، زیادہ سے زیادہ درود و سلام پیش کرے اور دیدار کی اس خواہش کو حق نہ سمجھے۔ اگر زیارت نصیب نہ ہو تو دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اعمال میں ابھی کوئی خامی ہے جس کی وجہ سے وہ اس سعادت کو ابھی تک پا نہیں سکا۔ دوسری بات یہ ہے کہ بعض اوقات تڑپ کا انداز اور محبت کا معیار بھی پرکھا جاتا ہے۔

اب دیکھیے نا، علامہ عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہِ مصطفوی (مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضری کے لیے گئے تو سرکارِ دو جہاں مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے نگران کے خواب میں تشریف لا کر جامی کا چہرہ دکھایا اور فرمایا کہ اس شخص کو مدینہ پاک میں داخل نہ ہونے دیا جائے، ایسا ہی ہوا۔ ”نسیما جانب بطحا گزر کن“ والے جامی کی کیفیتِ محبت کا احساس کرنا مشکل ہے، البتہ کچھ اندازہ تو کیا ہی جاسکتا ہے کہ ان پر کیا بیتی ہوگی۔ پھر انھوں نے صندوق میں بند ہو کر جانا چاہا تو سرکارِ مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق روک لیا گیا۔ جانوروں میں شامل ہو کر گزرنے کی کوشش کی تو اس میں بھی ناکامی ہوئی۔ نگرانِ طیبہ نے خواب میں اس کی وجہ دریافت کرنا چاہی تو آقا و مولا علیہ السلام و انھوں نے فرمایا کہ جامی محبت کی جس کیفیت میں حاضر ہونا چاہتا ہے، اس کی تڑپ میں کمی مطلوب

لیکن درود و سلام کی کثرت کرنے والوں پر، اور بہت سی نوازشوں کے ساتھ ساتھ یہ عنایت بھی فرمائی جاتی ہے۔ بلکہ کتابوں میں بہت سے واقعات ایسے ملتے ہیں کہ درود خوانی کی عبادت کے نتیجے میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالتِ بیداری میں بھی زیارت کی عظمت سے سرفراز فرما دیتے ہیں۔ ”ظاہر ہے کہ اس مقامِ بلند تک پہنچنے کے لیے زرا زبانی جمع خرچ کافی نہیں۔ دل میں مکین گنبدِ خضرا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے گہری محبت، اتباعِ سنت، ظاہری و باطنی گناہوں سے اجتناب اور بدرجہ اتم زیارت کا شوق۔۔۔

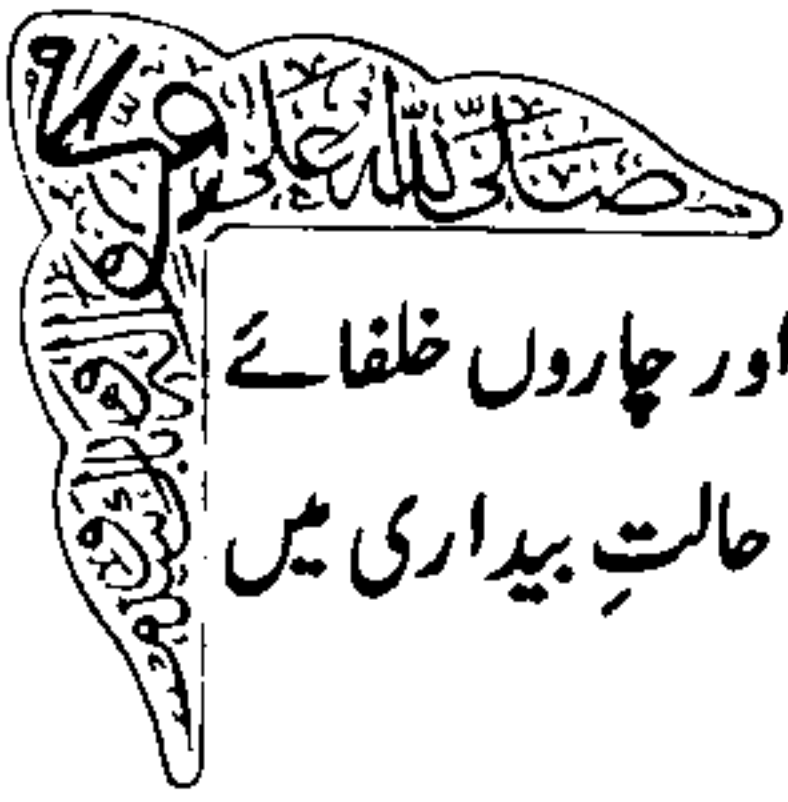
جب یہ سب چیزیں جمع ہوں، تب کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے۔“ (۷)

حضرت علامہ جلال الدین عبدالرحمان سیوطی علیہ الرحمہ کو ۳۵ بار یہ سعادت نصیب ہوئی کہ عالمِ بیداری میں اپنی آنکھوں سے افضل الانبیا خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ درود شریف کی کثرت کے باعث یہ دولتِ عظمیٰ حاصل ہوئی۔ (۸)

شیخ نور الدین شعرانی ہر روز دس ہزار اور شیخ احمد رواوی ہر روز چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس کا اثر یہ تھا کہ بیداری میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھتے اور آپ سے دین کی باتیں پوچھتے۔ (۹)

کہتے ہیں، ایک بار حضرت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری مدینہ طیبہ سے واپسی کے وقت مواجہہ شریف کے سامنے طلوعِ آفتاب کے بعد ہدیہ صلوٰۃ و سلام پیش کر کے اجازتِ رخصت کی استدعا کر رہے تھے کہ انھیں عالمِ بیداری میں حضورِ رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف ملا۔ (۱۰)

چودھری مظفر حسین کے والد ڈاکٹر نواب الدین روزانہ تین ہزار مرتبہ درود و سلام پڑھتے تھے۔ (۱۱) وہ باغبانپورہ لاہور کی ایک مسجد میں بعد نمازِ عشا چاندنی رات میں نہایت ذوق و شوق اور انہماک سے درود شریف پڑھنے میں



مشغول و منہمک تھے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چاروں خلفائے راشدین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تشریف لائے اور ڈاکٹر صاحب نے حالتِ بیداری میں زیارت کا شرف پایا۔ (۱۲)

”گلشن ابرار“ اور ”آثار احمدی“ میں ہے کہ ایک صاحب نے سید حمزہ شاہ قادری برکاتی کو ایک درودِ پاک دیا۔ انہوں نے رکھ لیا۔ اسی رات خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا۔ یہ بیدار ہوئے، غسل کیا، عطر ملا اور درود شریف پڑھنا شروع کیا، ابھی پڑھ ہی رہے تھے کہ حضور حبیبِ کبریا علیہ التمجید والثناء نے اپنے جمالِ جہاں آرا سے مشرف فرمایا اور شاہ صاحب نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیدار کیا۔ (۱۲)

محترمہ رضیہ لال شاہ صاحبہ درود و سلام کی کثرت کیا کرتی تھیں۔ انہیں تین مرتبہ حالتِ بیداری میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ تیسری دفعہ جنوری ۱۹۸۱ میں جب محترمہ حسبِ معمول گنگ محل گلبرگ لاہور کے لیکچر ہال میں بیٹھی مطالعہ کر رہی تھیں، آقا و مولا حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوة تشریف لائے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جلدی میں تھے اور محترمہ کو بھی جلدی چلنے کو فرمایا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑیں لیکن چند قدم چلنے کے بعد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے۔ اس واقعے کے تین دن بعد ۳۰ جنوری کو جمعہ کی نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے محترمہ نے رحلت فرمائی۔ (۱۲)

حواشی

☆ ۱۔ سنن نسائی۔ مشکوٰۃ شریف

☆ ۲۔ الاعراف۔ ۷: ۱۵۶

☆ ۳۔ ابن اثیر۔ اُسد الغابہ فی معرفت الصحابہ۔ جلد ششم (مترجم محمد عبدالشکور فاروقی) ص ۱۴۲

☆ ۴۔ جامع ترمذی / مشکوٰۃ شریف۔ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلہ۔ فصل دوم۔ حدیث

نمبرہ
 ☆ ۵ - نعت (ماہنامہ) لاہور۔ درود و سلام حصہ اول۔ اکتوبر ۱۹۸۹۔ ص ۵۰ "مضمون حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے قرب کا ذریعہ" از فیاض حسین چشتی نظامی)

☆ ۶ - بخاری شریف۔ کتاب التبغیر۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث

پاک

☆ ۷ - محمد شفیع مفتی۔ ذکر اللہ اور درود و سلام کے فضائل و مسائل۔ ص ۵۹

☆ ۸ - محمد عبدالمجید صدیقی۔ زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحالت بیداری۔ ص ۵۷

☆ ۹ - یوسف بن اسمعیل نبہانی۔ فضائل درود۔ ص ۳۰، ۳۱ (مترجم حکیم محمد اصغر فاروقی)

☆ ۱۰ - تذکرہ شاہ جماعت۔ ص ۲۴۲ بحوالہ زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحالت بیداری۔ ص

۶۷

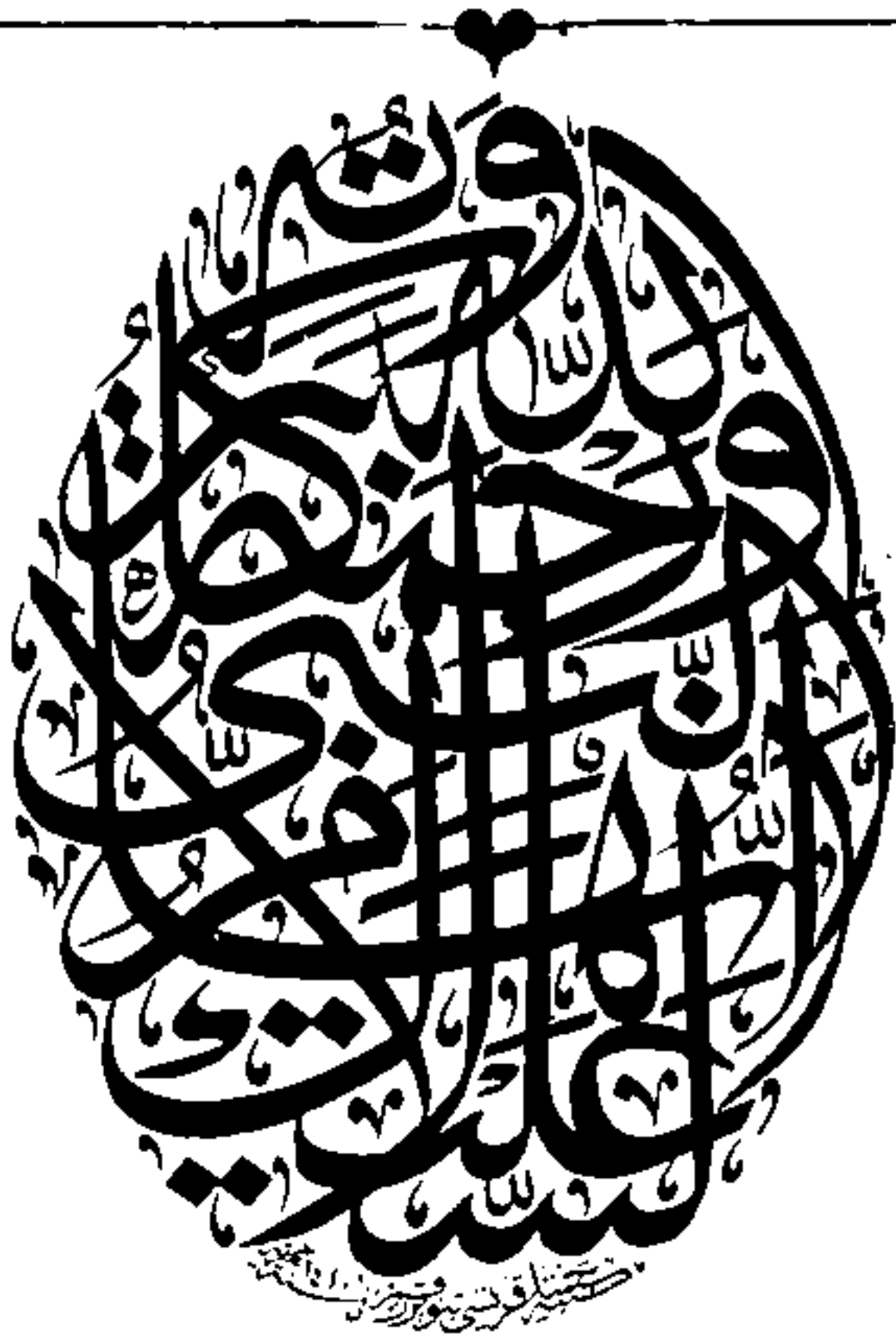
☆ ۱۱ - سلسبیل (ماہنامہ) لاہور۔ سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمبر۔ ۱۹۸۱۔ ص ۳۷

☆ ۱۲ - زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحالت بیداری۔ ص ۱۰۲

☆ ۱۳ - طفیل احمد صدیقی۔ برکات مارہرہ۔ ص ۵۷

☆ ۱۴ - درود شریف کے فوائد۔ ص ۶۵، ۶۶ (کتاب محترم فیاض حسین چشتی نظامی نے مرتب کی ہے

لیکن اس پر ان کا نام پتا نہیں ہوتا)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

دُرُودِ سَلَام

ہر بیماری کی شفا

دوسری بہت سی خصوصیات، فوائد اور فضائل و برکات کے ساتھ درود و سلام کی کثرت انسان کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہے۔ جہاں اس ذریعے سے مسلمان روحانی مدارج و منازل طے کرتا ہے، وہاں ہر جسمانی تکلیف یا خامی کا انسداد بھی خالق حقیقی اور ملائکہ مقربین کی اس سنت میں مضمر ہے۔۔۔۔۔ درودِ پاک سے جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہوتا ہے، شافی و کافی علاج۔ (۱)

بزرگوں نے خاص صیغوں کے بعض درود شریف کے بارے میں لکھا ہے کہ کسی خاص تعداد میں پڑھا جائے تو فلاں مرض ان شاء اللہ دور ہو جائے گا اور عام طور پر یہی ہوتا ہے۔ لیکن پڑھنے والے کو اپنی غلطیوں خامیوں کا بھی احساس ہونا چاہیے۔ ان خامیوں کی وجہ سے حصولِ شفا میں کچھ تھوڑی بہت تاخیر بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اپنا مقصد حاصل کر لینے کے بعد درودِ پاک پڑھنا ختم کر دینا بھی سخت نامناسب ہو گا۔ ایسا ہو تو بدول نہیں ہونا چاہیے اور درودِ پاک کا ورد چھوڑ نہیں دینا چاہیے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات ہو گی کہ آپ کو ضرورت پڑے تو درود و سلام پڑھنا شروع کر دیں اور حاجت فوری طور پر پوری نہ ہو، یا اس میں کچھ تاخیر ہو جائے یا حاجت پوری ہو جائے تو

اس وظیفہ خداوندی سے قطع تعلق کر لیں۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ سرزد کرائے جس سے اس کی ناراضی کا خدشہ ہو۔ آمین!

دل، آنکھوں اور بدن کے ہر مرض کا علاج

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دل، آنکھوں اور بدن کے کسی مرض میں مبتلا نہ ہوں تو ”درودِ شفا“ کا وظیفہ اختیار کر لیں۔ اگر خدا نخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہو جائیں تو فجر کی نماز کے بعد اور سونے سے پہلے ”درودِ شفا“ کی ایک ایک تسبیح پڑھ لیں، ان شاء اللہ چند دنوں میں شفا پائیں گے۔

آج کل دل کا مرض عام ہے۔ دل دھڑکنے، دل بڑھنے، دل بیٹھنے، دل ڈوبنے کے کئی قسم کے امراض آج کی دنیا کو لاحق ہیں۔ مولانا نبی بخش حلوائی لکھتے ہیں کہ دل کے مریض کے لیے درودِ شفا ۳۱۵ بار پڑھنا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ شفا دے گا (۲)

بعض صورتوں میں درود خوانی میں عدد کی بھی بہت اہمیت نظر آتی ہے۔ ایک جوان جو بد قسمتی سے نابینا ہو گیا تھا، حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی۔ خواجہ صاحب نے فرمایا، میاں! درود شریف پڑھا کرو۔ کہنے لگا، درودِ پاک تو میں پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تو درود شریف بھی پڑھے اور تیری آنکھیں روشن نہ ہوں۔ جب اس نے نو لاکھ پورے کیے تو خداوندِ کریم نے اسے بینائی عطا فرمادی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ صاحبزادگانِ مہاروی کے اقربا میں سے ایک شخص نابینا ہو گیا تھا، اس نے بھی درود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کیا۔ ایک ماہ میں بینائی مل گئی۔ (۳)

آنکھوں میں سُرمہ ڈالتے وقت ”درودِ کمالیہ“ پڑھنے سے آنکھیں ہر

قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں (۴)۔ صاحبزادہ محمد ابوالحسن کہتے ہیں، صلوة کمالیہ تمام امراض میں پڑھ کر دم کریں۔ مفید اور مجرب ہے۔ (۵) جس کی آنکھیں دکھتی ہوں، وہ سات بار یہ درود پاک پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۶)

۲۳

(ترجمہ۔ یا اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ہمارے آقا و مولا ہیں اور نبی امی ہیں، درود برکتیں اور سلام بھیج)۔

چنبیل کا علاج

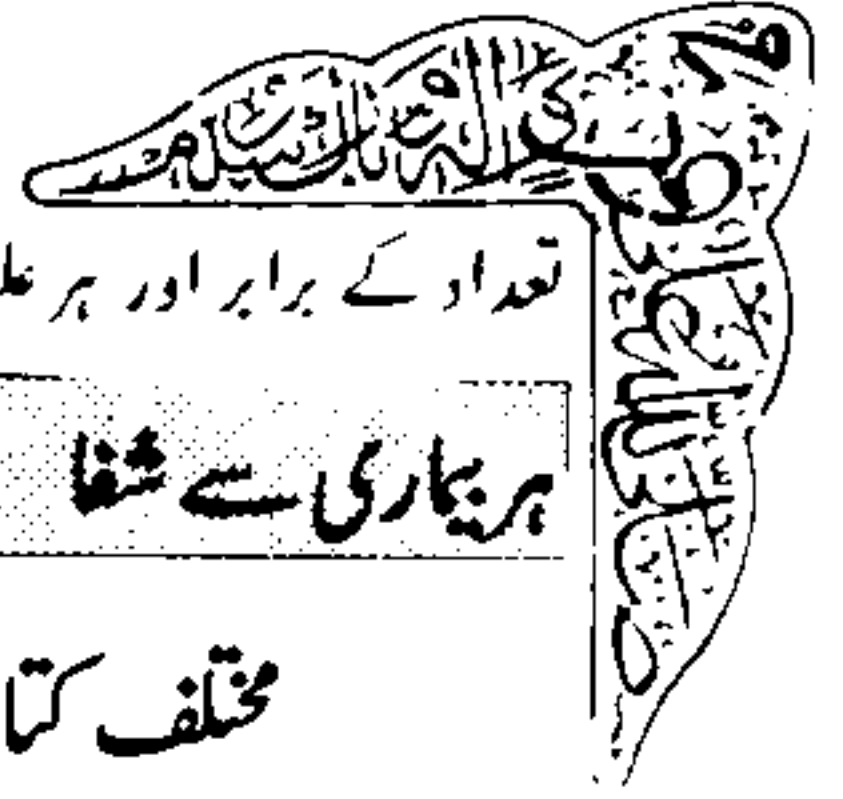
”درود ہزارہ“ ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر مٹی کے پاک ڈھیلے پر یا پتھر پر چونک کر چنبیل یا کسی بھی لا علاج پھوڑے پر لگا دیں تو درود پاک کی برکت سے شفا ہو جائے گی (۷)۔

وبایا آسمانی آفت سے بچاؤ

کسی علاقے میں کوئی وبا یا آفت آجائے، سیلاب یا کسی اور اجتماعی مصیبت کا عمل دخل ہو تو درج ذیل درود پاک علاقے بھر کو محفوظ کر دے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ وَبِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ وَشِفَاءٍ (۸)

(ترجمہ۔ اے اللہ! درود اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر، ہر بیماری پر اور اس کی دوائی



تعداد کے برابر اور ہر نعت اور اس کی شفا کے برابر)

ہر بیماری سے شفا

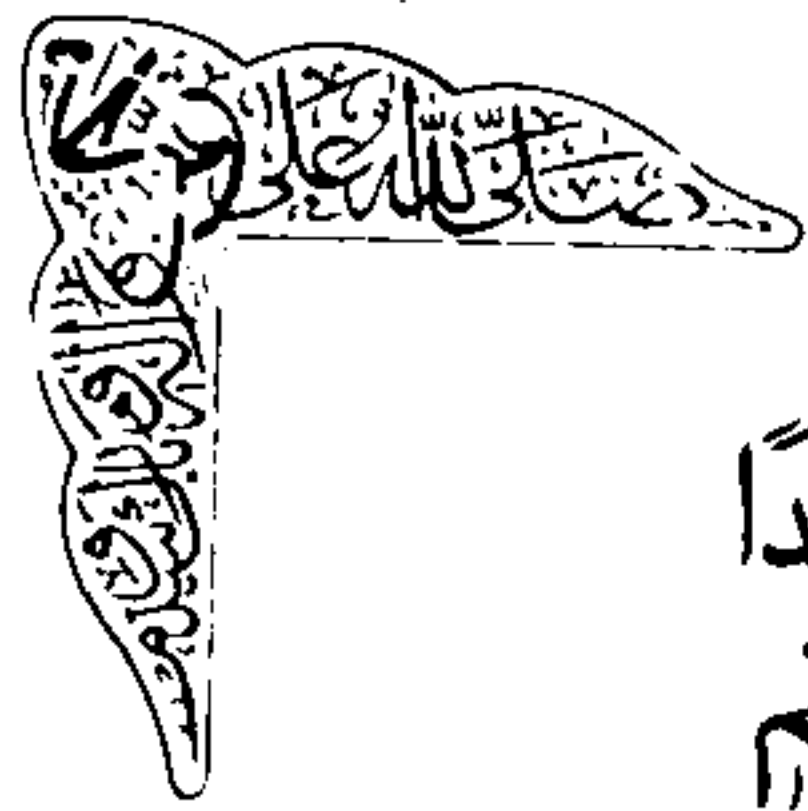
مختلف کتابوں میں تحریر ہے کہ بیماریوں سے شفا کے لیے درودِ قدسی، درودِ شفا، درودِ مقدس، درودِ اول اور درودِ طیب تیرہ ہدف ہیں۔۔۔۔۔ اور ہمارے تجربے میں ہے کہ اگر مریض یا اس کا ایک آدھ عزیز پڑھنا چاہے تو درودِ شفا پڑھے اور اگر خوش قسمتی سے تمام اہل خانہ درودِ خواں ہوں یا مریض سے اتنی نجات کرتے ہوں کہ اس کے لیے تندرستی کے خواہش مند ہوں تو حلقے کی صورت میں بالعموم بعدِ نمازِ عشا اور بالخصوص جمعۃ المبارک کو بعدِ نمازِ عصر کوئی بھی درودِ پاک اس مقصد کے لیے پڑھیں تو مریض شفایاب ہو جائے گا۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام اہل خانہ ایک ہی درودِ پاک پڑھیں۔

میرے دوست پروفیسر خلیل احمد نوری (وارث کالونی، لاہور) کا چھوٹا بچہ ٹی بی کی بڑی تکلیف دہ سیج پر تھا، حلقہ درودِ پاک کی برکت سے صحت یاب ہو گیا۔ **فَلِلَّهِ الْحَمْدُ!**

اگر سب اہل خانہ درودِ شفا پڑھ سکیں تو سبحان اللہ، ورنہ کوئی ایسا درود جس میں درود بھی ہو، سلام بھی، پڑھا جائے۔ بچوں اور بچیوں کی حلقہ درودِ پاک میں شرکت مریض کو بہت جلد صحت کی وادی میں پہنچا دیتی ہے۔

امام شرف الدین محمد بن سعید بو صیری قدس سرہ العزیز کو فالج ہو گیا جس سے آدھا دھڑ بیکار ہو کر رہ گیا۔ آپ نے قصیدہ بردہ لکھا۔ خواب میں حضور شانی بیمار ان عالم سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ قصیدہ سماعت فرمایا اور مفلوج بدن پر ہاتھ پھیرا تو بیداری پر بالکل تندرست تھے (۹)

مدینہ طیبہ میں میلادِ پاک اور نعتِ پاک کی جتنی محفلیں ہوتی ہیں، ان کا آغاز قصیدہ بردہ کے چند اشعار سے ہوتا ہے جو سب مل کر پڑھتے ہیں۔ سب



سے پہلے یہ شعر پڑھا جاتا ہے:

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(ترجمہ۔ اے میرے مالک! ہمیشہ ہمیشہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیج

جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں)۔ (۱۰)

قصیدہ بردہ کے آخری دو شعر یہ ہیں:

وَأَذِنَ لِسُحْبِ صَلَاةٍ مِّنكَ دَائِمَةً
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍ وَمُنْسَجِمٍ
وَالْأُلَّالِ وَالصَّحْبِ ثَوِّ التَّابِعِينَ لَهُمْ
أَهْلِ التَّقَىٰ وَالنُّقَىٰ وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

(ترجمہ۔ اور! یا اللہ! تو اپنے پاس سے اپنے خاص درود کے بادلوں کو اجازت دے کہ ہمیشہ

ہمیشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برستے رہا کریں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل، صحابہ کرام

اور تابعین عظام پر کہ وہ سب کے سب اہل تقویٰ و طہارت اور اصحابِ علم و کرم تھے)۔ (۱۱)

اب دنیا بھر میں قصیدہ بردہ شریف کو شفا کے لئے بھی پڑھا

جاتا ہے۔ ہر لاعلاج مرض کے لئے اس قصیدہ مبارکہ کو پڑھنا تیرا بہتر علاج

ہے۔ قصیدہ بردہ پڑھنے سے پہلے اور قصیدہ مبارکہ پڑھنے کے بعد سترہ سترہ مرتبہ

یہ درود سلام پڑھا جائے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(ترجمہ۔ یا اللہ! درود برکت اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی

ای ہیں اور ان کی آل پر

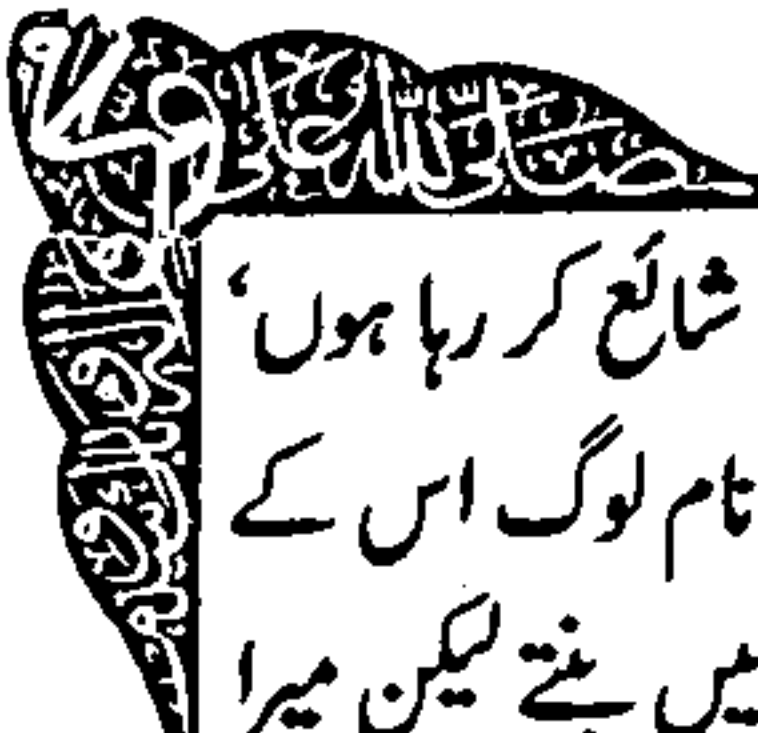
حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ کو گلے کی تکلیف تھی۔ آواز تک نہیں نکلتی تھی، پروفیسر سلاح الدین محمد الیاس برنی (۱۲) کے نام ۱۳ جون ۱۹۳۶ کے ایک خط میں (۱۳) اپنی صحت کا راز یہ بتایا کہ ۳۰۔ اپریل کی رات تین بجے سرسید احمد خاں نے خواب میں علاج بتایا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گزارش کرو۔ علامہ اقبال نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں فارسی نظم میں عرض داشت پیش کی جس میں امام بصیری کے حوالے سے (۱۴) گزارش کی تو انھیں صحت مل گئی۔

۲۶

تنگی معاش کا علاج

امام سخاوی رحمہ اللہ نے ”القول البدیع“ میں ایک حدیث شریف نقل کی ہے کہ ایک شخص نے فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی تو حضور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو کوئی گھر میں موجود ہو یا نہ ہو، ”السلام علیکم“ کہو اور پھر مجھ پر سلام عرض کرو۔ **السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ** اور ایک مرتبہ ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ پڑھو۔ اس شخص نے یہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کشادہ کر دیا حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے فائدہ پہنچا۔ (۱۵)

اور۔۔۔۔۔ میں اور میرے وہ احباب جو بالالتزام ہر چاند کی بارہویں تاریخ کو کسی گھر میں اکٹھے ہو کر بھی حلقہ درود پاک قائم کرتے ہیں اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ بھی حلقے کی صورت میں بیٹھ کر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری بہت سی مصیبتوں، مشکلوں، پریشانیوں سے بھی نکل آتے ہیں اور رزق کی فراخی سے بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ ہمارے جاننے والے اس حقیقت سے آگاہ ہیں۔ میں جنوری ۱۹۸۸ سے ماہنامہ ”نعت“



کا ۱۲ صفحات کا ہر شمارہ پوری باقاعدگی اور اہتمام کے ساتھ شائع کر رہا ہوں، اس کے لیے کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ اشتہار دے، برائے نام لوگ اس کے خریدار ہیں، میرے بہت قریبی دوست تک اس کے خریدار نہیں بنتے لیکن میرا ایمان ہے کہ درودِ پاک سے تعلق مجھے دیگر بہت سے کاموں کے ساتھ اس کام میں بھی پریشانیوں سے بچائے ہوئے ہے۔ درود و سلام ایسا ہی وظیفہ ہے۔ جس کا جی چاہے، آزما کر دیکھ لے۔

حواشی

☆ ۱- نعت (ماہنامہ) لاہور۔ درود و سلام حصہ سوم۔ دسمبر ۱۹۸۹ (مضمون از شمیم اختر)

☆ ۲- نبی بخش حلوائی۔ شفاء القلوب۔ ص ۲۶۰

☆ ۳- خاتم سلیمانی۔ ص ۱۳۹

☆ ۴- شفاء القلوب۔ ص ۱۹۲

☆ ۵- فلاح الدارین۔ ص ۲۵۹

☆ ۶- شفاء القلوب۔ ص ۲۴۸ (اور تجربات و مشاہدات)

☆ ۷- شفاء القلوب۔ ص ۲۴۵

☆ ۸- شفاء القلوب۔ ص ۱۹۵ (اور مشاہدات)

☆ ۹- فضل احمد عارف۔ برکاتِ بردہ۔ ص ۳۷، ۳۸

☆ ۱۰- قصیدہ بردہ شریف مترجم۔ مطبوعہ تاج کپنی۔ ص ۱ / طفیل احمد اسلاوی۔ تسکین القلوب۔ ص

۶ / برکاتِ بردہ۔ ص ۱۰۰ / مبارک علی شاہین۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۳۶

☆ ۱۱- برکاتِ بردہ۔ ص ۲۱۰، ۲۱۱

☆ ۱۲- معرکہ الآرا کتاب ”قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ“ کے مؤلف جن کا مجموعہ نعت ”معرضہ“

کے نام سے چھپ چکا ہے۔

☆ ۱۳- عطاء اللہ، شیخ۔ اقبال نامہ۔ حصہ اول۔ ص ۴۱۴ / راجا رشید محمود۔ اقبال و احمد رضا۔ ص

☆ ۱۴- محمد اقبال۔ مثنوی پس چہ باید کرد۔ ص ۷۱

☆ ۱۵- آبِ کوثر۔ ص ۵۵



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُرُودُ وَّسَلَامٍ حُسْنِ اٰخِرَتِ كَا ذَرِیْعَةُ

۶۸

ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ اس کی آخرت اچھی ہو، اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کی سند حاصل جائے، قیامت کے دن سُرخروئی اور کامیابی اس کا مقدر ٹھہرے، وہ جنت و حقدار بن جائے۔ اسی مقصد کی خاطر وہ اُن کاموں کا اہتمام کرتا ہے جن کا دیا گیا ہے، اور اُن کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے جن سے منع کیا ہے۔ ترمذی شریف کی ایک حدیث مبارکہ میں حُسْنِ اٰخِرَتِ کی خواہش تکمیل کا ذریعہ درودِ پاک کو کہا گیا ہے۔ جب ہمارے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو درودِ پاک پر زیادہ درود و سلام بھیجتا رہا ہو گا، (۱) تو اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ اُخروں کی کامیابی کی ضمانت یہ نسخہ کیمیا ہے۔

معارض النبوت فی مدارج الفتوت، القول البدیع، سعادت الدارین
دوسری بہت سی کتابوں میں ایسے کئی واقعات موجود ہیں جن میں درودِ پاک پڑھنے والے مکرم حضرات کسی نہ کسی شخص کو خواب میں ملے اور اپنے حُسْنِ اٰخِرَتِ کا ذریعہ درود و سلام بتایا۔ یہ واقعات ایمان افروز ہیں اور پڑھنے سننے والوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن میرے نزدیک یہی بات کافی ہے کہ میرے

صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود فرمایا ہے کہ درود شریف پڑھنے والے قیامت کے دن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قریب ہوں گے اور درود پاک کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنے والا زیادہ قریب ہوگا۔ حُسنِ آخرت کی انتہا تو قُربِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے، جب اس کی نوید مل گئی تو اور کیا کسر رہ گئی۔

حاشیہ

۱۵۱- مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قضا۔ فصل دوم

صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

انور کننا ہر گاروں کی بخشش کے واسطے
حق نے عجزِ بے کمال اور دُکا

انور فیروز پوری



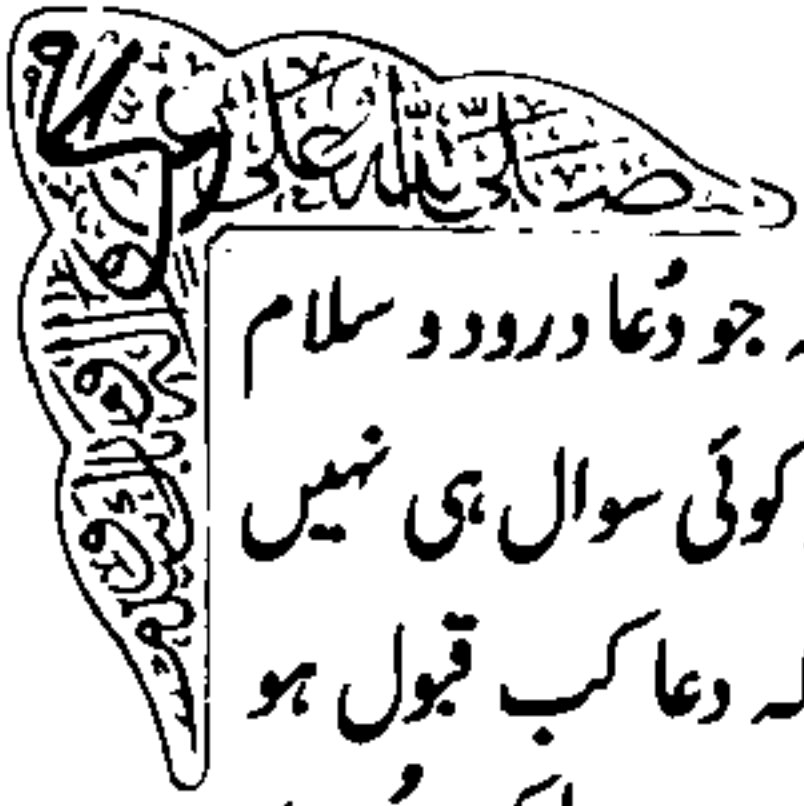
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرُودٌ وَسَّلَامٌ - قَبُولِيَّتُ عَاكَا وَاحِدٌ وَسَلِيَّةٌ

۷۰

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا، اس نے نماز پڑھی اور دُعا مانگی۔ حضور رسولِ کریم علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا، تو نے عجلت سے کام لیا۔ جب نماز پڑھ لی تھی تو بیٹھ کر اللہ کی تعریف بیان کرتا، مجھ پر درود بھیجتا اور پھر دُعا مانگتا۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا، اس نے پہلے نماز پڑھی، پھر اللہ کی حمد کی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دُعا کر، تیری دُعا قبول ہوگی۔ (۱) ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نماز کے بعد اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر حضور آقا و مولا علیہ السلام پر درود بھیجا، پھر اپنے لیے دُعا مانگی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مانگ تجھے دیا جائے گا، مانگ تجھے دیا جائے گا (۲)

حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے جب تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے (۳) اسی لیے علماء متقدمین نے لکھا ہے کہ دُعا کے آغاز میں اور دُعا کے آخر میں درود شریف پڑھیں۔ درود شریف کی قبولیت میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی سے بعید ہے کہ وہ پہلا اور آخری حصہ تو قبول فرمائے اور درمیانی حصہ چھوڑ دے۔



دُعا کے سلسلے میں ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو دُعا درود و سلام کی معیت میں کی جائے اس کے منظور و مقبول نہ ہونے کا تو کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ البتہ بعض پہلو قابل لحاظ ہیں کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ دعا کب قبول ہو گی۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس کی فوری قبولیت کے خواہش مند ہوں لیکن اُس کا کچھ عرصے کے بعد قبول ہونا ہمارے لیے زیادہ فائدہ مند ہو۔ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ ہم نادانستگی میں کوئی ایسی دعا کر بیٹھتے ہیں جس کا قبول ہونا بظاہر ہمارے لیے سود مند نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا، اس صورت میں اللہ کریم اس دعا کو اس صورت میں قبول فرماتا ہے جو ہمارے لیے کسی طرح نقصان رساں نہ رہے، ہر حیثیت سے فائدہ مند ہو۔

اصل میں کوئی بھی دعا مانگتے وقت اول و آخر درود و سلام پڑھنے کے بعد وہ معاملہ پورے یقین و اعتماد کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر چھوڑ دینا چاہیے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ کے مطلوبہ معاملے میں آپ کی بہتری کا نتیجہ سامنے نہ آئے۔ آزمائش شرط ہے۔

حواشی

☆ ۱۔ جامع الترمذی۔ المجلد الثانی۔ ص ۱۸۶ / سنن التسائی۔ المجلد الاول۔ ص ۱۳۹ / سنن ابی داؤد۔

المجلد الاول۔ ص ۳۰۸

☆ ۲۔ جامع الترمذی۔ المجلد الاول۔ ص ۷۶

☆ ۳۔ ماہنامہ یس کا پور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۲۰۸

وَاللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَىٰ آلِهِ
وَعَلَىٰ مَنْ تَرْضَىٰ
مَجْلِسًا

دُرُودِ پَاکِ کِتَابِ پُرْھٰنَا چاہئے

سُننِ ابْنِ ماجہ میں حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، جو کچھ وہ درود میں کہتا ہے، فرشتے وہی اس پر بھیجتے ہیں، اب انسان کو اختیار ہے کہ مجھ پر درود کم پڑھے یا زیادہ۔ (۱)

جامع ترمذی میں ہے، حضرت اَبی ابنِ کعب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں، آپ فرمائیں کہ میں اس کام کے لیے کتنا وقت مقرر کر لوں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مَا شِئْتَ (جتنا تم چاہو)۔ میں نے عرض کیا، چوتھائی وقت؟ فرمایا! مَا شِئْتَ۔ فَإِنَّ زَيْنَتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ (جتنا چاہو لیکن اگر زیادہ کر لو تو تمہارے لیے بہتر ہے) میں نے عرض کیا، نصف وقت؟ فرمایا، تمہاری مرضی مگر اور زیادہ کر لو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سارا وقت آپ پر درود ہی نہ بھیجا کروں۔ فرمایا ایسا ہوگا تو سب غموں سے آزاد ہو جاؤ گے، تمہارے سب دلدر دور ہو جائیں گے اور تمہارے سب گناہ ختم کر دئے جائیں گے۔ (۲)

غور فرمائیے تو یہ حدیث پاک درود و سلام کی اہمیت اور اس کے فضائل و فوائد کے ساتھ ساتھ ہمارے گریبانوں سے متعلق ہے۔۔۔۔۔۔ کہ ہم اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور دیکھیں کہ ہم محبت رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کرنے والے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر، سن کر، یا پڑھ

کریا لکھ کر درود و سلام کا ہدیہ بھیجنے میں کسی کو تاہی کے مرتکب تو نہیں ہوتے اور پھر درود خوانی کے لیے کتنا وقت نکالتے ہیں۔

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ پہلے ہی کثرت سے درود پڑھتے تھے پھر بھی ہر بار آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انھیں یہ نوید سنائی کہ اگر اور زیادہ وقت درود خوانی کے لیے مختص کر لو گے تو تمہارے لیے اور بہتر ہوگا۔ پھر ہمہ وقت درود پڑھنے کے عمل کی پذیرائی جس طرح فرمائی گئی اور جس طرح دنیا اور آخرت کی ہر پریشانی سے نجات کا اعلان فرمایا گیا۔۔۔۔۔ خدا کرے ہم اس سے سبق سیکھیں اور ہمارا کوئی لمحہ درود خوانی سے محروم نہ رہے۔

۷۳

مشہور اہل حدیث عالم پرفیسر ابو بکر غزنوی درود شریف کے فوائد و فضائل پر ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ تعالیٰ کو جب ان کے شیخ عبد الوہاب متقی علیہ الرحمہ نے مدینہ منورہ کی زیارت کے لیے رخصت کیا تو فرمایا، عبدالحق! اس بات کو سمجھو اور پتے باندھ لو کہ اس سفر میں فرائض ادا کرنے کے بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف سے بہتر کوئی عبادت نہیں ہے۔ اپنے تمام اوقات اسی پر صرف کرنا اور کسی بات میں مشغول نہ ہونا۔ شیخ عبدالحق نے عرض کیا کہ کوئی تعداد مقرر فرما دیجیے۔ فرمایا، بے حد حساب پڑھو، ہر وقت درود تمہاری زبان پر جاری ہو، اور اس کے انوار میں ڈوب جاؤ۔ (۳)

حواشی

- ☆ ۱۔ سنن ابن ماجہ۔ ص ۶۵۔ بحوالہ ”مصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ از ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی۔ ص ۱۷
- ☆ ۲۔ جامع ترمذی بحوالہ۔۔۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ فصل دوم
- ☆ ۳۔ ماہنامہ ”نعت“ لاہور۔ درود و سلام حصہ دوم۔ نومبر ۱۹۸۹۔ ص ۲۰، ۲۱



دُرُودِ خَوَانِی میں ۱۰۰ کی اہمیت

اسلامی تعلیمات میں عدد کی اپنی اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک دن کو ہزار سال کے برابر فرمایا ہے (۱) اور ایسے دن کا ذکر فرمایا ہے جو ہمارے پچاس ہزار سال کے برابر ہے (۲) اللہ کریم نے ایک رات کو ہزار مہینے سے بہتر ارشاد فرمایا ہے (۳) احادیث مبارکہ میں بھی عدد کی بڑی اہمیت ہے۔ مختلف احکام میں 'مختلف معاملات میں عدد کی کوئی نہ کوئی صورت نظر آتی ہے اور جہاں جو عدد فرمایا گیا ہے، اسی کی اہمیت ہے۔

دروِ پاک کے حوالے سے دیکھیں تو بھی عدد کی بڑی اہمیت نظر آتی ہے کہ ایک بار درود شریف پڑھنے سے کس تعداد میں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ (اسی کے پیش نظر بزرگانِ دین نے کسی خاص تعداد میں درود شریف پڑھنے کے بعض فوائد نقل کیے ہیں)

نسائی شریف کی ایک حدیث مبارکہ کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے کہ جو شخص ایک بار درود و سلام پیش کرتا ہے، اس کے کھاتے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں (۴) اس میں ایک اور دس کے اعداد خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ ایک روایت میں ہے، جو مومن جمعہ کے دن ایک بار درودِ پاک پڑھے گا، اللہ

تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہزار ہزار بار اس پر رحمت نازل فرمائیں گے، ایک ایک ہزار نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی اور اس کے ایک ایک ہزار گناہ معاف فرمائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اس شخص کے ہزار درجات بلند کیے جائیں۔ (۵)

ایک بار درود و سلام پڑھنے والے کا درود و سلام قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (۶)

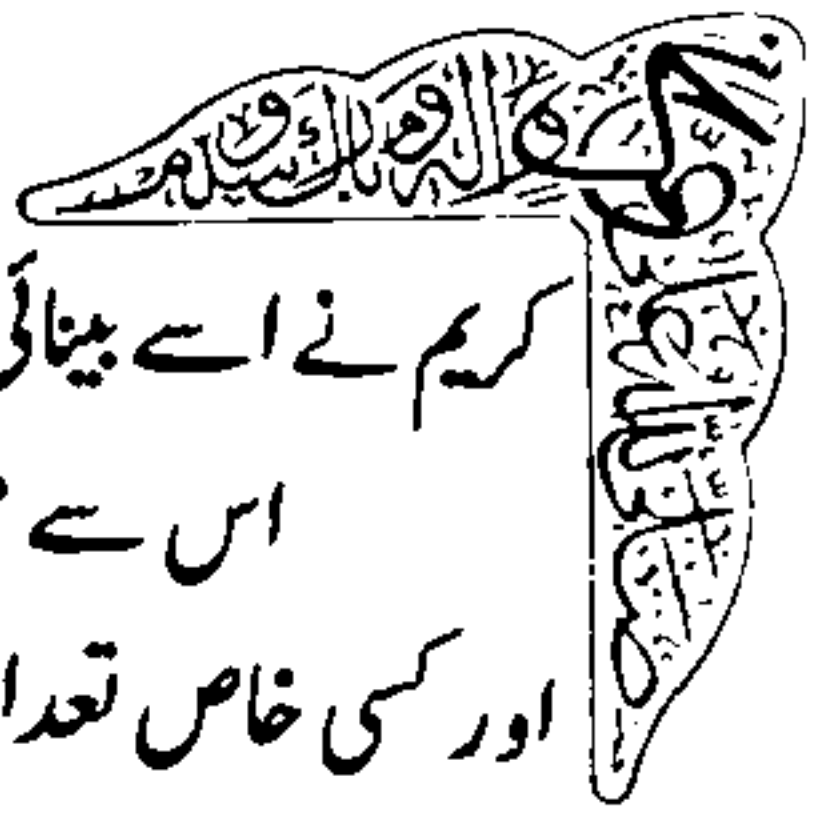
امام طبرانی نے حضرت ابو درود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نورؐ ۷۵ مجسم رحمت ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص صبح شام دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا، قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہو گی (۷)

طبرانی میں یہ مرفوع حدیث بیان کی گئی ہے کہ جو شخص محبت سے

جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا وَمَا هُوَ أَهْلُهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پکارے گا۔ اس کے لیے ستر فرشتے

ثواب لکھتے رہیں گے اور یہ عمل ایک ہزار صبح تک جاری رہے گا (۸)

اس نوجوان کا جو بد قسمتی سے نابینا ہو گیا تھا، پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے، وہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸۵۰ء) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت! میں نابینا ہوں، میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ کریم مجھے روشنی چشم عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا، میاں! درود شریف پڑھا کرو۔ اس نے عرض کیا، درود شریف تو میں پڑھتا رہتا ہوں۔ فرمایا! درود شریف ایسی چیز نہیں ہے کہ تو پڑھے اور تیری آنکھیں روشن نہ ہوں۔ چنانچہ اس نوجوان نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ جب نولاکھ پورا کیا تو اللہ



کریم نے اسے بینائی عطا فرمادی۔ (۹)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود خوانی میں بھی عدد کی بڑی اہمیت ہے اور کسی خاص تعداد میں کوئی خاص درود شریف پڑھنے سے محیر العقول واقعات سامنے آتے ہیں۔ اس لیے رگن کر درود و سلام پڑھنے کی عادت نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔

ہمیں خود بھی پہلے گنے بغیر پڑھا کرتا تھا، بعض دوست اب تک گننے کو تردد خیال کرتے ہیں لیکن ہمارا مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ رگن کر درود و سلام پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ گنے بغیر پڑھا جائے تو اتنا نہیں پڑھا جا سکتا جتنا رگن کر پڑھا جا سکتا ہے۔ آپ نے پندرہ، بیس، پچاس مرتبہ پڑھا اور آپ کو کوئی ضروری کام آن پڑا۔ اگر آپ رگن کر پڑھ رہے ہیں تو جو تسبیح آپ کے ہاتھ میں ہے، کم از کم اسے تو آپ ضرور مکمل کر ہی لیں گے۔ دوسری صورت میں ایسا نہیں ہوتا۔ پھر درود پاک پڑھنے کا صلہ بھی احادیث مبارکہ کی رو سے تعداد کے لحاظ سے ملتا ہے، اس لیے کوشش کرنا چاہیے کہ رگن کر زیادہ سے زیادہ درود و سلام پیش کیا جائے۔

حواشی

☆ ۱- حج - ۲۲: ۲۷

☆ ۲- معارج - ۴۰: ۴

☆ ۳- سورہ القدر - ۹۷: ۳

☆ ۴- سنن نسائی / مشکوٰۃ المصابیح - باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلہا - فصل دوم

☆ ۵- محمد نبی بخش حلوائی - شفاء القلوب (اردو ترجمہ) ص ۱۶۵

☆ ۶- محمد سعید شبلی - فضائل الصلوٰۃ والسلام - ص ۲۳

☆ ۷- ماہنامہ 'بیس' کانپور - صلوٰۃ و سلام نمبر - ص ۹۱

☆ ۸- حافظ محمد زکریا سارنپوری - فضائل درود شریف - ص ۴۳ / اشرف علی تھانوی - زاد العیوب

☆ ۹- خلیل احمد رانا - انعامات درود شریف - ص ۱۰





دُرُودِ پَکِّ کون سا پڑھا جائے

اللہ کریم جل شانہ العظیم نے آیۂ درود میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آقا و مولا حضور حبیبِ خدا علیہ السلام و ائمتہ کے دربار میں ہدیۂ درود بھی پیش کریں اور ہدیۂ سلام بھی۔ سلام پیش کرنے کے حکم کے ساتھ تاکید بھی ہے جس کا یہ معنی بھی ہے کہ خوب سلام پیش کرو، یہ بھی ہے کہ یوں سلام پیش کرو جیسے سلام کرنے کا حق ہے۔ اور یہ مطلب بھی ہے کہ تسلیم و رضا کی معیت میں سلام پیش کرو۔ اس طرح درود و سلام دونوں ضروری ہیں۔ چنانچہ کوئی بھی درود جس میں درود کے ساتھ ساتھ سلام کا اہتمام بھی ہو، پڑھا جا سکتا ہے۔ عُرفِ عام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود بھیجنے ہی کی بات کی جاتی ہے مگر دراصل اس سے مطلوب درود و سلام ہی ہوتا ہے۔ سلام کے بغیر درودِ پاک بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل نہیں ہوتی۔

یعنی ہر وہ درود شریف جس میں صلوة و سلام کے الفاظ ہوں، پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

درودِ ابراہیمی

کہا جاتا ہے کہ درودِ ابراہیمی درودِ پاک کے تمام صیغوں سے افضل ہے۔ اس درودِ پاک کے افضل ہونے کے بارے میں یہی دلیل نہایت مضبوط

ہے کہ سرکارِ والا تبار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے متعدد احادیث میں اس کی نسبت ارشاد فرمایا ہے۔ یہ درست ہے کہ مختلف احادیثِ پاک میں درودِ ابراہیمی کے ۲۱ مختلف صیغے ملتے ہیں۔ (۱) بہر حال جو درودِ پاک ہم نماز میں پڑھتے ہیں، اس کے الفاظ بھی آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا فرمودہ ہیں لیکن اس درودِ پاک میں سلام نہیں ہے۔ اور سلام اس لیے نہیں ہے کہ سلام کی تعلیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پہلے دی جا چکی تھی۔

آیہ درودِ پاک کے نزول سے پہلے صحابہ سلام عرض کرنا جانتے تھے اور سلام عرض کیا کرتے تھے نماز میں بھی ویسے بھی۔ احادیث کی نو کتابوں (۲) میں پندرہ روایتیں ملتی ہیں جن میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مفسرین اور محدثین کرام لکھتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سلام تو ہم جانتے ہیں السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (۳) صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجیے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درودِ ابراہیمی ارشاد فرما دیا۔

آیہ درودِ پاک کے واضح حکم کے ساتھ ساتھ ان احادیثِ مبارکہ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ درودِ ابراہیمی بھی سلام کے بغیر نہیں پڑھنا چاہیے۔ صحابہ کرام پہلے سلام پڑھتے تھے پھر انھیں درودِ ابراہیمی تعلیم کیا گیا۔ یہی صورت نماز میں ہوتی ہے۔ پہلے ہم تشهد میں سلام پیش کرتے ہیں درودِ ابراہیمی کی باری بعد میں آتی ہے۔ اس لیے درود خوانی کے عمل میں درودِ ابراہیمی پڑھنا ہو تو ضروری ہے کہ شروع میں یا آخر میں

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
 پڑھا جائے۔

پھر۔۔۔۔۔ درودِ ابراہیمی کے الفاظ چونکہ آقا و مولا حضور سرورِ کائنات

علیہ السلام و آلہ و سلم) فرمایا۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ اس میں "سیدنا و مولانا" کا اضافہ کر لیں (۴)۔

ان تمام حقائق کے پیش نظر ضروری ہے کہ درودِ ابراہیمی یوں پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

حنبلیہ و شیعہ

(ترجمہ۔ یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ بے شک تو تعریف کیا گیا اور بزرگ و برتر ہے۔ یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر برکت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت بھیجی۔ بے شک تو تعریف کیا گیا اور بزرگ و برتر ہے۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو)

درودِ تاج

۸۰

درودِ تاج کے الفاظ محبت و عقیدت کی زبان سے ادا ہوئے ہیں۔ اس کی مقبولیت میں شک شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قاری سلیمان پھلواری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی قدس سرہ العزیز نے درودِ تاج حضور علیہ السلام و آلہ کی بارگاہ میں پیش کیا اور قبولیت اور منظوری کی سند پائی۔ (۵) علماء لکھتے ہیں کہ اس درودِ پاک کے پڑھنے والے کو حضور جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ بابرکت میسر آئے گی۔ (۶) یہ درودِ پاک ایصالِ ثواب کے لیے بھی پڑھا جاتا ہے۔

درودِ تاج کی جو عبارت معروف ہے، اس میں ”وَالْمَعْرَاجُ سَفْرَةٌ وَ سِنَةٌ الْمُنْتَهَى مَقَامٌ“ ہے۔ میرا خیال ہے، کہیں نقل کرنے میں ایسا ہو گیا ہے کیونکہ سدرۃ المنتہی میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام نہیں ہے۔ اس لیے درودِ تاج کو یوں پڑھنا چاہیے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

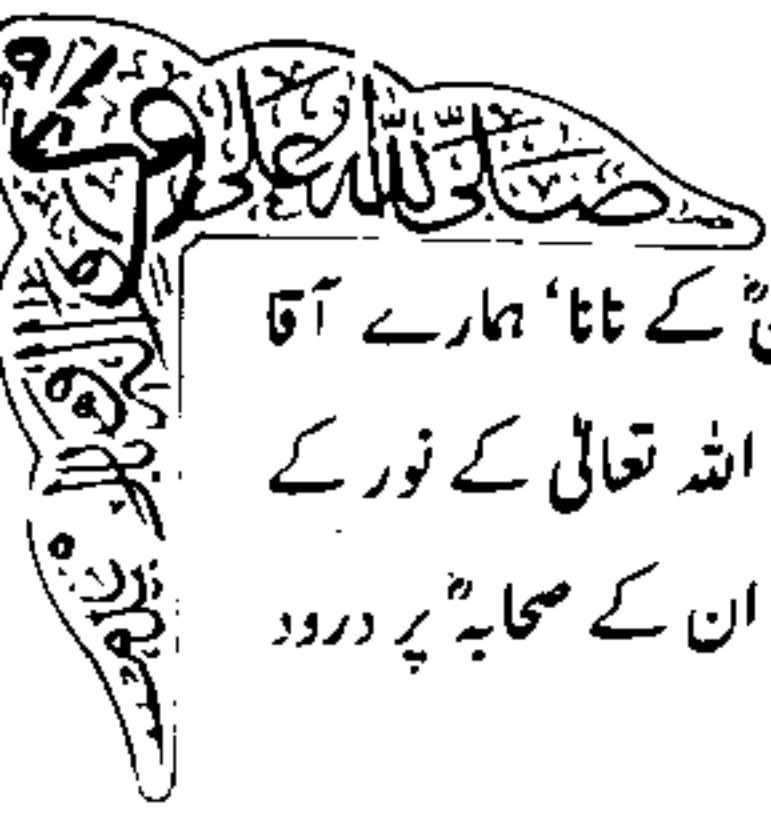
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

صَاحِبِ النَّجَّاحِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ
 دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ
 وَالْأَلَمِ ۝ اسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ
 مَنقُوشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۝ سَيِّدِ الْعَرَبِ
 وَالْعَجَمِ ۝ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ مُعْطَرٌ مُطَهَّرٌ
 مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ۝ شَسِيسِ الضُّحَى
 بَدْرِ الدُّجَى صَدْرِ الْعُلَى نُورِ الْهُدَى كَهْفِ
 الْوَرَى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ۝ جَمِيلِ الشِّيمِ
 شَفِيعِ الْأَمَمِ ۝ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ
 وَاللَّهِ عَاصِمُهُ وَجِبْرِيلُ خَادِمُهُ وَالْبُرَاقُ
 مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ وَفَنَوَاتِ سِدْرَةُ
 السُّنْتِى مَقَامُهُ وَقَابِ قَوْسَيْنِ مَطْلُوبُهُ
 وَالسَّطُوبُ مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ
 سَيِّدِ السُّرَسَلِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَفِيعِ
 الْمُذْنِبِينَ أَيْسِ الْفَرِيبِينَ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ
 رَاحَةِ الْعَاشِقِينَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ
 الْعَارِفِينَ سِرَاجِ السَّالِكِينَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِينِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
 نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيِّدِنَا فِي
 الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ مَحْبُوبِ رَبِّ
 الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ
 أَبِي عَبْدِ اللَّهِ نُورٍ مِّنْ نُورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا
 الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَ
 أَلِّهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(ترجمہ۔ یا اللہ! درود بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تاج والے ہیں، معراج والے ہیں، براق والے ہیں، علم والے ہیں، بلا، وبا، قحط، مرض اور غم دور کرنے والے ہیں۔ ان کا نام لکھا ہوا اور بلند کیا ہوا ہے، لوح و قلم میں مشفوع، منقوش ہے۔ عرب و عجم کے سردار ہیں، ان کا جسم بیت و حرم میں مقدس، معطر، مطہر اور منور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے ہیں۔ چودھویں کے ماہ منیر، بلندی کے صدر اور ہدایت کے نور ہیں۔ مخلوق کو پناہ دینے والے، اندھیروں کے چراغ ہیں۔ اچھی عادات والے اور تمام امتوں کی شفاعت کرنے والے، صاحبِ جود و کرم ہیں۔ اللہ کریم ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم ہے۔ براق ان کی سواری اور معراج ان کا سفر ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ سے بلند تر ان کا مقام ہے۔ قاب قوسین (قرب الہی) ان کا مطلوب اور مقصود ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود ہے۔ تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے اور غیبا سے انس رکھنے والے ہیں۔ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ عاشقوں کی راحت ہیں۔ مشتاقوں کی مراد ہیں، عارفوں کے آفتاب ہیں۔ اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لیے چراغ ہیں، مقررین کے لیے شمع فروزاں ہیں، فقیروں، غریبوں، یتیموں اور مسکینوں سے محبت کرنے والے ہیں۔ ثقلین کے سردار، حرمین کے نبی ہیں۔ دونوں قبلوں کے امام اور دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ ہیں۔ قاب قوسین والے، دونوں



مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے نانا ہمارے آقا اور ثقلین کے والی ابوالقاسم حضرت محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور کے نور ہیں۔ اے اُن کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! ان پر، ان کی آل پر، ان کے صحابہ پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے)

درودِ تنجینا

شیخ صالح مُوسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سب کتابوں میں مرقوم ہے کہ ان کا جہاز ڈوبنے لگا تو حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں انہیں یہ درود پاک سکھایا کہ جہاز والے پڑھیں۔ انہوں نے تین سو بار پڑھا تو جہاز چل پڑا۔ ہر قسم کی دُنوی یا اُخروی حاجت کے لیے اسے پڑھنے سے مراد پوری ہو جاتی ہے۔ قبولیتِ دُعا کے لیے اکسیر ہے۔ درودِ تنجینا کو درج ذیل صورت میں پڑھنا زیادہ مناسب ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّنَا بِهَا
مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعِ
الْحَاجَاتِ وَتَطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ
تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا
اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ
وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ
الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِيَ الْمُهْمَاتِ
وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمَشْكِلاتِ اَغْنِنِي اَغْنِي
اَغْنِنِي يَا اَللهِي اِنَّكَ عَلِيٌّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(ترجمہ۔ یا اللہ! درود اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے

آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر۔ ایسا درود جو ہمیں تمام ہولناکیوں اور آفات سے نجات عطا فرمائے اور اس کے ذریعے تو ہماری تمام حاجتیں پوری فرمادے۔ اور اس کے ذریعے تو ہمیں تمام بُرائیوں سے پاک فرمادے۔ اور اس کے ذریعے تو ہمیں انتہائی بلند مقاصد تک پہنچادے جو ہر قسم کی بھلائیوں سے متعلق ہوں، زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔ بے شک تو دعاؤں کو مقبول فرمانے والا، اور درجات کو بلند کرنے والا ہے۔ اور اے حاجتوں کو پورا کرنے والے اور سخت مشکلات میں پوری مدد فرمانے والے، اور اے بلاؤں کو دور کرنے والے اور اے مشکلات کو حل کرنے والے! میری فریاد سن، میری مدد فرما اور میری عرض قبول فرما۔ یا اللہ! تحقیق تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

اگر مل بیٹھ کر یا اجتماعی دعا میں پڑھیں تو آخر میں یوں پڑھیں۔ "اَغْنِنَا اَغْنِنَا اَغْنِنَا يَا اَلِهِي اِنِّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

درودِ شفا

دل کے امراض، بدن کے ہر قسم کے مرض اور آنکھوں کے سب امراض سے شفا یابی کے لیے درودِ شفا تیر بہدف ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا
 وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ
 الْاَبْصَارِ وَضِيَّائِهَا وَعَلٰى اٰلِهِ
 وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

(ترجمہ۔ یا اللہ درود اور سلام بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں اور جسموں کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور ان کی آل پر اور اصحاب پر)

ندائے درود و سلام

ہم جب ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ“ کہتے ہیں تو اپنے رب جلیل کی بارگاہ میں گزارش کرتے ہیں کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔۔۔۔ اور یہ صورت ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسند بھی فرمائی ہے۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درودِ ابراہیمی تعلیم فرمایا تو اس سے پہلے جو سلام آتا ہے اس میں ندائے صیغہ استعمال ہوتا تھا اور اب تک ہو رہا ہے۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

(اے نبی، آپ پر سلام، رحمت اور برکت ہو)

میرے خیال کے مطابق ہمیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے ہدیہ درود و سلام ضرور پیش کرنا چاہیے۔ اس سے ایک تو حاضری اور حضوری کی کیفیتوں سے سرشاری نصیب ہوتی ہے۔ دوسرے یہ اللہ کریم جل جلالہ کے حکم کی سیدھی سیدھی تعمیل ہے۔ اگر ہم کبھی ندائے درودِ پاک نہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں پوچھ سکتا ہے کہ میں نے تو درود و سلام کا حکم جاری کرنے سے پہلے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھا تھا کہ میں اور فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ لیکن تم ہر بار گزارش کرتے ہو کہ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ۔ کبھی تو خود بھی درود و سلام پیش کر لیا کرو۔ چنانچہ اگر ہم ندائے صیغہ میں درود و سلام کا ہدیہ بارگاہِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں پیش کرتے ہیں تو اللہ کریم کے حکم کی ٹھیک ٹھیک تعمیل میں لگے ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں ذاتی تجربہ یہ ہے کہ جب میں پہلی بار اپنے اور آپ

کے آقا و مولا علیہ السلام کے دربار میں حاضر ہوا تو دو تین دن تک ”الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ پڑھتا رہا۔ پھر مجھے القا ہوا کہ میں
سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کرنے کی سیدھی راہ پر گامزن نہیں ہوں۔ اگر آقا
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تمہیں میرے پہلو میں سوئے ہوئے
میرے دو ساتھی نظر نہیں آئے کیا؟ اور وہ سامنے جنت البقیع میں آرام فرما
اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) دکھائی نہیں دیتے، تم ان پر سلام
کیوں نہیں بھیجتے؟ تو میرے پاس کوئی جواب نہیں ہو گا۔ چنانچہ میں نے اُس دن
سے یہاں بھی اور وہاں بھی یہ وظیفہ بنا لیا ہے کہ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ پڑھتا
ہوں۔ ہم سب کو یہی اہتمام کرنا چاہیے۔

مختلف سلاسل کے درود شریف

صلوة غمویہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
مَمْدَنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَإِلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سرچشمہ جود و کرم ہیں اور ان کی
آل پر درود، برکت اور سلام بھیج)

صلوة چشتیہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ

صَلَّىٰ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةِ أَلْفِ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہرزہ کی گنتی کے مطابق اور ان کی آل پر درود اور سلام اور برکت بھیج)

صلوۃ تشبندیہ

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيَّ سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْأَنْبِيَاءِ وَنَبِيِّ الْأَوْلِيَاءِ
وَزَبْرَقَانَ الْأَصْفِيَاءِ وَيُوجِ الثَّقَلَيْنِ وَضِيَاءَ الْخَافِقِينَ

۸۷

(یا اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمارے آقا و مولا، انبیاء کے چراغ، اولیا کے آفتاب، تاباں، برگزیدہ بندوں کے ماہ درخشاں، ثقلین کے سورج، مشرق و مغرب کی ضیا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیج)

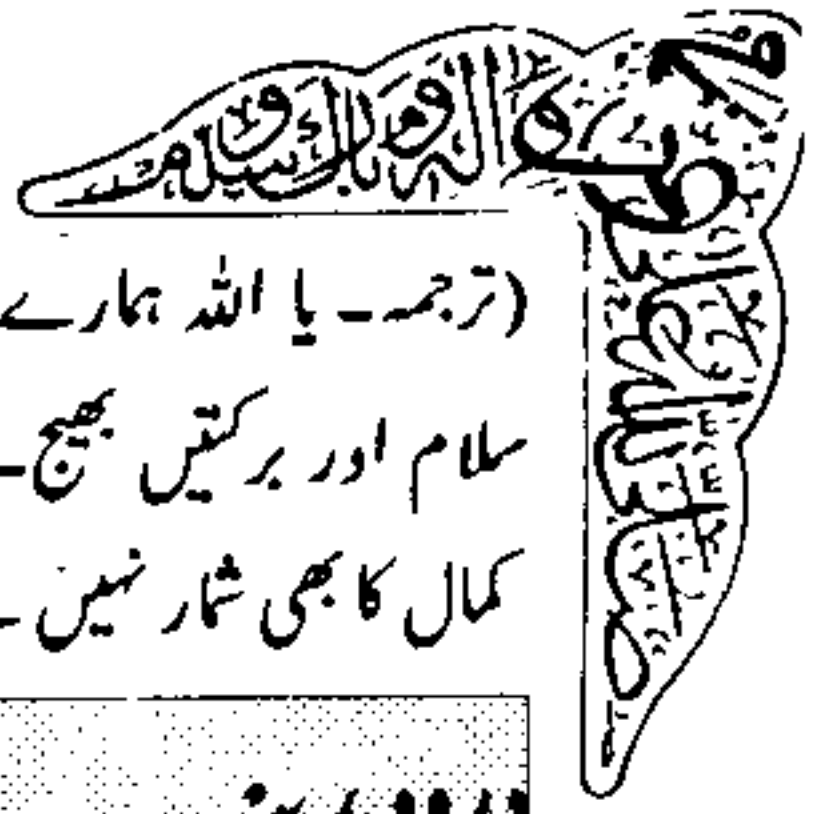
صلوۃ خضریہ

صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَإِلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا

(اللہ تعالیٰ اپنے حبیب، ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود، برکت اور سلام بھیج)

صلوۃ کمالیہ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيَّ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَعَلَىٰ إِلَيْهِ كَمَالُ نَهْيَاتِهِ لِكَمَالِكَ
وَعَدَدَ كَمَالِهِ



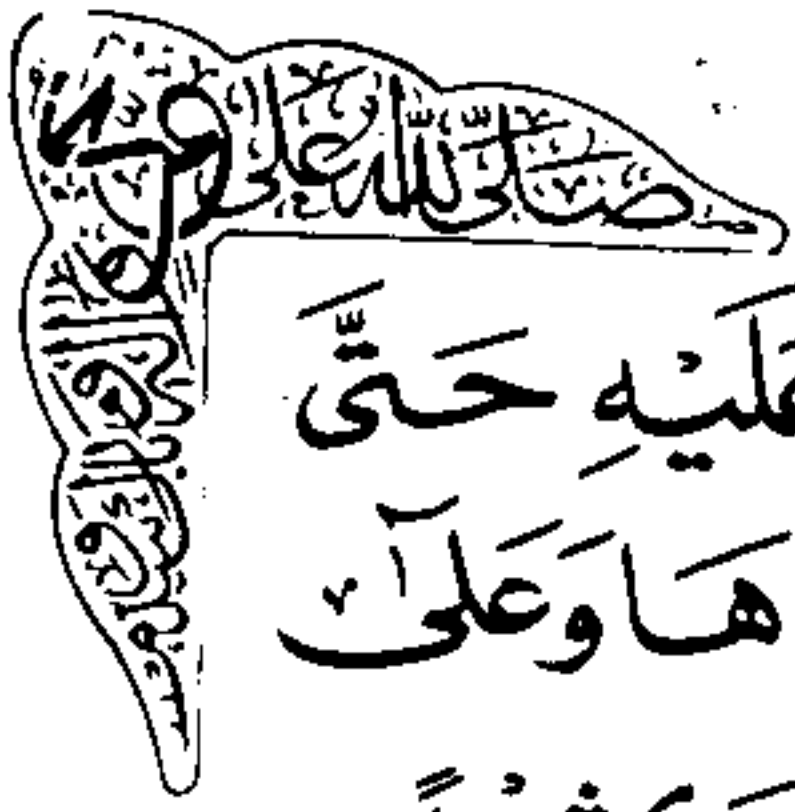
(ترجمہ۔ یا اللہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی کامل پر اور آپ کی آل پر درود و سلام اور برکتیں بھیج۔ ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہا نہیں کہ اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال کا بھی شمار نہیں ہے)

درودِ مدینہ

میرے محترم دوست تسنیم الدین احمد فریدی نے یہ درود پاک ترتیب دیا اور نومبر ۱۹۸۹ میں جب مجھے پہلی بار مدینہ طیبہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی تو میری ڈیوٹی لگائی کہ میں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں یہ درود شریف پیش کروں۔ میں وارفتگی شوق میں اسے ساتھ لے جانا بھول گیا۔ ۱۳ نومبر کو مدینہ طیبہ پہنچا تو اپنی طرف سے دو نفل پڑھنے کے بعد دو نفل تسنیم الدین احمد کی طرف سے پڑھے اور گزارش کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں درودِ مدینہ ساتھ لانا بھول گیا ہوں لیکن انھوں نے محبت و عقیدت کے جن جذبات کے ساتھ یہ درود لکھا اور جس ذوق سے آپ کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہا ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ اسے قبول فرمائیں تو ان کی عاقبت سنور جائے گی اور میرا بھرم رہ جائے گا۔۔۔۔۔ اسی رات تسنیم الدین احمد کو خواب میں مدینہ طیبہ سے درودِ مدینہ کی قبولیت کا اشارہ مل گیا۔

درودِ مدینہ پڑھنے والے نو حضرات کو دسمبر ۱۹۹۲ میں حاضری کی سعادت سے بہرہ ور کیا گیا۔ میرا اعتقاد ہے کہ درودِ مدینہ کا وظیفہ مدینہ معظمہ میں حاضری کی سعادت حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلَّيْتَ
عَلَيْهِ أَنْتَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالصَّحَابَةُ
وَالْأَوْلِيَاءُ وَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُسْلِمَاتُ وَجَمِيعُ



الْمَخْلُوقَاتِ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ وَمِثْلَمَا صَلَّى عَلَيْهِ حَتَّى
الآن وَيُصَلِّيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَبَعْدَ هَا وَعَلَى
إِلَهٍ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا ط

(ترجمہ۔ اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتنا درود بھیج جتنا تو نے اور
ملائکہ، انبیاء کرام، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، اولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اور تمام
مسلمان مردوں، عورتوں اور تمام مخلوقات نے اور مدینہ مطہرہ کے رہنے والوں نے اب تک بھیجا اور
قیامت تک اور اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بھیجا جائے گا۔ اور برکت اور خوب سلام
بھیج۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل پر اور اصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پر بھی۔

۸۹

قصیدہ بردہ شریف

یہ امام شرف الدین محمد بن سعید البوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا نعتیہ قصیدہ ہے۔
وہ ناقابل علاج مَرَض میں گرفتار تھے، خواب میں ان کی قسمت جاگی، سرکارِ ابد
قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، قصیدہ سنا اور اپنی چادر مبارک عطا فرمادی۔ یہ
اٹھے تو بسترِ علالت سے بھی اٹھ گئے۔ اب یہ قصیدہ دنیا بھر میں شفاءِ امراض
کے لیے بھی پڑھا جاتا ہے اور حصولِ برکت اور منفعتِ دین و دنیا کے لیے بھی۔
سب سے پہلے یہ شعر پڑھا جاتا ہے اور یوں اس قصیدے کی ابتدا درودِ
پاک سے ہوتی ہے۔

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

(اے میرے مالک! ہمیشہ ہمیشہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیج
جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں) یہ موزوں الفاظ میں درودِ پاک ہے۔ ویسے بھی
کتابوں میں لکھا ہے کہ شفاءِ امراض کے لیے یہ قصیدہ مبارک پڑھنے سے پہلے

اور قصیدہ پڑھنے کے بعد سترہ سترہ مرتبہ درودِ پاک پڑھا جائے۔ (۷) میں نے مدینہ طیبہ میں ہونے والی محافلِ میلاد میں دیکھا ہے کہ پہلے قصیدہ بردہ کے پانچ سات اشعار مل کر پڑھے جاتے ہیں، پھر نعت خوانی یا گفتگو ہوتی ہے۔

مختصر ترین درود شریف

عام طور سے درودِ پاک کی کتابوں میں اس درود شریف کا ذکر نہیں ہوتا حالانکہ یہ مکمل درودِ پاک ہے اور سب سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 يَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

جب ہم آقا حضور علیہ السلام کا اسمِ گرامی لیتے ہیں یا سنتے ہیں یا لکھتے ہیں یا پڑھتے ہیں تو ہم پر درود پڑھنا واجب ہو جاتا ہے اور عام طور پر ہم یہی درودِ پاک پڑھتے ہیں۔ اس لیے اگر مستحب درودِ پاک پڑھنا ہو تو بھی یہ درودِ پاک پڑھا جا سکتا ہے۔ اہل سنت و جماعت عموماً ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کہتے ہیں جبکہ علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ”ارشادِ باری کی تعمیل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود کے جو الفاظ امت کو تلقین فرمائے، ان میں ”علی آلِ محمد“ کے الفاظ بھی شامل ہیں جیسا کہ متفق علیہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان وارد ہے۔ ”قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ“۔ اگر کسی روایت میں ”آلِ محمد“ کے الفاظ نہیں تو اس کی بجائے خُرَّتِہ کے الفاظ موجود ہیں اور ابوداؤد کی روایت میں تو خُرَّتِہ کے ساتھ اہل بیتہ کے الفاظ بھی وارد ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کے درود کا اختصار ”صلی اللہ علیہ وسلم“ نہیں

بلکہ اس کا اختصار ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ ہے۔ (۸)

جو مومن زیادہ سے زیادہ اور بڑے بڑے محبت کے صیغوں والے درود شریف پڑھنا چاہیں ان کے لیے کئی کتابیں موجود ہیں۔ پیر عبد الغفار شاہ رحمۃ اللہ علیہ ساری عمر درود پاک اکٹھے کرتے اور چھپواتے رہے۔ خواجہ عبد الرحمن چھوہروی علیہ الرحمہ نے درود پاک کے تیس پارے مرتب کیے جو چھپے ہوئے ہیں۔ اب صاحبزادہ طیب الرحمن انھیں حسن کتابت و طباعت کے اہتمام کے ساتھ شائع کرنے والے ہیں۔ لیکن عام آدمی کے لیے درود و سلام کے جو صیغے ہم نے نقل کیے ہیں وہ کافی ہیں۔

حواشی

☆ ۱- ماہنامہ ”نعت“ لاہور۔ درود و سلام حصہ اول۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء۔ ص ۷۴-۷۹

☆ ۲- صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن داری۔ سنن نسائی۔ سنن ابن ماجہ۔ سنن ابوداؤد۔ کنز العمال۔ مسند احمد بن حنبل۔ مستدرک حاکم

☆ ۳- ویسے اب بعض اہل حدیث حضرات نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ اس سلام کو بھی یوں بدل دیا ہے۔ ”السلام علی النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ“۔ (قرآن مجید۔ ترجمہ از شاہ رفیع الدین و نواب وحید الزمان۔ تفسیری حاشیہ از محمد عبده، الفلاح۔ ص ۵۱۰)

☆ ۴- پروفیسر ابوبکر غزنوی (اہل حدیث) کا مضمون ”درود شریف۔ فوائد و فضائل“ (ماہنامہ ”نعت“۔ نومبر ۱۹۸۹ء۔ ص ۳۸)

☆ ۵- درود شریف کے فوائد۔ ص ۳۲، ۳۳

☆ ۶- نیس کانپور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۱۹۰

☆ ۷- فضل احمد عارف۔ برکاتِ بردہ۔ ص ۱۰۰ / قصیدہ بردہ شریف مترجم مطبوعہ تاج کمپنی لاہور۔

☆ ۸- احمد سعید کاظمی، علامہ۔ درود تاج پر اعتراضات کے جوابات۔ ص ۹۲، ۹۳



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر درویش سیدنا و مولانا کا اضافہ

ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک قول ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ جب تم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرو تو اسے سنوار لیا کرو۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ ویسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

ہم اپنے کسی بزرگ کا ذکر کریں تو کبھی ان کے نام سے نہیں کرتے۔ ”بھائی جان نے یہ کہا“ اور ”قبلہ والد صاحب فرمایا کرتے تھے“ کہتے ہیں۔ پھر یہ کیسے مناسب ہے کہ دو جہاں کے مالک و مختار و مطاع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ احترام و تکریم کے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں۔

ترمذی شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی اور بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر فخر نہیں کرتا۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ علیہ نے سید کے معنی میں لکھا ہے، سید وہ ہے جس کی بارگاہ میں لوگ اپنی حاجتیں پیش کریں۔ (۱) علامہ خفاجی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیادت دنیا و آخرت میں تمام لوگوں کے لیے ہے بلکہ ساری مخلوقات کے لیے ہے۔ (۲) اسی طرح بقول پروفیسر ابو بکر

غزنوی مرحوم، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ”مولانا“ کہنا عین حسن ادب ہے۔ (۳)
چنانچہ درود و سلام کی اہمیت سمجھ لینے والے خوش بخت حضرات سے
گزارش ہے کہ درود و سلام کا جو صیغہ بھی پڑھیں، اس میں اللہ تعالیٰ کے
محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی سے پہلے ”سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا“ کہیں۔ یقیناً یہ
کام خدا و رسولِ خدا (جل شانہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کا باعث ہو گا اور
آپ اس کے فیوض و برکات کو دیکھتی آنکھوں دیکھیں گے۔

حواشی

☆ ۱۔ شرح شفا بحوالہ نیس کانپور۔ صلوٰۃ و سلام نمبر۔ ص ۳۹

☆ ۲۔ نسیم الریاض۔ جلد دوم۔ ص ۳۲۰

☆ ۳۔ نعت (ماہنامہ) لاہور۔ درود و سلام حصہ دوم۔ نومبر ۱۹۸۹ء۔ ص ۲۰





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اذان کے ساتھ درود و سلام

بعض لوگ اذان کے آغاز میں یا اس کے بعد درود و سلام پڑھے جانے پر اعتراض کرتے ہیں، اسے اذان میں اضافہ گردانتے ہیں۔ بعض حضرات وضاحتی جواب میں کہتے ہیں کہ وہ اذان اور درود پاک کے درمیان وقفہ دیتے ہیں۔ میرے نزدیک نہ یہ اعتراض درست ہے نہ جواب۔

درود و سلام پڑھنے کے سلسلے میں کوئی وقت مقرر ہے نہ کوئی خاص طریقہ۔ اذان اور درود پاک میں فرق بھی ہے اور اس کی اقدار مشترک بھی ہیں۔ اذان سنت موکدہ ہے، بعض کے نزدیک واجب ہے اور درود و سلام کہیں فرض ہے، کہیں مستحب۔ لیکن مستحب بھی پڑھنے کے لحاظ سے ہے، ثواب کے اعتبار سے فرض ہی ہے۔ اذان کے الفاظ مقرر ہیں، درود پاک کے الفاظ مقرر نہیں ہیں، یہ کسی صیغے میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اذان کے اوقات مقرر ہیں، درود و سلام کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ معنی یہ ہے کہ اذان کے ساتھ پڑھنے بھی میں کوئی حرج نہیں۔ اذان کعبہ اللہ کی طرف منہ کر کے دی جاتی ہے، درود شریف کے لیے کوئی سمت مقرر نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کعبہ اللہ کی طرف منہ کر کے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اذان دینے والا عاقل ہونا چاہیے، درود و سلام پڑھنے والا عاقل و بالغ نہ بھی ہو تو پڑھ سکتا ہے۔ لیکن مفہوم یہ ہے کہ جو اذان دے سکتا ہے، وہ بھی درود و سلام پڑھ سکتا ہے۔ اذان کے وقت موزن کانوں

حضرت علیؑ اور حضرت ابراہیمؑ

میں انگلیاں دیتا ہے، درود و سلام کے لیے ایسی کوئی قدغن نہیں۔ لیکن معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کانوں میں انگلیاں دے کر درود شریف پڑھے تو بھی منہ ہی نہیں ہے۔ اذان کھڑے ہو کر دی جاتی ہے، درود خوانی کے لیے ایسی کوئی قید نہیں۔ یعنی درود پاک بیٹھ کر بھی پڑھا جاسکتا ہے، کھڑے ہو کر بھی۔

اذان اور درود و سلام میں فرق یہ ہے کہ اذان کے سلسلے میں کچھ قیود ہیں، درود و سلام کے معاملے میں نہیں۔ اور ان میں قدر مشترک یہ ہے کہ جس صورت میں، جس وقت، جس کیفیت و حالت میں اور جس طرح اذان دی جاسکتی ہے، اس طرح بھی درود و سلام پڑھا جاسکتا ہے۔

اب درود و سلام کے حکم اور اذان کے حکم کی حیثیت بھی دیکھ لینا چاہیے۔ درود و سلام کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اس حقیقت کے اعلان کے بعد دیا ہے کہ وہ خود اور اس کے فرشتے یہ کام کرتے ہیں۔ اذان کا حکم قرآن پاک میں نہیں ہے۔ اس بارے میں تو صلاح مشورہ کیا گیا، مختلف صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے اپنی اپنی رائے دی کہ نماز کا وقت ہو جائے تو مسلمانوں کو اس کی اطلاع دینے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ پھر اذان کے الفاظ بھی صحابی ہی کے تجویز کردہ ہیں (یہ درست ہے کہ آقا و مولائے کائنات علیہ السلام والصلوة نے ان کی منظوری عطا فرمائی)۔ اذان ایک فرض کی طرف بلانے کا طریقہ ہے اور درود و سلام ثواب کے لحاظ سے فرض ہے اور اللہ کریم علیہ السلام کے حکم کی تعمیل ہے اور سنت خداوندی ہے۔۔۔ اس لیے اگر اذان سے پہلے یا بعد میں درود پاک پڑھ لیا جائے تو ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ اذان میں یہ اضافہ خوش آئند ہے، اس سے اذان کو چار چاند لگ جائیں گے، اس کی تنقیص کا کوئی موقع نہیں۔

پھر درود و سلام تو نماز میں پڑھا جاتا ہے، وہ نماز کا حصہ ہے۔ اگر اذان

حصہ بن جائے تو کیا حرج ہے!



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زیارتِ حرمین کے موقع پر درود و سلام

۹۶

حرمِ مدینۃ النبی (سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حاضری کے دوران تو محض عقیدت و ارادت کے جذبات اور درود و سلام کا ہدیہ درکار ہوتا ہے جو بارگاہِ نبوی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں پیش کیا جاتا رہے۔ حرمِ کعبہ، معظمہ میں ہر قدم پر راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، یہاں کیسے چلنا ہے، یہاں کیا کرنا ہے، یہاں کیا پڑھنا ہے۔ لوگ حج و زیارات میں راہنمائی کے لیے شائع کردہ کتابیں پڑھتے ہیں، دعائیں یاد کرتے ہیں یا وہاں کتاب کھولے دعائیں پڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ میں جب پہلی بار زیارتِ حرمین شریفین کی غرض سے گیا تو کچھ دعائیں مجھے آتی تھیں لیکن دل کہتا تھا، درود و سلام ہی پڑھتے رہنا۔ میں نے دل میں سوچا کہ مکہ مکرمہ میں ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ“ والا درود و سلام اور مدینہ طیبہ میں ”الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ پڑھوں گا۔ وہاں گیا تو یہ التزام بھی نہ رکھ سکا۔ کبھی کعبۃ اللہ میں کوئی دعا پڑھنا شروع کر بھی دیتا تو تھوڑی دیر بعد معلوم ہوتا کہ درود پاک پڑھ رہا ہوں۔ پھر میں نے یہ تردد بھی چھوڑ دیا اور درود و سلام کے مختلف صیغے ہی پڑھتا رہا۔ مزا تو میں لیتا رہا لیکن کبھی کبھی یہ خیال بھی آتا کہ پتا نہیں، عمرہ قبول بھی ہوایا نہیں۔ پھر میں نے بعض کتابوں میں یہ واقعہ دیکھا تو مطمئن ہو گیا، اور اب ہر بار ہر قدم پر یہی وظیفہ خدا و ملائکہ زبان

پر جاری رہتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ طوافِ کعبہ میں مشغول تھے کہ ایک شخص کو دیکھا جو اس وقت تک زمین سے قدم نہیں اٹھاتا تھا جب تک حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھ لیتا تھا۔ حرم شریف میں دیکھا، طواف کرتے پایا، منیٰ میں عرفات میں ہر جگہ دیکھا، وہ قدم اٹھاتا ہے تو درودِ پاک پڑھتا ہے، قدم رکھتا ہے تو اسی وظیفے میں مشغول ہے۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کہتے ہیں، میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم اللہ کی حمد و ثنا کے بجائے اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھ رہے ہو حالانکہ ہر درود کے لیے اپنا اپنا مقام مقرر ہے۔ اس شخص نے ان کا نام پوچھ کر واقعہ بتایا کہ میں اور میرا والد حج کے لیے نکلے۔ راستے میں والد فوت ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے، آنکھیں نیلی اور سر خنزیر (یا گدھے) کے سر کی طرح ہو گیا ہے۔ میں سخت گھبرایا اور مغموم و پریشان ہو کر سرزانو میں دے کر بیٹھ گیا تو اونگھ آگئی۔ دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت حسین و جمیل اور پاکیزہ صورت تشریف لائے۔ انہوں نے میرے باپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ میں نے ان کا دامن تھام کر عرض کیا کہ آپ کون ہیں جو مجھے اس رنج و غم سے نجات دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا اسم گرامی بتایا تو معلوم ہوا کہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تیرا باپ سُود خور تھا، اور بھی بہت سی عاداتِ بد میں گرفتار تھا لیکن اس کے باوجود یہ درود و سلام ضرور پڑھتا تھا۔ اس لیے میں اس کی مدد کو پہنچا ہوں۔ (۱)

مدارج النبوت میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں کہ جب مجھے حضرت شیخ عبدالوہاب متقی رحمہ اللہ علیہ نے مدینہ طیبہ کے مبارک سفر

کے لیے رخصت کیا تو ارشاد فرمایا کہ یاد رکھو، اس سفر میں فرائض کو ادا کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے سے بلند تر کوئی عبادت نہیں ہے۔ میں نے درود پاک کی تعداد دریافت کی تو فرمایا، یہاں کوئی تعداد معین ہی نہیں ہے۔ جتنا ہو سکے، پڑھو۔ اسی میں رطبُ اللسان رہو اور اسی رنگ میں رنگے جاؤ۔ (۲)

شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ حج و عمرہ، تلبیہ، صفا و مروہ پر، احرام کی حالت میں درود و سلام کو ضروری گردانتے ہیں۔ (۳)

میں نے ستمبر ۱۹۸۹ میں ایک نعت کہی جس میں کہا تھا:

گیا جو عمرے کو مجھ سا عاصی، تو مکہ میں بھی، مدینہ میں بھی
ادا کرے گا یہی فریضہ، صلوة کافی، سلام زیادہ
اور خدا کا شکر ہے کہ میں اس فریضے میں کسی لمحے غافل نہ رہا۔ مجھے
یقین ہے کہ اللہ کریم جل جلالہ، نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے تعلق
محبت کی خاطر میرا یہ عمل قبول فرمایا ہو گا۔

حواشی

☆ ۱۔ تنبیہ الغافلین۔ ص ۱۶۱ بحوالہ معارج النبوت (اردو ترجمہ)۔ جلد اول۔ ص ۳۲۸ (امام یوسف بن اسمعیل زہبی اس واقعے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شیخ جفص بن حسن سمرقندی نے اپنے استاذ کی زبانی ان کے باپ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے۔ 'ردو ترجمہ۔ سعادت الدارین۔ جلد اول۔ ص ۳۲۶) نزہۃ الناظرین ۳۲ و رونق المجالس صفحہ ۱۰ بحوالہ آب کوثر از مفتی محمد امین۔ ص ۱۵۴ / القول البدیع۔ ص ۲۴۰

☆ ۲۔ معارج النبوت۔ حصہ اول (اردو ترجمہ) ص ۵۷۵

☆ ۳۔ ایضاً۔ ص ۵۶۶



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جمعہ اور پیر کو درود بھیجنے کی فضیلت

مشکوٰۃ شریف میں حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، حضور فخر موجودات علیہ السلام والصلوة نے ارشاد فرمایا، تمہارے لیے دنوں میں جمعہ کا دن بہترین ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن ان کا وصال ہوا۔ اسی دن پہلا صُور ہو گا، اسی دن دُوسرا صُور پھٹکے گا۔ پس جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجا کرو۔ (۱)

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث پاک نقل کی ہے کہ جس نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت کی، تیس دنیا کی (۲) آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی بھی منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار (یا اتنی بار) درود شریف بھیجے، اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (۳)

جمعۃ المبارک کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن ان کا وصال ہوا تو میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن درود بھیجنے کو فضیلت عطا فرمادی۔۔۔۔۔ اور، جس دن میرے آقا، کائنات کے آقا و مولا علیہ السلام نے اس دنیا سے آب و گل میں تشریف ارزانی فرمائی تھی اور اسی دن

اپنے محب و محبوب خالق حقیقی سے جا ملے تھے اس دن کا کیا مقام ہوگا اور اس دن درود خوانی کی کس قدر فضیلت ہوگی۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ”پیر کے دن میری ولادت ہوئی تھی اور اسی دن مجھ پر وحی کا نزول ہوا تھا“۔ (۴)

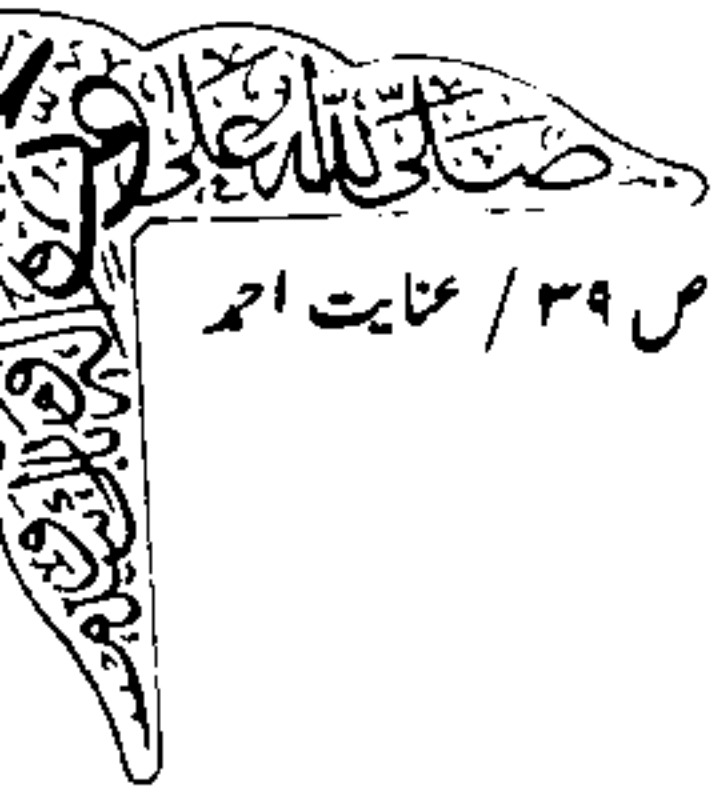
پیر کا یہی شرف بہت بڑا ہے لیکن اسی شرف کی نسبت سے پیر کے دن کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس دن سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی، (۵) حضور سید آدم و بنی آدم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح بھی پیر کے دن ہوا۔ نزول وحی کے تین برس بعد اعلان نبوت بھی پیر کے دن ہوا۔ معراج پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیر کے دن بلایا، ہجرت مدینہ میں بھی پیر کو خاص اہمیت حاصل رہی، تحویل قبلہ بھی پیر ہی کا واقعہ ہے، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح پیر ہی کو ہوا، بہت سے غزوے پیر کے دن لڑے گئے یا پیر کو فتح ہوئی۔ صلح حدیبیہ، عمرۃ القضا، فتح مکہ، حجۃ الوداع سب پیر ہی کو ہوئے۔ آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مستقل قیام کے لیے پیر ہی کو تشریف لے گئے اور پیر ہی کو وہاں سے اپنے خالق حقیقی کے پاس تشریف لے گئے۔ (۶)

ان حالات میں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم جمعۃ المبارک کو بھی اور پیر کے دن بھی درود و سلام کی کثرت کریں اور اس طرح خوشنودی خدا و رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مقصد حاصل کر لیں۔

حواشی

☆ ۱۔ سنن ابو داؤد۔ سنن نسائی۔ سنن دارمی۔ بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح۔ باب الجمعہ۔ فصل دوم

☆ ۲۔ نسیم الریاض۔ المجلد الثالث۔ ص ۵۰۱



- ☆ ۳ - صلون علی النبی - ص ۱۲۷ / تبلیغی نصاب - فضائل درود شریف - ص ۳۹ / عنایت احمد
کاکوروی - فضائل درود و سلام - ص ۲۶ / آبِ کوثر - ص ۱۵۱، ۱۵۲
☆ ۴ - صحیح مسلم - کتاب الصیام
☆ ۵ - ماہنامہ "الوارث" کراچی - اپریل ۱۹۹۱ - ص ۳۷، ۳۸
☆ ۶ - شہناز کوثر - حیاتِ طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت - آخر کتاب گھر، لاہور - ۱۹۹۱

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ عَائِلَتِهِ
وَمَلَائِكَتِهِ وَجَمِيعِ مَخْلُوقَاتِكَ
الآن فَصَلِّ عَلَيَّ بِرَأْسِ الْإِسْلَامِ
الهِرْ وَصَلِّ بِرَأْسِ الْبَيْتِ الْمَسْجُودِ

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر اور ان کی آل اور اصحاب پر اتنی تعداد میں درود اور خوب
سلام بھیج جتنی تعداد میں تو نے اور تیرے فرشتوں اور تیری تمام
مخلوقات نے آج تک بھیجا اور ابد تک بھیجتے رہیں گے۔)

فوائدِ درودِ و سلام۔ واقعات کی روشنی میں

آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے

۱۰۲

۱۔ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ کو اہل بغداد دیوانہ خیال کرتے تھے۔ وہ ابو بکر بن مجاہد رحمہ اللہ علیہ کے پاس آئے تو انھوں نے شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ سوال پر بتایا کہ انھوں نے خواب میں شیخ شبلی کی دونوں آنکھوں کے درمیان حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ لیتے دیکھا ہے۔ اور وجہ یہ ارشاد فرمائی ہے کہ شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔

”لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه

ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤوف رحيم

فان تولوا فقل حسبى الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو

رب العرش العظيم اور اس کے بعد تین مرتبہ ”صلى الله

عليك يا محمد“ پڑھتا ہے (۱)

۲۔ محمد بن مطرف رحمہ اللہ علیہ ہر روز ایک خاص تعداد میں درود و سلام

پڑھ کر سوتے تھے۔ ایک دن خواب میں حضور رحمتِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تشریف لے آئے۔ فرمایا، تو جس منہ سے مجھ پر درود پڑھتا ہے، لا میں اُسے

بوسہ دوں۔ انھوں نے شرم سے سر جھکا لیا تو سرکارِ والا تبار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

رُخسار پر بوسہ دیا۔ رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو کی لپیشیں نکلتی رہیں۔ (۲)

۳۔ حضرت یحییٰ کرمانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابو علی بن شاذان علیہ الرحمہ کے پاس تھے۔ ایک نوجوان آیا، ابو علی کے بارے میں پوچھ کر انھیں بتایا کہ حضور آقا و مولا علیہ التجدد اللہ نے خواب میں مجھے فرمایا ہے کہ آپ سے مل کر سرکارِ مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچا دوں۔ حضرت ابو علی نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اس کرم بے انتہا کے لائق میرا اور تو کوئی عمل نہیں، بس میں احادیث پڑھا کرتا ہوں اور جہاں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پاک یا ذکرِ پاک آتا ہے، درود و سلام پڑھتا ہوں۔ (۳)

”امتی ہو تو درود و سلام کا تحفہ کیوں نہیں بھیجتے“

”ملا معین واعظ کاشفی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک شخص نیک، پرہیزگار، پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے باوجود درود پاک پڑھنے میں کوتاہی کرتا تھا۔ خواب میں زیارتِ رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوا تو سرکارِ مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ بار بار سامنے آتا لیکن توجہ نصیب نہ ہوئی۔ عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا، نہیں۔ میں تجھے پہچانتا نہیں ہوں۔ عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کا امتی ہوں۔ فرمایا، امتی ہو تو درود و سلام کا تحفہ کیوں نہیں بھیجتے۔ پھر وہ شخص درود پاک کا عامل ہو گیا۔ (۴)

درود خواں کو خوش نہ کیا تو حضور مصلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوئے

حضرت ابو محمد جزری قدس سرہ کہتے ہیں، ایک دن ہماری رباط (سرائے) میں ایک مفلوک الحال نوجوان آیا اور آتے ہی دو رکعت پڑھ کر درود پاک پڑھنے بیٹھ گیا۔ شام کو ہمیں شاہی پیغام ملا کہ سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں

دعوت ہے۔ میں نے اس درویش سے بھی چلنے کو کہا۔ اس نے کہا، مجھے بادشاہ کے ہاں جانے کی ضرورت نہیں، ہاں میرے لیے گرم گرم حلوہ لیتے آنا۔ حضرت جزری کہتے ہیں، میں نے سوچا، میں کوئی اس کا ملازم ہوں چنانچہ میں حلوہ نہیں لایا۔ رات کو خواب میں حضور سید الانبیاء علیہ السلام دعا کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دیکھ کر منہ دوسری طرف پھیر لیتے تھے۔ میں نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے جو آپ کی توجہ سے محروم ہوں؟ فرمایا، ہمارے ایک درویش کی خواہش تم نے کیوں پوری نہیں کی۔ میں نیند سے بیدار ہوتے ہی بھاگا تو وہ درود خواں باہر جا رہا تھا۔ میں نے اس سے گزارش کی کہ وہ کھانا کھا کر جائے تو اس سے کہا، ایک روٹی کے لیے تجھے ایک لاکھ چوبیس ہزار پنجمیوں کی سفارش چاہیے۔ مجھے ایسی روٹی کی ضرورت نہیں۔ وہ درویش چلا گیا، اور حضرت ابو محمد جزری کہتے ہیں، میں آج تک پچھتا رہا ہوں۔ (۵)

سرکار علیہ السلام درود خواں کی شفاعت فرمائیں گے

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ نے فرمایا، میں خواب میں حضور محبوب کبریا علیہ السلام دعا کے دیدار سے مشرف ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں۔ فرمایا، کثرت سے درود و سلام پڑھا کر۔ (۶)

درود شریف لکھنے والے کو آخرت کی فکر کیا

مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔ لکھنؤ میں ایک کاتب تھا۔ وہ ہر روز کتابت شروع کرنے سے پہلے ایک بیاض میں درود پاک لکھتا تھا۔ جاگنی کے وقت فکر آخرت ہوئی تو ایک مجذوب آپہنچے اور فرمانے لگے۔ بابا! گھبرا تا کیوں

ہے۔ تیری بیاض سرکار ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پیش ہے اور اس پر صادق بن رہے ہیں۔ (۷)

درود پاک پر کتاب لکھنے والا صدیقین میں شمار ہو گا

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں، میرا ایک دوست فوت ہو گیا۔ خواب میں مجھ سے ملا تو میں نے اپنے بارے میں اس سے پوچھا۔ اس نے کہا۔ بھائی، تجھے بشارت ہو، تو اللہ کے نزدیک صدیقوں میں سے ہے۔ میں نے پوچھا، کس وجہ سے؟ تو اس نے بتایا، اس لیے کہ تو نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے۔ (۸)

درود و سلام کی کثرت کا صلہ

۱۔ ابو الحنفیہ کاغذی قدس سرہ الہی کو ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے جنت میں بھیج دیا۔ تفصیل پوچھی تو فرمایا، میری لغزشوں، غلطیوں اور گناہوں کے شمار سے درود و سلام زیادہ نکلا۔ (۹)

۲۔ حضرت حسین بن احمد، سظامی رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے ابو صالح موزن کو خواب میں دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہیں۔ حالات پوچھے تو فرمایا، اگر آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر درود و سلام کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ ہو گیا ہوتا۔ (۱۰)

○ ۳۔ عبد اللہ بن حکم علیہ الرحمہ نے حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں اس طرح لے جایا گیا جس طرح دُھن کو لے جایا کرتے ہیں، مجھ پر رحمت کے پھول اس طرح نچھاور کیے گئے جس طرح دُھن پر نچھاور کیے جاتے

ہیں۔ میں نے پوچھا، یہ عزت افزائی کس بات کا صلہ ہے تو کہنے والے نے مجھے کہا کہ تو نے اپنی کتاب ”الرسالہ“ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو درود لکھا ہے، یہ اس کا صلہ ہے۔ عبد اللہ کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا، وہ درود شریف کس طرح ہے؟ امام شافعی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ

الذَّاكِرُونَ وَعَدَدَ مَا عَمِلَ عَنْ ذِكْرِهٖ الْغَافِلُونَ (۱۱)

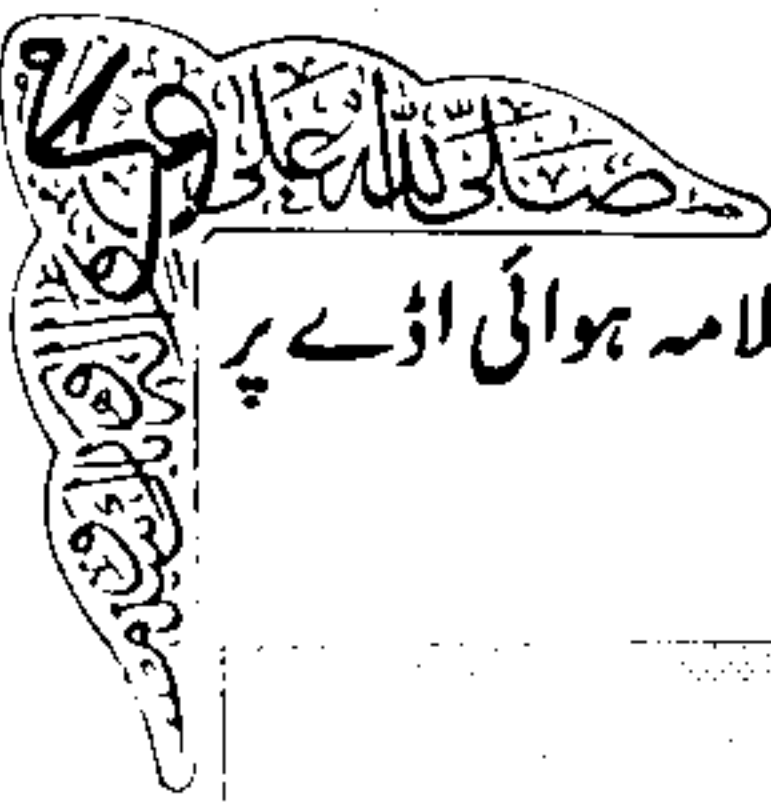
درود خواں کا تصرف

۱۰۶

حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی رحمہ اللہ علیہ کو ایک جگہ وضو کرنا تھا لیکن کنوئیں سے پانی نکالنے کا سامان نہیں تھا۔ پریشان تھے تو ایک بچی نے اپنے مکان کے اوپر سے پوچھا کہ آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ حضرت جزولی نے معاملہ بتایا تو بچی نے کنوئیں میں اپنا لعابِ دہن ڈال دیا۔ پانی کناروں تک آ پہنچا۔ استفسار پر لڑکی نے بتایا کہ یہ درودِ پاک کی برکت ہے اور یہ کہ درودِ پاک پڑھنے والا اگر جنگل میں جائے تو درندے چرندے اس کے دامن میں پناہ لیں۔ یہ دیکھ کر حضرت جزولی نے اس نے قسم کھائی کہ درود و سلام پر کتاب لکھیں گے چنانچہ انھوں نے ”دلائل الخیرات“ لکھی۔ (۱۲) جسے دنیا بھر میں عقیدت و احترام سے پڑھا جاتا ہے۔

درود شریف کی حفاظت میں

علامہ راغب احسن قیام پاکستان کے وقت کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل میں مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے۔ پولیس نے مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ نے ضروری کاغذات بغل میں لیے اور درودِ پاک پڑھتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگے۔ اس وقت پولیس کے افسر اور



اہلکار سیڑھیاں چڑھ رہے تھے لیکن کوئی انھیں نہ دیکھ سکا۔ علامہ ہوائی اڈے پر پہنچے، ٹکٹ لے کر ہوائی جہاز سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ (۱۳)

جانکنی میں آسانی

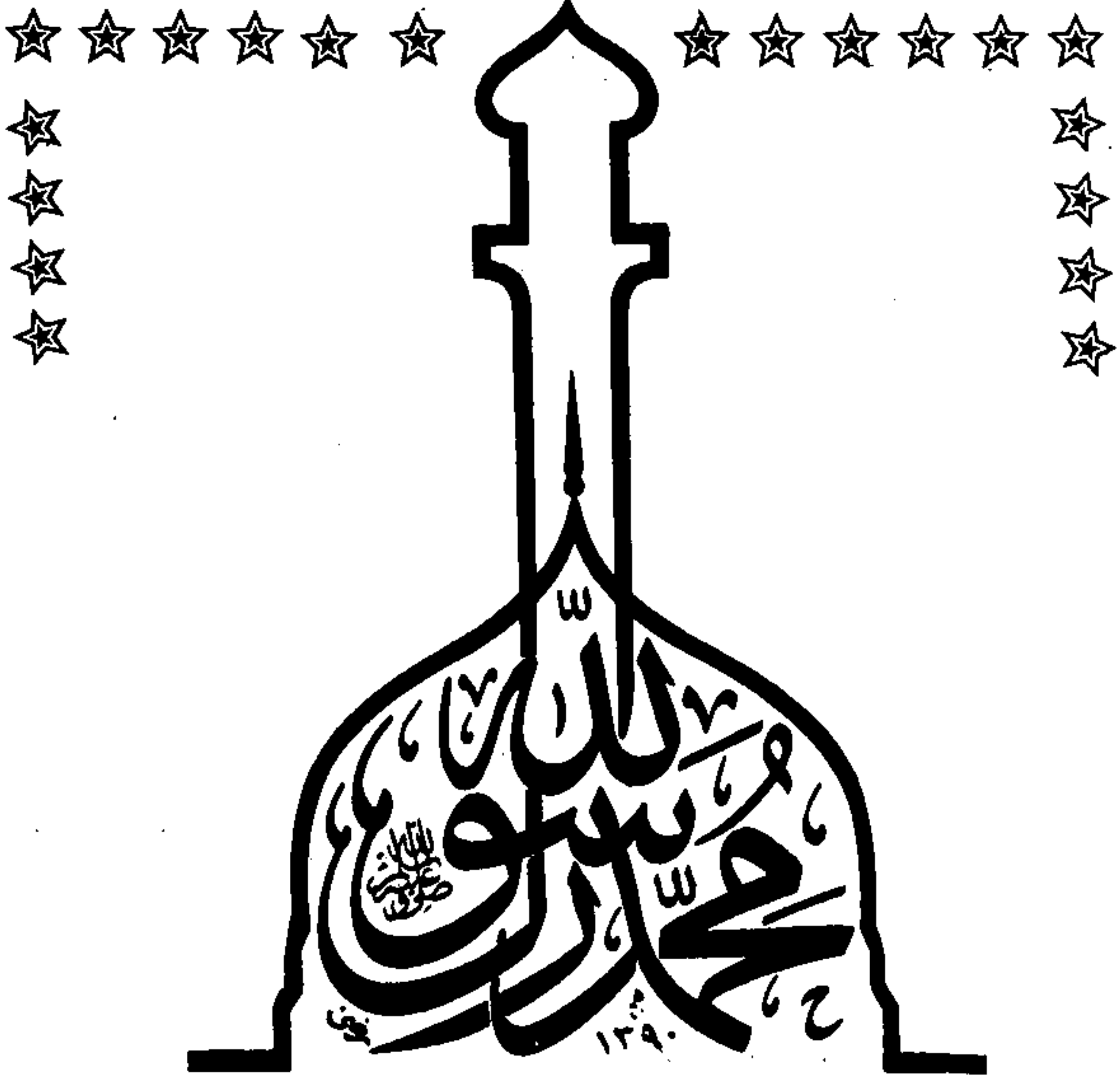
۱۔ ”نزہۃ المجالس“ میں ہے، ایک مریض نزع کی حالت میں تھا۔ اس کے دوست نے جانکنی کی تلخی کے بارے میں پوچھا تو مریض نے کہا، مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جو شخص حبیبِ خداوندِ کریم علیہ السلام پر درودِ پاک کی کثرت کرے، اسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔ (۱۴)

۲۔ میری والدہ محترمہ (نور فاطمہ) رما اللہ تعالیٰ درود شریف کی کثرت کرتی تھیں۔ زیارتِ حرمین شریفین کے بعد تو ہمہ وقت اسی شغل میں مصروف رہتی تھیں۔ ۱۸۔ اگست ۱۹۹۰ کو رات بارہ بجے تک ہم سب اہل خانہ مل کر درودِ پاک پڑھتے رہے۔ والدہ صاحبہ ٹھیک ٹھاک تھیں۔ صبح چار بجے سے پہلے ایک دم خون کی قے آئی۔ میں نے اٹھ کر سنبھالا تو حوصلے میں تھیں۔ دو تین بار اوپر تلے قے آئی، ایک لمحے کو آنکھوں میں تھیر کی کیفیت ابھری، انھوں نے ٹانگیں سیدھی کیں اور گردن ڈال دی۔ واللہ، انھیں ہچکی بھی نہیں آئی۔ میں نے اپنی زندگی میں اس قدر آسانی سے موت کی راہ پر چلتے کسی کو نہیں دیکھا۔

حواشی

☆ ۱۔ سعادت الدارین۔ ص ۳۴۳ / آبِ کوثر۔ ص ۱۷۱، ۱۷۲ / انعاماتِ درود شریف۔ ص ۲۹، ۲۸
 ☆ ۲۔ القول البدیع۔ ص ۱۳۵ / جذب القلوب۔ / سعادت الدارین۔ ص ۳۳۹، ۳۴۰
 ☆ ۳۔ سعادت الدارین۔ ص ۳۵۱
 ☆ ۴۔ معارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۳۲۸

- ☆ ۵ - سعادت الدارین - ص ۳۷۱
- ☆ ۶ - علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی - سعادت الدارین - فی الصلوٰۃ علی سید الکونین - حصہ اول (اردو ترجمہ) ص ۳۳۶
- ☆ ۷ - زاد العید - ص ۱۳
- ☆ ۸ - آبِ کوثر - ص ۱۵۹
- ☆ ۹ - القول البدیع - ص ۱۱۸ / سعادت الدارین - ص ۳۳۲ / آبِ کوثر - ص ۲۰۸
- ☆ ۱۰ - سعادت الدارین - ص ۳۳۳
- ☆ ۱۱ - ابن قیم جوزی - جلاء الافہام مطبوعہ قاہرہ مصر - ص ۲۲۷
- ☆ ۱۲ - سعادت الدارین - ص ۱۳۴
- ☆ ۱۳ - خزینہ کرم - ص ۶۹۱ بحوالہ آبِ کوثر - ص ۱۳۹
- ☆ ۱۴ - آبِ کوثر - ص ۲۰۲





دورِ جدید کے چند ایمان فرور واقعات

۱۰۹

☆ ۱۔ محترم فیاض حسین چشتی نظامی بتاتے ہیں کہ محترمہ رضیہ لال شاہ صاحبہ تہجد گزار تھیں اور درود شریف کی کثرت کیا کرتی تھیں۔ انھیں دوبار تہجد کے وقت حضور آقائے کائنات علیہ السلام والحدۃ کی زیارت ہوئی۔ تیسری مرتبہ دن کے گیارہ بجے گنگ محل گلبرگ میں بیداری کے عالم میں زیارت ہوئی۔ (۱) اس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

☆ ۲۔ ہمارے ایک دوست محمود احمد بٹ دفتر کے ملازمین کی تنخواہیں لے کر جا رہے تھے کہ راستے میں ڈاکو رقم لے اڑے۔ یہ ملازمت سے معطل ہو گئے۔ فیاض حسین چشتی نظامی کے بتانے پر ”یا رَحْمَتٌ لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ نَظِرِ کَرَم!“ کا ورد جاری رکھا تو ڈاکو پکڑے گئے اور یہ ملازمت پر باعزت بحال ہوئے۔

☆ ۳۔ میں نے پہلی بار سفرِ حرمین شریفین اختیار کیا تو والدہ صاحبہ (اللہ انھیں جنت میں سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت کا شرف بخشے) اور خالہ جان ساتھ تھیں۔ واپسی پر جدہ ایئرپورٹ پر یہ دونوں معزز و محترم خواتین میری تلاش میں، کسی قطار میں لگے بغیر، پولیس کی تلاشی کے بعد لاؤنج میں چلی گئیں اور میں انھیں ادھر ادھر ڈھونڈتا پھرا۔ ان کے پاسپورٹ میرے پاس

تھے۔ جب میں انھیں بلانے یا ان سے رابطہ کرنے میں ناکام ہوا اور عرب صاحب پاسپورٹ کے مالکان کو دیکھے بغیر ”خروج“ کی مہر لگانے پر کسی صورت راضی نہ ہوئے تو میں نے درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ کاؤنٹر پر بیٹھے عرب صاحب نے مجھ سے دو تین بار بات کرنا چاہی مگر میں اپنے کام میں مصروف تھا، کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔۔ آخر کار انھوں نے پاسپورٹ پر ”خروج“ کا اندراج کر دیا۔۔۔۔۔ آج تک کوئی نہیں مانتا کہ انھوں نے پاسپورٹ ہولڈر کو دیکھے بغیر خروج کیسے لگا دیا، لیکن یہ واقعہ ہے۔ (۲)

☆ ۴ - ۱۹۹۱ء میں عید الاضحیٰ سے کوئی دو ہفتے بعد ہم اہل خانہ جھیل سیف الملوک پر درودِ پاک پڑھنے کی نیت سے درودِ پاک پڑھتے چلے اور ہفتے کے بعد درودِ پاک پڑھتے واپس ہوئے۔ رات ۹ بجے کے بعد ہم گھر پہنچے تو ہمارے گھر کے گیٹ کا تالا کھلا ہوا اور کمرے کا ٹوٹا ہوا بلا۔ کمرے کا پنکھا چل رہا تھا لیکن گھر کی سوتی بھی ادھر سے ادھر نہیں ہوئی تھی۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

☆ ۵ - ہمارے دوست، پروفیسر خلیل احمد نوری (لاہور) کا پیارا سا بیٹا بی بی کے موزی مرض میں مبتلا تھا، بہت علاج کرایا، افاقہ نہ ہوا۔۔۔۔۔ تو انھوں نے اہل خانہ کے ساتھ مل کر ہر جمعہ کو بعد نمازِ عصر ”حلقہ درودِ پاک“ قائم کیا، اور اب اللہ کے فضل و کرم اور سرکارِ محبوبِ کبریا علیہ السلام کی رحمت سے، کئی بار کی تحقیق و تفتیش کے بعد بھی بی بی کا کہیں سراغ نہیں ہے، اللہ محفوظ رکھے۔

☆ ۶ - ہمارے دوست شیخ سعید احمد اختلالِ دماغی کا شکار تھے، کاروباری لحاظ سے بھی ان کی پوزیشن بہت خراب تھی۔ الحمد للہ کہ درود و سلام کی برکت سے ذہنی طور پر عام آدمی سے زیادہ صحت مند اور کاروباری لحاظ سے مطمئن ہیں۔ اور اللہ کے فضل سے ہر روز پانچ ہزار درودِ پاک کا ہدیہ آقا و مولا علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کرنے کا مزا لیتے ہیں۔

☆ ۷۔ ایک اور دوست ملک سلطان محمود کو ہر قسم کی پریشانیوں نے گھیر رکھا تھا۔ درود و سلام پر لگے تو ہر پریشانی دور ہو گئی ہے، اور اب وہ ہم سب دوستوں سے زیادہ درودِ پاک پڑھتے ہیں۔ روزانہ چودہ ہزار مرتبہ۔

☆ ۸۔ میرے ۱۹۹۱ء کے سفرِ حرمین کے ساتھی، جو دفتر میں بھی میرے ساتھی ہیں، رفیق احمد خان۔۔۔۔ رہائش کے معاملے میں سخت پریشان تھے۔ اہل خانہ کے ساتھ مل کر درودِ پاک پڑھنا شعار کیا ہے تو اللہ کریم نے بہت خوبصورت دیدہ زیب مکان بھی بنوا دیا ہے اور الحمد للہ کہ خوشحالی نے ان کا گھر بھی دیکھ لیا ہے۔

☆ ۹۔ محترم فیاض حسین چشتی نے لکھا ہے کہ ان کی ہمیشہ محترمہ کے سسرال میں ایک عورت آپا صغریٰ آتی تھیں اور کچھ دن قیام کے بعد چلی جاتی تھیں۔ ان کی ساس صاحبہ نے آپا کی خدمت پر ان کی ہمیشہ محترمہ کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی جسے یہ کسی قدر ناگواری کے احساس سے انجام دیتی تھیں۔ لیکن ایک رات ہمیشہ محترمہ نے خواب دیکھا کہ آپا صغریٰ کا جنازہ گھر کے صحن میں رکھا ہے اور سب لوگ پریشان ہیں کہ جنازہ کون پڑھائے گا۔ اسی اثنا میں حضور فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالی کملی اوڑھے صحن کی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے فرما رہے تھے کہ اس کی نمازِ جنازہ میں پڑھاؤں گا کیونکہ اس کا مجھ پر اُدھار ہے۔ اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ صبح ہمیشہ صاحبہ نے اپنی ساس صاحبہ سے خواب کا ذکر کیا تو انھوں نے بتایا کہ آپا صغریٰ رات رات بھر درود شریف پڑھتی ہیں اور اب تو ان کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ نماز میں بھی قیام و سجود کے دوران بھی درود شریف ہی پڑھتی رہتی ہیں۔ آپا صغریٰ نے ۱۹۸۸ء کے

اواخر میں وفات پائی۔ (۳)

یہ چند واقعات تو نمونے کے طور پر لکھے گئے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے

کہ ایک ایک قدم پر درود و سلام کے فیوض و برکات درود خواں کو اپنے گھیرے میں لیے رکھتے ہیں اور کسی دکھ پریشانی کو قریب نہیں پھٹکنے دیتے۔ میرا مشاہدہ بھی ہے اور تجربہ بھی کہ اگر درود خواں کی قسمت میں کوئی حادثہ، کوئی مصیبت لکھی ہوئی ہو تو وہ بھی یوں آتی ہے اور یوں گزر جاتی ہے کہ مصیبت لگتی ہی نہیں، راحت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جو آدمی اس وظیفہ خداوندی کو شعار کر لے گا، وہ دیکھتی آنکھوں ان ہونیاں ہوتی دیکھے گا۔

حواشی

۱۱۲

☆ ۱- درود شریف کے فوائد۔ ص ۶۵، ۶۶

☆ ۲- راجا رشید محمود۔ سفر سعادت، منزل محبت۔ ص ۲۵، ۲۶

☆ ۳- درود شریف کے فوائد۔ ص ۷۹



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 عَلٰى مَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ مِنْتَ وَمَلَائِكَتِكَ
 وَرَسُوْلِيْكَ وَالصَّحَابَةِ وَالْاَوْلِيَاءِ الْمُسْتَوْدِعِيْنَ
 وَمُسِيْمَاتِ تَوْحِيدِكَ لِحَقُوْقِكَ وَمَلَائِكَتِكَ
 وَمِنْهَا صَلِّ عَلٰى اَوْلَادِنَا وَصِيْبِنَا الْيَوْمِ وَالْفَيْتَمَا
 وَبَعْدُ يَا وَعِيَّ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جنتیك

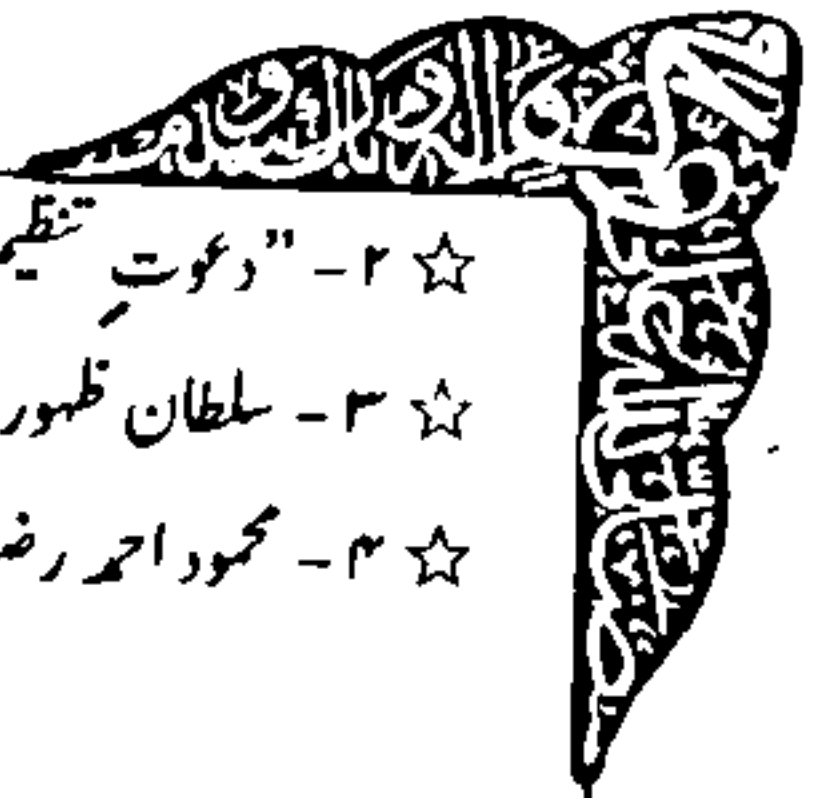
علامہ اقبالؒ حکیم الامت کیسے بنے

مشہور صحافی م ش نے لکھا کہ ۱۹۳۷ء کی گرمیوں میں ڈاکٹر عبد الحمید ملک نے علامہ محمد اقبال علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ انھوں نے جواب دیا، میں نے رگن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا ورد کیا ہے۔ (۱) علامہ نے ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) کو بتایا کہ میرا معمول ہے، میں روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ (۲)

مشہور مسلم لیگی لیڈر راجا حسن اختر کہتے ہیں، میں نے ایک دفعہ ازراہ عقیدت حضرت علامہ کی خدمت میں عرض کیا ”اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے علوم کا جامع بنایا ہے۔“ فرمانے لگے، ”ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا۔ مجھے نفع تو صرف اُس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی۔ مجھے جستجو ہوئی، دل کو مضبوط کر کے عرض کیا۔ ”وہ بات پوچھنے کی میں جسارت کر سکتا ہوں۔“ فرمانے لگے، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوة و درود۔“ (۳)

مولانا سید محمود احمد رضوی نے اپنے والد محترم مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی کے بارے میں لکھا ہے کہ انہیں ساقی کوثر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذاتِ اقدس سے بے حد عشق تھا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنتے ہی وجد میں آجاتے اور فرماتے۔ ”درود بکثرت پڑھا کرو۔ جو کچھ میں نے پایا، درودِ پاک کے ورد سے پایا۔“ (۴)

حواشی ۱۶۵ - ”نوائے وقت“ (روزنامہ) لاہور۔ اشاعتِ خاص ۲۱۔ اپریل ۱۹۸۸



- ☆ ۲- "دعوتِ تنظیم الاسلام" (ماہنامہ) گوجرانوالہ۔ مارچ ۱۹۹۰ء۔ ص ۶۷
- ☆ ۳- سلطان ظہور اختر (مؤلف)۔ حسن آفاتی۔ مطبوعہ راولپنڈی۔ ص ۲۳۳
- ☆ ۴- محمود احمد رضوی۔ سیدی ابوالبرکات۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۷۹ء۔ ص ۱۷۸



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۱۲

کشف اللہ عنہ

حسین علیہ السلام

عَلَيْهِ السَّلَامُ

دُرُودِ پَاک کے آداب

علامہ سید عبدالرحمن بخاری نے اس ضمن میں لکھا ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ وقت ممکن ہو اپنے آقا و مولا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں درود و سلام پیش کرتے رہیں۔ جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک زبان سے لیں، کہیں پڑھیں یا کسی سے سنیں، فوراً درود شریف پڑھیں۔ مقدور بھر زیادہ سے زیادہ تعداد میں درودِ پاک پڑھنا اپنا روزمرہ کا معمول بنالیں اور اس میں کبھی نمانہ نہ کریں۔ جب بھی کسی مجلس میں بیٹھیں تو اٹھنے سے پہلے درودِ پاک ضرور پڑھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں درود شریف کا نذرانہ پیش کرتے وقت صلوٰۃ اور سلام دونوں کا اہتمام کریں۔ حضور سید عالم مولائے کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک سے پہلے ہمیشہ ”سیدنا و مولانا“ کے الفاظ برہمائیں۔ درودِ پاک انتہائی ذوق و شوق، ادب و عقیدت اور محبت و اخلاص کے ساتھ پڑھیں۔ درودِ پاک صرف خدا تعالیٰ کی رضا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے پڑھیں۔ درودِ پاک بلاوضو بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ درود پڑھنے والا پاک بدن، صاف لباس اور باوضو ہو۔ درودِ پاک پڑھتے وقت آواز میں سوز و گداز، لہجے میں دلکشی و ملائمت، آہنگ میں عقیدت و محبت اور انداز میں ادب و احترام نمایاں

طور پر قائم رکھیں۔ ناپاک حالات، غلیظ جگہ اور بے ہودہ ماحول میں درودِ پاک پڑھنے سے احتراز کریں۔ اور جب بھی کسی تحریر یا عبارت میں حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک لکھیں تو اس کے ساتھ درود و سلام یعنی ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ پورا تحریر کریں۔ (۱)

میرے نزدیک سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کو یہ احساس ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے چلے ہیں اور اپنے آقا و مولا حضور حبیبِ خداوندِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس درود و سلام کی معرفت آپ کی حاضری ہوگی۔ حاضری اور حضوری کی کیفیت میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنا اصل بات ہے۔ آپ با وضو ہوں، پاک صاف کپڑے پہنے ہوں، خوشبو لگا لیں، مؤدب بیٹھ کر یہ وظیفہ خداوندی پڑھیں، یہ مثالی صورتِ حال ہے اور اس کا بڑا مقام ہے۔ لیکن اگر کسی وقت یہ اہتمام نہ کر سکیں تو درود شریف پڑھنے سے کسی صورت باز نہ رہیں۔ وضو نہیں ہے تو بے وضو پڑھیں۔ بیٹھ نہیں سکتے تو کھڑے ہو کر، چلتے پھرتے پڑھیں۔ بعض علما کہتے ہیں کہ محض وقت گزاری کے لیے درودِ پاک کا شغل اختیار نہ کریں مگر میرے نزدیک یہ ضروری ہے کہ آپ کے پاس کسی وقت بھی چند لمحے میسر آئیں تو وہ درودِ پاک پڑھنے میں صرف کر دیں۔ آپ کسی کا انتظار کر رہے ہیں، درود شریف پڑھیں۔ آپ سفر میں ہیں، درود شریف پڑھیں۔ کہیں گانوں کی آوازیں آپ کے کانوں تک پہنچ رہی ہیں تو بھی درود و سلام کو یوں پڑھیں کہ گانوں کی آوازیں مدھم پڑتے پڑتے معدوم ہو جائیں۔ ہاں۔۔۔۔۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ بغیر وضو، چلتے پھرتے، ہر حالت میں درودِ پاک پڑھتے ہوئے، اپنے کسی لمحے کو اس کام سے محروم نہ رکھیں لیکن اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں ہے کہ اس طرح درود و سلام پڑھنے میں لگے رہنے کی وجہ سے حاضری اور حضوری کی پوری کیفیتوں کے ساتھ، درود و سلام پڑھنے کا اہتمام ہی نہ کریں۔ اصل مراد وہی ہے۔ ہر وقت، ہر حالت میں درود پڑھنا آپ

کے دماغ اور دل کو اور زبان کو اس نیک کام میں مصروف کر دے گا اور اہتمام کے ساتھ حضوری کے احساس کے ساتھ درود و سلام میں مشغول ہونا آپ کی روح کو انتہائی اہم مقامات پر پہنچا دے گا۔

درود شریف کے آداب میں سب سے اہم یہ ہے کہ اس کا مقصود محض خوشنودی سرکار (سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ کہہ کر ایسے تمام کاموں کی جو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے کرنے ہوں، وجہ متعین فرمادی۔ ”لَكَ“ آپ کی خاطر، آپ کی خوشنودی کی خاطر۔ اگر اللہ کریم حضور سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ان کی خوشنودی کی خاطر بلند کرتا ہے تو طے ہو گیا کہ ہم درودِ پاک بھی محض اسی مقصدِ عظیم کے لیے پڑھ سکتے ہیں، اس کے علاوہ کسی مقصد کے لیے نہیں۔

اس سلسلے میں میری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ ندائیہ درود و سلام ”الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ عَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ“ حضوری کے مضبوط احساس کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ یہ درودِ پاک کسی طرح بے توجہی سے نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ اس میں تو ہم اپنے آقا و مولا، اپنے سرکار، اپنے مالک سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کر رہے ہوتے ہیں۔ آقا حضور سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو براہِ راست توجہ فرمانے، نظرِ کرم فرمانے کی گزارش کرتے ہوئے جو درود و سلام پیش کرتا ہے، اس میں بے توجہی کی کسی طرح گنجائش نہیں نکلتی۔ ذرا سوچیں، ہم ”یا رسول اللہ (سلی اللہ علیہ وسلم)“ کہیں، سرکار سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف توجہ فرمائیں اور ہم کچھ اور سوچ رہے ہوں، درود خوانی میں ہمارے تمام حواس پوری طرح مشغول نہ ہوں تو کتنی بُری بات ہوگی۔



دُرُودِ شَرِيفِ كِي قَبُولِيْت

دُرُودِ شَرِيفِ كِي قَبُولِيْت

۱۱۸

امام رازی علیہ السلام فرماتے ہیں 'جب دُرُودِ انسانوں کا اپنا فعل نہیں ہے بلکہ خالصتاً فعلِ الہی ہے تو بندہ اگر اللہ تعالیٰ کا فعل کرے یا اللہ جل شانہ کی ہاں میں ہاں ملائے تو ایسے اعمال میں قبول و نامنظوری کی بحث سرے سے پیدا ہی نہیں ہوگی۔ بلکہ دُرُودِ ہمیشہ مقبول ہی ہو گا کیونکہ یہ اللہ جل مجدہ کا اپنا فعل ہے۔ امام رازی مزید نکتہ ارشاد فرماتے ہیں کہ استغفار و دُرُودِ میں کامیابی و نجات کے لیے دُرُودِ زیادہ محفوظ طریقہ ہے کیونکہ دُرُودِ کے نامنظور و نامقبول ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ تو سراسر فعلِ الہی ہے۔ مگر استغفار بندے کی طرف سے دُعا اور درخواست ہے جو مقبول بھی ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے رد بھی فرما سکتا ہے۔ ان حالات میں پُر امن اور طمانیت بخش راہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ و سلام کا ورد رکھیں اور عَفْو و استغفار کا کام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیں کیونکہ قرآن کریم کے اپنے اعلان کے مطابق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے لیے رب العزت کی بارگاہ میں عَفْو و مغفرت کے طلبگار رہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی قبولیت ہر حال میں یقینی ہے۔ (۱)

حاشیہ

☆ ۱ - نعت (ماہنامہ) لاہور - نومبر ۱۹۸۹ - دُرُودِ و سلام حصہ دوم - ص ۵۳، ۵۵

نذرانہ سلام

اگرچہ عرف عام میں درود شریف یا درود پاک کے الفاظ ہی استعمال کیے جاتے ہیں لیکن اس سے مراد درود و سلام ہی ہے۔ قرآن پاک کے حکم کی رو سے سلام پر تو نسبتاً زیادہ زور دیا گیا ہے۔ پھر صرف درود شریف جس میں سلام نہ ہو، پیش کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ درود ابراہیمی کی بحث پہلے آچکی ہے کہ یہ اس لیے سکھایا گیا کہ سلام پہلے سے رائج تھا۔ چنانچہ جو شخص درود ابراہیمی پڑھے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس سے پہلے یا بعد میں ”السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ“ کہے۔

”القول البدیع“ کے حوالے سے مولانا محمد زکریا سہارنپوری نے ابو سلیمان حرانی اور ابراہیم نسفی کے واقعے نقل کیے ہیں۔ یہ دونوں حضرات آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود تو بھیجتے تھے لیکن سلام پیش نہیں کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں حضرات کو اپنی زیارت سے مشرف فرما کر ہدایت فرمائی کہ وہ سلام بھی بھیجا کریں۔ (۱)

ابن کثیر لکھتے ہیں۔ ”اب رہا سلام۔ سو اس کے بارے میں شیخ ابو محمد جوینی فرماتے ہیں کہ یہ بھی صلوة کے معنی میں ہے، پس غائب پر اس کا استعمال نہ کیا جائے۔ اور جو نبی نہ ہو، اس کے لیے خاصاً اسے بولا بھی نہ جائے.... ہاں، جو سامنے موجود ہو، اس سے خطاب کر کے ”سلام علیک یا سلام علیکم یا السلام علیک یا السلام علیکم“ کہنا جائز ہے، اور اس پر اجماع ہے۔“ (۲) مفتی احمد

یار خاں نعیمی اس کی مزید توضیح کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ”حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمیشہ حیات النبی ہیں اور سب کا درود و سلام سنتے ہیں، جو اب دیتے ہیں۔ کیونکہ جو جواب نہ دے سکے، اسے سلام کرنا منع ہے، جیسے نمازی، سونے والا۔“ (۳)

مفکر ملت چودھری رفیق احمد باجوا ایڈووکیٹ صلوة کے تناظر میں سلام کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔ ”جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے، وہی اسی لمحے اس کا اہل ہو جاتا ہے کہ اپنے آپ پر سلام بھیج سکے، انسانیت پر سلامتی وارد کر سکے۔ انسانوں کو اس سے بڑھ کر اور کیا مقام درکار ہوگا، اور یہ مقام حاصل کرنے کے لیے اس سے آسان نسخہ اور کیا ہو کہ سلام بھیجو اور مجسم اسلام ہو جاؤ۔ لیکن نظم کائنات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے بغیر اس مقام کا حصول ممکن نہیں۔ جو لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام نہیں بھیجتے، اپنی ذات سے لڑتے رہنا اور پھر آپس میں لڑتے رہنا ان کا مقدر ہو جاتا ہے۔ سلامتی گویا اُن سے روٹھ جاتی ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیج دیا جائے تو اپنے آپ پر سلام بھیجنے کی اہلیت کو کوئی معطل نہیں کر سکتا۔ انسان کی تمام محرومیوں کا علاج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا ہے۔ جو نبی حضور علیہ التہ والہا کو سلام کہو گے، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ کہنے کے حق دار بن جاؤ گے۔ انسانوں کو اگر اپنی سلامتی درکار ہے، ان کی زندگی کا مدعا سلامتی کا حصول ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجیں۔۔۔۔۔ اور سلامتی کو اپنا مقدر بنا لیں۔“ (۴)

حواشی

- ☆ ۱۔ محمد زکریا۔ فضائل درود شریف۔ ص ۹۷، ۹۸
- ☆ ۲۔ تفسیر ابن کثیر۔ جلد چہارم۔ ص ۳۰۵
- ☆ ۳۔ تفسیر نور العرفان۔ ص ۶۷۹
- ☆ ۴۔ ”نعت“ لاہور۔ اکتوبر ۱۹۸۹۔ درود سلام حصہ اول۔ ص ۱۶، ۱۷

حلقہ درود پاک

۱۲۱

درود و سلام جس طرح بھی پڑھا جائے اس کے فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ آپ کچھ کام کرتے ہوئے، چلتے پھرتے، ذرا سا فارغ وقت ملتے ہی، بغیر وضو کے بھی درود و سلام پڑھیں گے تو فائدے ہی حاصل کریں گے۔ لیکن اگر با وضو، پاک صاف ہو کر، قبلہ رو ہو کر، دو زانو بیٹھ کر، چشم تصور سے اپنے آپ کو گنبد خضرا کے سامنے یا مواجہہ شریفہ پر یا قدیم شریفین میں، یا ریاض الجنہ میں یا محراب تہجد پر محسوس کر کے پڑھیں گے تو لطف بھی زیادہ آئے گا، پذیرائی بھی زیادہ ہوگی۔ اور یاد رکھنا چاہیے کہ جس عبادت میں ”سواد“ نہ آئے، اس کا ثواب بھی نہیں ملتا۔

پھر، اگر آپ اس صورت کو مستقل کر لیں۔ ایک خاص دن، ایک خاص وقت مقرر کر لیں اور اس میں نمانہ نہ کریں تو ذہن میں رکھیں کہ آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں آپ کے اس عمل کی قبولیت اور زیادہ ہوگی۔ اور، اگر آپ کچھ دوست، کچھ عزیز مل بیٹھ کر، ایک خاص وقت پر گھروں میں، کسی پارک میں، کسی دفتر میں، مسجد میں، درود پاک کا حلقہ قائم کر لیں گے اور پوری یکسوئی اور انہماک کے ساتھ اس وظیفے کو مستقل کر لیں گے تو آپ پر رحمتیں اور زیادہ ہو جائیں گی۔ لیکن جب آپ یہ حلقہ اپنے گھر میں، اپنے اہل

خانہ کے ساتھ مل کر قائم کریں گے جس میں آپ کی بیگم، آپ کے بچے، آپ کے بزرگ سب شامل ہوں گے تو یقین فرمائیے، آپ درود شریف کے سلسلے میں نازل ہونے والی رحمتوں، برکتوں اور خوبیوں کا براہِ راست ہدف بن جائیں گے۔۔۔ اور میں اپنے تجربے اور مشاہدے کے بل پر حلفیہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کی دنیا و آخرت کے لیے اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں۔ آزما کر دیکھ لیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوبِ وَرَأْيِنَا
 وَخَافِيَتِ الْأَبْدَانِ وَشِفَائِنَا
 الْأَبْصَارِ وَضِيَاءِهَا وَعَلَى آلِهِ
 وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَشِفَائِنَا
 ۱۰ ۱۰ ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چند مجرب ڈرود شریف

اگر آپ درودِ پاک کے عامل ہیں تو اللہ کے فضل و کرم اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت سے، خطرات اور آفات آپ سے پہلو بچا کے نکل جائیں گے۔ لیکن کبھی آپ محسوس کریں کہ کوئی خطرہ آگیا ہے یا کوئی آفت آسکتی ہے یا کوئی حاجت آن پڑی ہے تو درودِ تنجینا پڑھیں، ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ یا تین سو بار۔

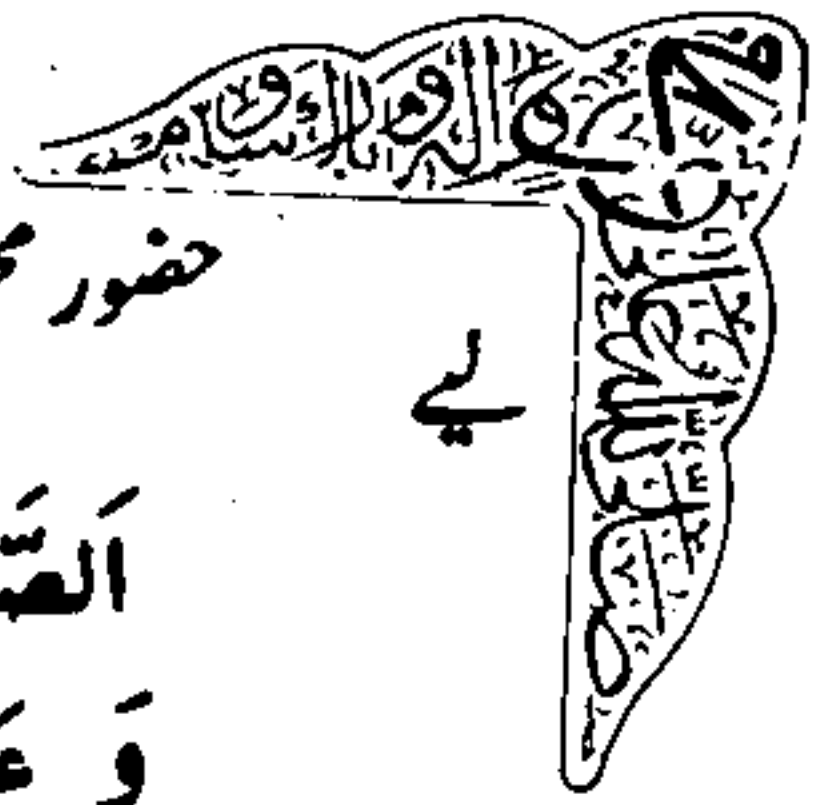
تنگدستی دور کرنے اور معاشی خوشحالی حاصل کرنے کے لیے، نیز ایصالِ ثواب کی خاطر درودِ تاج پڑھیں۔

کوئی مشکل آپڑے اور اس سے نکلنے کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی ہو تو

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ نَظْرِكُمْ

پڑھیں، ایک ہزار مرتبہ روزانہ، پوری توجہ سے اپنے آپ کو گنبدِ خضرا کے سامنے حاضر تصور کر کے۔

گھروالوں کی صحت و خیریت کے لیے ایک ایک کا نام لے کر ”یا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیک وسلم نظرِ کرم فلاں پر“ ایک ایک تسبیح روزانہ یا تین روزانہ پڑھیں۔



حضور محبوب خالق و مخلوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ کرم میں رہنے کے لیے

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَ عَلَىٰ آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

یا۔۔۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ
بَرَكَاتُهُ

۱۲۴

پڑھیں۔ لیکن یہ درود خاص اہتمام کے ساتھ حاضری کے احساس کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

آپ چاہیں کہ آپ کا کوئی کام بہت معمولی وقت میں ہو جائے یا کسی دشمن کا سامنا ہو تو ایک ایک تسبیح

أَنَا مُسْتَجِيرٌ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

اور
جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا وَمَا هُوَ أَهْلُهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
کی پڑھ لیں۔

جو نبی دینی یا دُنوی لحاظ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لطف و کرم محسوس

کریں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ

پڑھنا شروع کریں 'زیادہ سے زیادہ'۔۔۔ الطاف و کرم بہت زیادہ ہو جائیں گے۔





دُرُودِ سَلَامِ

اور اطاعتِ سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود کے ساتھ اللہ کریم نے ہدیہ سلام پیش کرنے کا بھی حکم دیا ہے اور اس کو یوں فرمایا ہے: **وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**۔ اس کا معنی یہ بھی ہے کہ سلام کرو تسلیم کے ساتھ۔ آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کو تسلیم کر کے، آپ کے مقام کو مان کر اور اپنے کردار اور عمل کے ذریعے آپ کے احکام و فرمودات کو مان کر۔ یعنی اگر ہم محض درود و سلام کو شعار کر لیں گے اور آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات و فرامین سے مکمل رُوگردانی اختیار کیے رکھیں گے تو یہ کردار محبت و عقیدت کا نہیں ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ جب آدمی درود و سلام پڑھنا شروع کرتا ہے تو محبت کی اس دلدل سے نکل نہیں سکتا، اس میں آگے اور آگے بڑھتا ہے۔ محبت بڑھتی ہے تو جذبہ مستحکم ہوتا جاتا ہے اور اس کے نتائج ماننے آتے جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں درودِ پاک کو اختیار کرتے ہوئے شعوری طور پر اطاعتِ سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہوں کو اختیار کرنا ہوگا۔

حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ملیہ التجدد و اشاعت

چوں بنامِ مصطفیٰ خوانم درود
 از خجالت آب می گردد وجود
 عشق می گوید کہ اے محکومِ غیر!
 سینہ تو از بتاں مانند دیر
 تا نداری از محمد ^{صلی اللہ علیہ وسلم} رنگ و بو
 از درودِ خود میالا نام او

۱۲۶

(۱)

ترجمہ۔ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی پر درود پڑھتا ہوں تو میرا وجود ندامت کے باعث پانی پانی ہو جاتا ہے۔ عشق مجھے کہتا ہے کہ اے غیر کے محکوم! تیرا سینہ تو بت خانے کی طرح بتوں سے بھرا ہوا ہے۔ جب تک تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنگ و بو کو اختیار نہیں کر لیتا، اپنے درود سے ان کے نامِ نامی کو آلودہ نہ کر۔

حاشیہ

☆ ۱۔ مثنوی پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق۔ ص ۳۲ / کلیات اقبال (فارسی) ص ۷۰۸

ماہنامہ "نعت" لاہور

زیر اِدارت: راجا رشید محمود

جنوری ۱۹۸۸ سے پوری باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے

کم از کم ۱۱۳ صفحات۔ معیاری کمپوزنگ۔ خوبصورت کتابت۔ سفید کاغذ۔ چار رنگا سرورق

ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر۔ قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

زر سالانہ: ۲۰۰ روپے۔ قیمت اشاعتِ خصوصی: ۶۰ روپے

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

1- وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (1977، 1981، 1993) (صفحات 136)

2- حدیث شوق (دو سرا مجموعہ نعت) (1982، 1984، 1986) (صفحات 176)

3- منشور نعت (اردو پنجابی فردیات) (1988) (صفحات 176)

4- سیرت منظوم (بصورت قطعہ) (1992) (صفحات 128)

5- "92" (نعتیہ قطعہ) (1993) (صفحات 112)

6- شہرِ کرم (مدینہ طیبہ کے بارے میں نعتیں) (1996) (192 صفحات)

7- مدح سرکارِ رسول ﷺ - (1997) (124 صفحات)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

8- نعتاں دی آئی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) (1985، 1987) (124 صفحات)

9- حق دی تائید - (1956) (8 صفحات)

تحقیق و نعت

10- پاکستان میں نعت - (1994) (224 صفحات)

11- غیر مسلموں کی نعت گوئی - (1994) (400 صفحات)

12- خواتین کی نعت گوئی - (1995ء) (436 صفحات)

13- نعت کیا ہے؟ (1995) (112 صفحات)

14- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا - اول - (1996) (408 صفحات)

15- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا - دوم - (1997) (400 صفحات)

انتخابِ نعت

16- مدحِ رسول ﷺ - (1973) (198 صفحات)

17- نعتِ خاتمِ المرسلین ﷺ - (1982، 1988، 1993) (164 صفحات)

18- نعتِ حافظ (حافظِ بلی ہستی کی نعتوں کا انتخاب) (1987) (276 صفحات)

19- قلزمِ رحمت (امیرِ مینائی کی نعتوں کا انتخاب) (1987) (96 صفحات)

20- نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے نختیم انتخاب) مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ - بنگلہ

پبلشرز کے زیرِ اہتمام - چار رنگا طباعت - 1993 - (816- بڑا سائز)

21- ماہنامہ "نعت" کی اشاعت کے ساڑھے آٹھ برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے شعراء

نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے۔ ماہنامہ "نعت" اب تک 14 ہزار سے زائد صفحات شائع

کر چکا ہے۔

اسلامی موضوعات پر کتابیں

- 22○- احادیث اور معاشرہ۔ 1986'1987'1988 (بھارت میں بھی چھپی) صفحات 192
 23○- ماں باپ کے حقوق۔ 1985'1993 (صفحات 112)
 24○- حمد و نعت (تدوین) 16 مضامین، 49 منظومات۔ 1988 (صفحات 224)
 25○- میلاد النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین، 80 میلادیہ نعتیں۔ 1988 (صفحات 236)
 26○- مدینۃ النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین، 57 منظومات۔ 1988 (صفحات 224)

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

- 27○- اقبال و احمد رضا: مدحت گران پیغمبر ﷺ۔ 1977'1979'1982 کلکتہ () (صفحات 112)
 28○- اقبال، قائد اعظم اور پاکستان۔ 1983'1987 (صفحات 160)
 29○- قائد اعظم۔۔۔۔۔ افکار و کردار۔ 1985 (صفحات 160)
 30○- تحریک ہجرت 1920 (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) 1982'1986'1994 (صفحات 464)

مزید کتابیں

- 31○- میرے سرکار ﷺ۔ 1987 (صفحات 144)
 32○- حضور ﷺ اور نپتے۔ 1993 (صفحات 112)
 33○- تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ۔ 1993 (صفحات 256)
 34○- درود و سلام۔ 1993'1994'1995'1996'1997 (آٹھ ایڈیشن چھپے) صفحات 128
 35○- قرطاسِ محبت (حسبِ رسول ﷺ کے مظاہر) 1992 (صفحات 144)
 36○- سفرِ سعادت، منزلِ محبت (سفرنامہ حجاز) 1992 (صفحات 224)
 37○- راجِ دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) 1985'1987'1991 (صفحات 96)
 38○- جملہ مکتوبات ﷺ۔ 1991 (صفحات 48)
 39○- مکتوبات ﷺ۔ 1991 (صفحات 32)
 40○- منظومات (تہذیبِ مناجات، نظمیں) 1995 (صفحات 160)
 41○- دیارِ حجاز (سفرنامہ حجاز) 1995 (صفحات 112)
 42○- لاہور پیکر ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ 1995 (صفحات 256)

تراجہ

- 43○- انجمن اخص الکبریٰ۔ جلد اول و دوم (از علامہ سیوطی) 1982
 44○- فتوح الغیب (از حضرت غوثِ اعظم) 1983
 45○- تعبیر الروایا (منسوبت امام سیرین) 1982
 46○- نظریہ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) 1971



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا لِلَّهِ

وَمِنَّا وَإِنَّا رُجَعُونَ

عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا لِلَّهِ

وَمِنَّا وَإِنَّا رَاجِعُونَ

عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا



Marfat.com